فتنۂ قادیانیت

مُفسّرِ قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری قدس سرہٗ العزیز

جامعہ اسلامیہ، کھاریاں

کتاب : **فتنۂ قادیانیت**

تصنیف : مفتی محمد جلال الدین قادری قدس سرہٗ العزیز

سرپرستی : مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مدظلہ العالیٰ

تحریک : محمد محمود احمد مفتی

ترتیب وتقدیم : محمد مسعود احمد غازی

کمپوزنگ : محمد عارف

ضخامت : ۱۶۰ صفحات

سن اشاعت : ۲۰۱۳ء

مطبع : ناصر باقر پرنٹرز، لاہور

ہدیہ : ۲۰۰ (دوصد روپے)

اہتمام اشاعت

قاضی محمد سعید احمد نقشبندی، مہتمم جامعہ اسلامیہ،

جی ٹی روڈ، کھاریاں، ضلع گجرات

تقسیم کنندگان

ادارۂ پاکستان شناسی، سوڈھیوال کالونی، ملتان روڈ، لاہور ۵۴۵۰۰

موبائل: ۰۳۲۲-۴۰۰۵۹۵۲

ضمنی فہرست

نوٹ: ہر مقالہ کی تفصیلی فہرست اس کے شروع میں دے دی گئی ہے۔
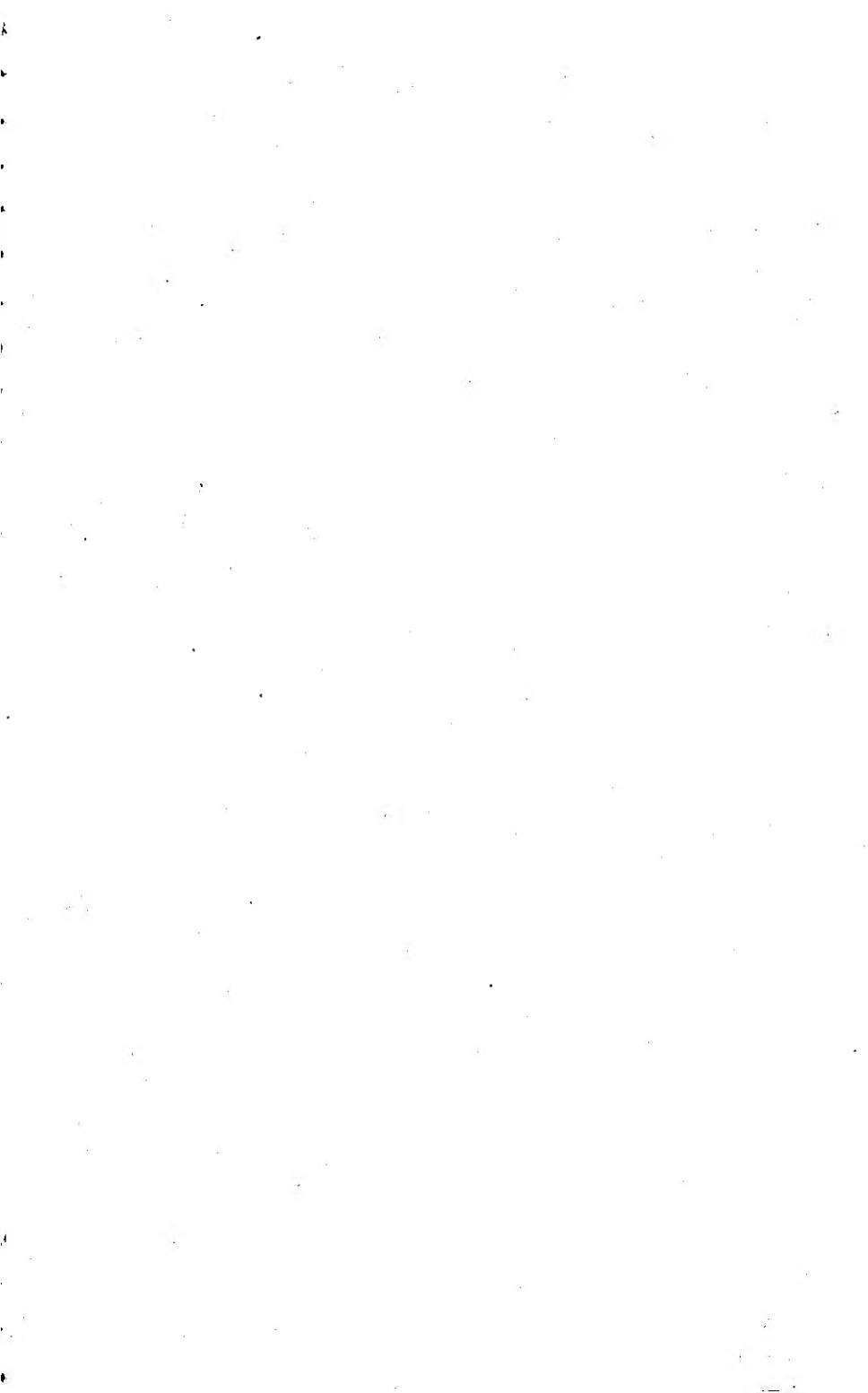
انتساب

امیر المؤمنین، امام المجاہدین، خلیفۂ رسول رب العالمین، حضرت سیدنا و مولانا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کرنے والوں پر سب سے پہلے عملی طور پر جہاد فرمایا۔

جزاہ اللہ عنا و عن المسلمین خیر الجزاء

ختم نبوت ...... احسان الٰہی

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسولِ ما رسالت ختم کرد

رونق از ما محفلِ ایام را
او رُسل را ختم و ما اقوام را

خدمتِ ساقی گری باما گذاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ز احسانِ خدا است
پردۂ ناموسِ دینِ مصطفیٰ است

قوم را سرمایۂ قوت ازو
حفظِ سرِّ وحدتِ ملت ازو

(اسرار و رموز)

گزارشِ احوال

مؤرّخِ ملت، مفسرِ قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری نور اللہ مرقدہ کی زیرِ نظر تصنیف درحقیقت آپ کے ان مختلف مقالات کا مجموعہ ہے، جو آپ نے برجستہ تحریر فرمائے ہیں۔ ان مقالات کا پس منظر اور مختصر سا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

سانحۂ چک سکندر نمبر ۳۰ چک سکندر نمبر ۳۰ کھاریاں شہر سے تقریباً ۶ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے، جس میں مرزا قادیانی کی زندگی سے ہی قادیانی موجود ہیں۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ نسل درنسل ان کی تعداد بڑھتی رہی۔ انہوں نے اپنی کثیر تعداد اور اثر ورسوخ کی وجہ سے مقامی مسلمان آبادی پر اپنی دھونس جمانا شروع کردی۔ نوبت بایں جارسید کہ گاؤں کی مسجد پر بھی انہوں نے قبضہ کرلیا...... اب مسلمانوں کو اپنی ہی بنائی ہوئی مسجد میں آزادی سے عبادت کرنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ نیرنگیٔ زمانہ تو دیکھئے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جن کا مسجد میں داخل ہونا بھی قانوناً اور شرعاً جرم ہے، وہ مسجد کے کرتا دھرتا بن بیٹھے اور جنہوں نے مسجد بنائی تھی، انہیں باجماعت نماز ادا کرنا بھی دشوار ہوگیا۔

اپنے گھر کی آبادکاری کے لئے رب العالمین نے اسی گاؤں کے باسی، ایک قادیانی کو ہی دولتِ ایمان عطا فرما دی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد میاں محمد امیر نے قادیانی منصوبوں سے نقاب کشائی شروع کی اور گاؤں کی مسلم آبادی میں یہ شعور پیدا کیا کہ شریعتِ اسلامیہ اور ملکی قانون کے مطابق قادیانیوں کے لئے مسجد کا قبضہ تو درکنار، اس کا نام لینا بھی سنگین جرم ہے۔ مسجد کا انتظام وانصرام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور انہیں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اہلِ دیہہ نے پہلے تو مقامی پنچایت کے ذریعے مسجد سے قادیانیوں کا عمل دخل ختم کرانے کی کوشش کی، جب یہ کوشش کامیاب نہ ہوسکی، تو مسلمانوں نے ضلعی انتظامیہ اور عدالت سے رجوع کرلیا۔ عدالت نے اس مطالبہ کو جائز اور مناسب سمجھتے ہوئے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دے دیا اور قادیانیوں کے قبضہ سے مسجد واگزار کرادی۔

اس فیصلے کی وجہ سے میاں محمد امیر اور دیگر مسلمان قادیانیوں کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگے۔ مرزائیوں نے انہیں ٹھکانے لگانے کے لئے منصوبہ بنالیا۔ ربوہ کی ہائی کمان کی طرف سے آتشیں اسلحہ اور مال و دولت بھی فراہم کردیا گیا۔ اب انہیں صرف موقع کی تلاش تھی۔ بارہا دفعہ اشتعال دلانے کے باوجود مسلمان ان کی تمام حرکات کو برداشت کرتے رہے۔ جب انہیں اپنا منصوبہ پورا کرنے کا موقعہ نہ ملا تو عیدالاضحیٰ ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء کے تیسرے روز انہوں نے خود ہی پہل کرتے ہوئے مورچہ بندی کرلی اور نہتے مسلمانوں پر فائرنگ شروع کردی۔ نیز ان کے مکانوں کو بھی آگ لگادی۔ اس ہنگامہ میں ایک مسلمان عاشقِ رسول نوجوان احمد خان شہید ہوگئے جبکہ محمد اصغر شدید زخمی ہوئے۔

اس واقعہ سے علاقہ بھر میں افراتفری پھیل گئی اور قرب و جوار سے اہلِ اسلام جمع ہونا شروع ہوگئے۔ ان کے جذبات مشتعل تھے مگر پولیس نے پورے گاؤں کو محاصرہ میں لے لیا اور گاؤں میں آنا جانا مسدود ہوگیا۔ اس سانحہ پر دور و نزدیک سے کثیر تعداد میں علمائے اہلِ سنت فوراً کھاریاں پہنچے۔ تمام معاملات کو سنبھالا اور ملتِ اسلامیہ کی بروقت اور بھرپور راہنمائی فرمائی......جزاهم الله تعالىٰ احسن الجزاء

اس مقالہ میں اسی سانحہ کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

نوٹ: اس سانحہ میں شہید ہونے والے نوجوان احمد خان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جہلم کے موقع

پر ''عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس'' منعقد کی گئی۔ اس شاندار کانفرنس کے شرکاء کی تعداد پچاس ہزار سے متجاوز تھی۔ اس کانفرنس میں طے کیا گیا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت کی شرعی حیثیت اور قادیانی دھرم کی حقیقت سمجھانے کے لئے ۱۱/ستمبر ۱۹۸۹ء سے مرکزی عیدگاہ کھاریاں میں نمازِ مغرب کے بعد بارہ روزہ تربیتی کورس کا اجراء کیا جائے۔

اس تربیتی کورس میں محققین نے اپنے علمی اور تحقیقی مقالے پیش فرمائے۔ حضرت مفسرِ قرآن علیہ الرحمہ کے آئندہ چند مقالات بھی اسی کورس کی یادگار ہیں۔

ختمِ نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مقالہ میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت، لفظ خاتم النبیین کی علمی ولغوی تحقیق کے علاوہ آیاتِ مبارکہ، احادیثِ طیبہ، انبیائے عظام کے ارشادات، علمائے امم سابقہ کے ملفوظات، آثار صحابہ وتابعین، اقوالِ مفسرین ومحدثین اور عقلی دلائل سے مسئلہ کی خوب وضاحت کی گئی ہے۔ مضمون کے آخر میں یہ وضاحت بھی کردی گئی ہے کہ جس طرح مرزا قادیانی دعوئ نبوت کر کے مرتد ہوا، اسی طرح جنہوں نے زمانۂ نبوی کے بعد اجرائے نبوت کو ممکن بتایا، وہ بھی اسی جرم کے مرتکب ہوئے۔

مرزا کے چند کفریات عقیدۂ ختمِ نبوت کا انکار کرنا ہی مرزا کے کافر ومرتد ہونے کے لئے کافی تھا، مگر اس نے خود دعوئ نبوت کر کے اپنے ارتداد پر رجسٹری بھی کرالی۔ مرزا غلام قادیانی نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی، بلکہ اسلام کے مسلّمہ اور اصولی عقائد کی دل کھول کی توہین وتحقیر کی، صحابہ کبار، اہلِ بیتِ اطہار، انبیاءِ کرام، رسلِ عظام، امام المرسلین بلکہ خود رب العالمین کے بارے میں سخت نازیبا اور غلیظ زبان استعمال کی۔ حتی کہ اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صریح گالیاں تک دینے سے بھی گریز نہ کیا۔ مرزا کی یہ مغلظات اس کی تعلیمات کا حصہ

ہیں اور حشرات الارض کی طرح جابجا اس کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ان تمام توہین آمیز کلمات کا احاطہ تو ایک مختصر مضمون میں ممکن نہیں، البتہ افادۂ عام کے لئے اس کے چیدہ چیدہ چند کفریات اس مقالہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

قبل ازیں یہ مقالہ اس نام سے شائع ہوا......

"برعظیم پاک و ہند میں سنی علماء و مشائخ کی علمی و عملی کاوشیں، بسلسلہ ردِ قادیانیت"

اب تسہیل کے لئے اس کا موجودہ نام تجویز کیا گیا ہے۔ البتہ سابقہ نام کو بطور تعارف، موجودہ عنوان کی پیشانی پر باریک قلم سے لکھ دیا گیا ہے۔

یہ اپنے موضوع پر انتہائی وقیع، جامع مستند اور گرانقدر مقالہ ہے۔ اس مقالہ میں حضور مفسرِ قرآن علیہ الرحمۃ نے ردِ مرزائیت میں علمائے اہلِ سنت کے شاندار کردار کو چار ادوار میں تقسیم فرمایا ہے۔

(i) حیاتِ مرزا میں ردِ مرزائیت (ii) مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

(iii) تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء اور اس کے بعد (iv) تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء

ترتیب زمانی کی اس تقسیم سے جہاں مقالہ میں انفرادیت پیدا ہوگئی ہے، وہیں حضرت مصنف کی وسعتِ علمی بھی عیاں ہوتی ہے۔ ردِ مرزائیت میں علمائے اہلِ سنت نے جو علمی و عملی کاوشیں کیں، سینکڑوں کتب و رسائل تصنیف کئے، معرکہ آرا تحقیقی قصائد لکھے، مناظروں اور مباہلوں کے چیلنج ہوئے، یہ مقالہ ان تمام مساعی پر مشتمل ہے۔ بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ محاسبۂ قادیانیت کی ایک صدی پر مشتمل تاریخ سمیٹ کر اس مختصر مقالہ میں اس حسن و خوبی سے بیان کی گئی ہے کہ گویا سمندر کوزے میں بند کر دیا ہو۔ اسلوبِ تحریر ایسا شستہ اور اندازِ بیان ایسا جامع ہے کہ اہلِ علم، دادِ تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکیں۔ محققین کے لئے خاص تحفہ ہے۔

[illegible] یہ علمی و تحقیقی مقالہ کئی جہتوں سے وقت کی اہم ضرورت تھی، کیونکہ جس تربیتی کورس میں یہ مقالہ پڑھا گیا وہ سانحۂ چک سکندر نمبر ۳۰ کے نتیجے میں انعقاد پزیر تھا، اور اس سانحۂ ہائلہ کی بنیادی وجہ مسجد پر قادیانیوں کا قبضہ تھا۔ مسلمانوں نے جب بذریعہ عدالت ان سے مسجد واگزار کروائی، تو وہ سیخ پا ہوگئے اور اپنی فطرت خبیثہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہتے مسلمانوں پر فائرنگ کردی، نیز ان کے مکانوں کو آگ لگادی، جس کی وجہ سے مسلمانوں کے جانی و مالی نقصان کے علاوہ پورے علاقے میں بے چینی پیدا ہوگئی۔

اس تناظر میں ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ خدشہ پیدا ہوتا کہ اگر مسجد قادیانیوں کے زیرِ تصرف ہی رہنے دی جاتی تو کیا حرج تھا؟ بلکہ اگر یہ مصلحت اختیار کر لی جاتی تو نہ مسلمان شہید ہوتے، نہ ان کی املاک کو نقصان پہنچتا اور نہ ہی علاقے کا امن و سکون تباہ ہوتا۔ اس ممکنہ خلجان کی بیخ کنی کے لئے مفسرِ قرآن علیہ الرحمۃ نے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ طیبہ اور اکابرِ امت کے مستند حوالہ جات سے واضح فرمادیا کہ حکومت اسلامیہ اور مسلمانوں پر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ کفار و مرتدین کے ناپاک وجود سے مسجد کو پاک کرادیں۔ نیز مسجد کی تعمیر اور اس کی آبادکاری کے جملہ امور کا حق صرف اہلِ اسلام کو ہے۔ کوئی کافر مسجد کا منتظم اور متولی نہیں بن سکتا۔

اسی طرح کھاریاں شہر میں واقع ''شہانی مسجد'' بھی ابھی تک قادیانیوں کے تسلط میں تھی۔ اسے بھی قادیانیوں کی مداخلت سے پاک کرانے کے لئے مسلمانوں کی شرعی راہنمائی ضروری تھی۔ بحمدہٖ تعالیٰ جلد ہی یہ مسجد بھی قادیانی تسلط سے پاک ہوگئی۔

ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ مرزا قادیانی نے وقتاً فوقتاً جو مختلف دعوے کئے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ "وہی امام مہدی ہے"۔ حالانکہ صحیح اور صریح احادیث طیبہ میں تفصیل کے ساتھ امام مہدی کی علامات موجود ہیں۔ ان احادیثِ طیبہ کی موجودگی میں مرزا کا یہ دعویٰ ہی فاتر العقل ہونے پر کافی دلیل تھا۔ تاہم عوام الناس کو مرزا کے دجل وفریب سے روشناس کرانے کے لئے علمائے کرام نے احادیث میں مذکور علامات کو بیان کرکے اس کے دعویٔ مہدویت کی دھجیاں بکھیر دیں۔

زیرِ نظر مقالہ کی بنیاد حضرت محدثِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے وہ چند نوٹس تھے، جو آپ نے ردِّ مرزائیت کے لئے اپنی یادداشتوں میں تحریر فرمائے تھے۔ حضرت مفسرِ قرآن رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ترتیب دے کر ان میں اضافے فرمائے اور ترجمہ وتخریج کرکے انہیں مدون فرمادیا۔ نیز ہر حدیث مبارکہ کے بعد "فائدہ" کے عنوان سے حدیث پاک میں بیان کردہ علامات کی روشنی میں مرزا کی حقیقت کا جائزہ بھی پیش فرمادیا۔

راقم الحروف نے حصولِ برکت کے لئے اس مقالہ پر حواشی تحریر کردیئے ہیں۔ اللہ رب العالمین ان بزرگوں کے طفیل یہ چند کلمات قبول فرماکر ذریعۂ نجات بنادے۔

[illegible] حضور مفسرِ قرآن رحمۃ اللہ علیہ نے جس اضطرابی دور میں یہ مقالات تحریر فرمائے، اس وقت پورے علاقہ میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان خاصی تناؤ کی کیفیت تھی۔ اس سلسلے میں آپ کی بے پناہ ہمہ وقتی مصروفیات تھیں۔ ایک طرف تو علمائے کرام کے باہمی مشاورتی اجلاسوں میں شمولیت، انتظامیہ سے مذاکرات، جلسے اور جلوسوں کا انتظام وانصرام، امنِ عامہ اور قادیانی ریشہ دوانیوں کی خبر گیری، کارکنوں کی راہنمائی ودلجوئی، غرض کہ بھرپور

تحریکی مصروفیات تھیں اور دوسری طرف علاقہ بھر کے معتبر، مستند، معتمد علیہ اور سرکردہ عالمِ دین بلکہ شیخِ طریقت ہونے کی حیثیت سے اپنے روزمرہ معمولات زندگی کے علاوہ فقید المثال تربیتی کورس کا اہتمام، دور دراز سے تشریف لانے والے علماءِ کرام اور مشائخِ عظام کی مہمان نوازی، تحریک کے علمی معاملات اور دیگر اہم امور بھی آپ کے سپرد تھے۔

ان کثیر الجہتی مشاغل کے باوجود تربیتی کورس کے لئے، تقریباً ہر دوسرے دن، اپنے موضوع پر جامع اور منفرد مقالہ تحریر فرما لینا، جہاں آپ کی وسعتِ علمی اور کثرتِ مطالعہ پر دلالت کرتا ہے، وہیں تائیدِ ایزدی، نصرت و نگہِ کرم حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم اور بزرگانِ دین کے فیضِ روحانی کا مسلسل شاملِ حال ہونا، روزِ روشن کی طرح نظر آتا ہے۔ یہی وہ گنجِ گراں مایہ ہے، جس کے باعث وہ مسلمانانِ علاقہ میں بالعموم اور اہلِ دل میں بالخصوص مرکزِ محبت و عقیدت ٹھہرے۔

محترم قارئین! مفسرِ قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مقالات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہر مقالہ ہی اپنے موضوع پر جاندار ہے۔ اسے دیدہ زیب بنانے اور تصحیح کرنے میں حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اگر کوئی غلطی نظر سے گزرے تو تحریری طور پر مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔ اللہ رب العزت اس مجموعہ کو قبولیت عامہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ حِزْبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

محمد مسعود احمد غازی

جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ کھاریاں

قادیانیت ایک مستقل مذہب

مرزا بشیر الدین محمود نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مُنھ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جزء میں ہمیں ان سے اختلاف ہے''(۱)

☆ ''حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین بھیروی) نے اعلان کیا تھا کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے''(۲)

---

(۱) خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود، اخبار الفضل، مورخہ ۲۔ جولائی ۱۹۳۱ء

(۲) اخبار الفضل۔ مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

انگریز بھانپ چکا تھا، کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہنماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے اور پیری مریدی کے رجحانات کی حامل ہے۔اُس نے سوچا کہ اس وقت اگر ہمیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو (اسلام سے غداری کر کے) حواری نبی ہونے کا دعویٰ کرے، تو اس شخص کی نبوت کو حکومت (برطانیہ) کی سر پرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لئے مفید کام لیا جا سکتا ہے۔

(The arrival of British empire in India)

''ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد''

(بعض انگلستانی اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد کی رپورٹ۔ مجریہ ۱۸۶۹ء)

اعتراف غداری

☆ میں نے اس مضمون (جہاد کی منسوخی اور انگریزوں کی وفاداری) کی پچاس ہزار 50،000 کے قریب کتابیں، رسائل اور اشتہارات چھپوا کر ملک اور دوسرے بلاد اسلام میں بھجوائے ہیں کہ انگریزی حکومت ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اللہ کا شکر گزار ہو، دعا گو رہے...... میں نے یہ کتابیں اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کی ہیں۔ اس کے علاوہ روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ، بلاد شام اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اس کی اشاعت کی ہے...... نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ مجھے اس خدمت پر فخر ہے...... برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں، اس کی کوئی نظیر، کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکتا'' (۱)

☆ ''جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے'' (۲)

---

(۱) ستارۂ قیصرہ، ص ۲، از مرزا غلام احمد قادیانی

(۲) تبلیغ رسالت، جلد ہفتم۔ ص ۱۷ . . . ایضاً: جلد ششم، ص ۶۵

ممالک اسلامیہ میں قادیانیوں کا حشر

☆ ۱۹۵۳ء میں مصر نے اپنے ملک میں قادیانیوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی اور جماعت احمدیہ کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ کیونکہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قادیانیوں کا تل ابیب (اسرائیل) میں مرکز ہے۔

☆ جمہوریہ شام نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔

☆ ۱۹۶۵ء میں جنوبی افریقہ کی جوڈیشنل نے فتویٰ جاری کیا کہ احمدی اور بہائی کافر ہیں۔ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں۔

☆ ۱۹۶۵ء میں اسلامی مشاورتی کونسل نے تجویز پیش کی کہ مرتد ہونے والے مسلمانوں کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔

☆ ۱۹۶۷ء میں غیر مسلم کی حیثیت سے حرمین شریفین میں داخلے کے جرم میں قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا۔

☆ ۱۹۷۳ء میں پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف متعین کر دی گئی،اور یہ دفعہ رکھی گئی کہ صدر پاکستان اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی ہوگا۔

☆ ۲۶۔اپریل ۱۹۷۳ء کو رابطۂ عالم اسلامی کے ایک اجلاس،جس میں اسلامی ممالک کے ایک سو سے زائد تنظیموں کے مقتدر نمائندے شریک تھے،قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرار داد متفقہ منظور ہوئی۔

☆ ۲۹۔اپریل ۱۹۷۳ء آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرار داد اتفاق رائے سے منظور ہوئی،۲۵۔مئی ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر کے صدر سردار عبد القیوم نے اس

قرارداد کی توثیق کی۔ اس طرح آزاد کشمیر اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

☆　۲۰۔ جون ۱۹۷۴ء کو سرحد اسمبلی میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی قرارداد منظور ہوئی۔

☆　۷۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا قانون منظور کیا، اور قرار دیا کہ قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ، دونوں غیر مسلم ہیں۔

فہرست عنوانات......سانحۂ چک سکندر نمبر 30

سانحۂ چك سكندر نمبر ۳۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیۡعِ الۡمُذۡنِبِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّاهِرِیۡنَ الۡمُطَهَّرِیۡنَ وَاَصۡحَابِهِ الۡمُكَرَّمِیۡنَ الۡمُعَظَّمِیۡنَ وَاَتۡبَاعِهِ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ

معرکۂ حق و باطل حق اور باطل، کفر اور اسلام کی باہمی آویزش کوئی نئی بات نہیں۔ جب سے حق نے نکھرنا سیکھا، باطل اس کے درپے آزار ہوا۔ جب بھی اور جہاں بھی اسلام کی اشاعت ہوئی، کفر اسے موت جان کر اس کے سامنے سدِ راہ ہوا۔ ''چراغ مصطفوی'' اور ''شرار بولہبی'' کی اصطلاحات انہی معنوں کو بیان کرنے کے لئے وضع ہوئیں۔ خود رب کریم و قدیر نے اپنے قدیم کلام میں اس کا ذکر فرمایا۔

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِئُوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ

باطل والے تو چاہتے ہیں اور ہمیشہ سے ان کا ارادہ ہے کہ اللہ کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے مٹا دیں۔ لیکن وعدۂ ربانی ہے.....

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوۡرِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ. (۱)

''اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ کافروں کو یہ ناپسند ہو۔''

معرکہ حق و باطل کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ دنیا۔ جب سے آدمی بنا، شیطان نے اس کا تعاقب شروع کر دیا۔ دکھائی دیتا ہے کہ یہ ہنگامہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

---

(۱) سورۃ الصف ۸، پارہ ۲۸

باطل کا طریقہ واردات کفر و باطل کا طریقۂ واردات ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا، یہ اپنے روپ بدلتا رہتا ہے۔ مغلوبیت کے دور میں یہ سازشیں کرتا ہے اور بظاہر غلبہ کے عالم میں بر سر پیکار ہوتا ہے۔ اس کا مقصود بہر صورت ایک ہی ہے کہ العیاذ باللہ حق کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے..... مگر تاریخ شاہد ہے کہ اسے ہمیشہ ناکامی ہوئی۔ اگر چہ وقتی طور پر اسے کچھ غلبہ ملا بھی، مگر حقیقی غلبہ ہمیشہ اسلام کا حصہ رہا۔

حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی بعثت سے دین کی تکمیل ہوگئی۔ اس بشارت ربانی......

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا. (۲)

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔''

کو شیطانی طاقتوں نے اپنے لئے موت کا پیغام سمجھا، اور اپنی بقاء کے لئے ان کی کوششیں تیز تر ہوگئیں۔ یہ لوگ پس پردہ، گھات میں رہ کر، سبز باغ دکھا کر، دوستی کے پردے میں دشمنی کرتے ہیں، اور تبلیغ کی آڑ میں ایمان لوٹ لیتے ہیں۔ ان کا یہ سارا عمل اتنا خفیہ ہوتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی..... مگر دیدہ ور پہلی ہی نظر میں انہیں پہچان لیتے ہیں۔

فتنوں کی نشاندہی صحابیِ رسول حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے اخبار غیب میں سے بیان کرتے ہیں:

وَاَنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَ

(۲) سورۃ المائدۃ: ۳، پارہ ۶

اَنَاخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ .(۳)

''میری امت میں تیس جھوٹے (دجال) نمودار ہوں گے۔ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔''

نیز نبوت کی زبان نے ان سب شیطانی فتنوں کی نام بنام نشان دہی فرمادی ہے۔

قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَّعَهٗ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّاقَدْسَمَّاهُ لَنَا بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ وَاِسْمِ قَبِیْلَتِهٖ.(۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (صاحب سر رسول اللہ ﷺ) سے مروی ہے۔بخدا اختتام دنیا تک جتنے فتنے برپا ہونے والے ہیں،ان کے ایسے قائد جن کے پیرو تین سو یا اس زائد ہوں گے،حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسے قائد کا نام،اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام ہمارے سامنے ذکر فرمائے۔

فتنۂ انکار ختم نبوت کتب احادیث میں بکثرت ایسی احادیث طیبہ موجود ہیں جن میں سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے صدہا فتنوں کی خبریں دیں۔ان میں فتنۂ انکارِ ختم نبوت سرفہرست ہے۔

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا۔تا آنکہ مسیلمہ کذاب اپنے انجام کو پہنچا۔بعد ازاں کئی دجالوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

---

(۳) ابوداؤد: جلد۲،ص۲۳۴ ترمذی (۴) ابوداؤد: جلد۲،ص۲۳۱

فتنۂ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور (بھارتی پنجاب) میں پیدا ہوا۔ برِ عظیم پر جب انگریزی تسلط تھا، تو یہ اس کا معاون بنا۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۱ء کے عرصہ میں کئی دعوے کیے۔ مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی موعود، مجدد، مصلح وغیرہ دعوے کرتا رہا۔ بعدازاں ان سارے دعوؤں سے گزر کر ۱۹۰۱ء میں اپنی مستقل نبوت کا دعویٰ کر دیا، اور ۱۹۰۸ء میں مباہلہ کے نتیجہ میں ہیضہ سے واصل جہنم ہوا۔

پنجاب اور برِ عظیم کے کئی علاقوں کے مسلمان اس کے جال میں پھنس گئے۔ ان میں سے بعض کو تو توبہ کی توفیق نصیب ہوگئی۔ جبکہ بہت سے لوگ اس ارتداد کی حالت میں دنیا چھوڑ گئے۔ مرزا کے ماننے والوں میں (اس کے عہد میں) کھاریاں اور چک سکندر نمبر ۳۰ کے کچھ لوگ بھی شامل ہیں۔

قادیانیت چک سکندر میں چک سکندر نمبر ۳۰، کھاریاں ڈنگہ روڈ پر دھوریہ سے دو میل جنوب مشرق میں ایک گاؤں ہے۔ کھاریاں سے اس کا فاصلہ چھ میل ہے۔ دیہاتی لوگوں کا پیشہ کاشتکاری اور ملازمت ہے۔ ... آج سے (تقریباً) ایک صدی پہلے بعض سادہ لوح زمیندار، اپنے مویشی لے کر قادیان گئے۔ ان کے قادیان جانے کا مقصد تو مال مویشی کا لین دین تھا ....مگر یہ بدقسمت مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئے اور مرزا کے جال میں پھنس کر مرتد ہو گئے۔ اس وقت سے مرزائی چک سکندر نمبر ۳۰ میں موجود ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ گاؤں میں ان کی تعداد بڑھتی گئی۔

اس میں اگرچہ قادیانی مبلغین کی نام نہاد تبلیغ کا بھی اثر ہے مگر قادیانیت میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اس وقت یہاں انگریز حکمراں تھا، اور قادیانیت اسی کا لگایا ہوا

پوداتھا۔ظاہر ہے کہ سرکاری معاملات میں انگریز کی طرف سے انہیں خاص مراعات ملتی تھیں۔ جبکہ دیہاتی لوگوں کو آئے روز تھانہ کچہری سے واسطہ رہتا ہی ہے۔چنانچہ کافی سارے لوگوں نے اس لئے بھی قادیانیت کو قبول کر لیا کہ انگریزی دورِ حکومت میں قادیانیت ان کے مفادات کو تحفظ دیتی تھی۔

اس طرح ایک صدی تک نسل درنسل یہ لوگ پھیلتے گئے اور قادیانیت کا وہ پودا جو چند لوگوں سے ظاہر ہوا تھا، ایک تناور درخت بن گیا۔

رحمت حق بہانہ می جوید ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستانی افواج کے سپاہی بھارت کے قیدی بنے۔اسیری کے ایام میں مسلمان سپاہیوں کو فوجی فرائض سے معطل رکھا گیا۔ سپاہیوں نے اپنی فراغت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے علما سے (جو ان کے ساتھ ہی اسیر تھے) دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔مصائب کے یہ ایام ان کے لئے یک گونہ مفید ثابت ہوئے...... جو نوجوان قرآن مجید نہ پڑھ سکتے تھے، قرآن مجید پڑھ گئے اور جو قرآن مجید پڑھنا جانتے تھے، قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے میں مصروف ہو گئے۔بعض نوجوانوں نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا۔اس طرح ان کے قید خانے دینی تعلیم کے مدارس کی صورت اختیار کر گئے۔غم غلط ہونے کے ساتھ دینی معلومات میں اضافہ ہونے لگا...... بے نمازی پکے نمازی بن گئے۔بعض نوجوانوں نے داڑھی بڑھا کر اپنے چہروں کو مزین کر لیا۔سابقہ گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہونے لگی۔جن کے عقائد میں تذبذب تھا، یقین کامل کی دولت سے مالا مال ہونے لگے۔عمل سے تہی دامن، نہ صرف عامل بنے، بلکہ مبلغ اسلام بھی بنے۔

محمد امیر کا قبول اسلام انہی اسیروں میں چک سکندر نمبر ۳۰ کا سپاہی محمد امیر بھی تھا۔جو اس وقت تک مرزائی تھا، بلکہ اس کا خاندان، بیوی، بہن، بھائی اور اس کی اولاد، سب ہی اسی کے ہم

عقیدہ تھے...... محمد امیر اسیر ہونے تک تو اپنے سابقہ عقیدۂ مرزائیت کا ہم نوا تھا۔ مگر نظر بندی کے ان ایام میں اسے علماء اہل سنت کی صحبت نصیب ہوگئی، اور یہی صحبت اس کی زندگی میں انقلاب پیدا کرگئی۔ علمائے کرام کی پیاری پیاری نصیحت آموز باتوں نے محمد امیر کو اپنے قریب کرلیا۔ اسے جب یہ معلوم ہوا کہ اس کا عقیدہ غلط ہے اور مرزائی اسلام سے الگ نئے مذہب کے پیروکار ہیں، اور یہ نیا مذہب تو انگریزی مفادات کا محافظ ہے...... تو محمد امیر کی آنکھوں سے غلط فہمی کے پردے ہٹنے لگے۔ بالآخر رحمتِ حق نے اس کی دستگیری فرمائی اور وہ سابقہ عقیدہ سے سچی توبہ کرکے صحیح العقیدہ سنی مسلمان بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَکَرَمِہٖ. اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَلَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ الْکَرِیْمُ الرَّحِیْمُ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

اہل خانہ کو دعوت اسلام: نو مسلم محمد امیر کو توبہ کی توفیق کے بعد مسرت محسوس ہوئی کہ نورِ حق نے اس کے قلب وقالب کو منور کردیا ہے اور اسیری کے یہ ایام اس کے لئے جہنم سے آزادی کا سبب بن گئے ہیں...... نظر بندی کے ان ایام میں سپاہیوں کو اپنے اعزہ واقرباء سے خط کتابت کی نہایت محدود پیمانہ پر سہولت دی گئی تھی۔ بین الاقوامی انجمن ہلال احمر کے ذریعہ چند الفاظ پر مشتمل پیغام پہنچا دیا جاتا تھا۔ مقررہ محدود الفاظ سے زائد الفاظ پر دیا گیا پیغام روک لیا جاتا تھا...... اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محمد امیر نے اپنے گھر پیغام بھیجا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے۔ مرزائیت سے توبہ کرچکا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ اس کی بیوی، بہن اور بھائی بھی دعوت حق کو قبول کرلیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ مگر قبول ہدایت ہر کسی کا حصہ نہیں۔ محمد امیر کی بیوی قبول ہدایت کی دولت سے محروم رہی...... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

محمد امیر سے میاں محمد امیر اجتماعی نظر بندی کے اختتام پر محمد امیر اپنے وطن پہنچا، تو اسے علماء حق کی صحبت میں بیٹھنے کے وسیع مواقع نصیب ہوئے۔ جن کی بدولت وہ اسلام کا فدائی اور حق کا مبلغ بن گیا۔ اس نے اپنے چہرہ کو مسنون داڑھی سے سجالیا۔ اب وہ اسلام کا ایسا سچا پکا شیدائی بن گیا کہ لوگ اسے محمد امیر سے میاں محمد امیر کہنے لگے۔

قادیانیوں کا اثر و رسوخ گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ چک سکندر نمبر ۳۰ میں قریباً ایک صدی سے مرزائی آباد ہیں۔ قادیانی اپنی تعداد کی کثرت اور زمیندارا اثر و رسوخ کی وجہ سے مقامی آبادی پر دھونس دھاندلی سے اپنا رعب جمائے بیٹھے تھے...... اگرچہ دیہی آبادی میں مسلمان بھی کثیر تعداد میں تھے، مگر اپنی سادہ لوحی سے مغلوب بن گئے تھے۔ یہاں تک کہ مساجد، جن کی بنیاد اور تعمیر ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب نبی ﷺ کے ذکر، نماز، تلاوت اور دینی تعلیم کے فروغ کے لئے ہوتی ہے، میں مرزائیوں نے ناجائز قبضہ جما رکھا تھا۔ مسلمانوں کی تعمیر کردہ ان مساجد میں خود ان کو آزادی اور سہولت سے عبادت کرنا دشوار ہو گیا تھا...... نیرنگیٔ زمانہ سے ناحق، حقدار بن بیٹھے۔ جنہیں مسجد میں داخل ہونا ہی شرعاً ممنوع ہے، وہی مسجد کے کرتا دھرتا بن بیٹھے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کو ان کی مساجد میں آزادی سے نماز پڑھنے اور جماعت کرانے سے منع کرنے لگے۔(۵)

آئین پاکستان سابق وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے مرزائیوں کے دونوں گروپوں کو غیر مسلم قرار دیکر مسلمانوں کا اگرچہ دیرینہ مطالبہ پورا کر دیا تھا۔ مگر آئین کی اس دفعہ پر اس کی روح کے مطابق

(۵) یاد رہے: جو آدمی کفر اختیار کرتا ہے اس کو کسی مسجد میں داخل ہونے کا آزادانہ حق نہیں رہتا۔ مسجد کا انتظام و انصرام، اس کی تولیت اس کی تعمیر اور آبادی سے شرع مطہر نے اسے روک دیا ہے۔ کفر و ارتداد کے باعث وہ اپنے اس استحقاق سے محروم ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا۔

عمل درآمد نہ ہو سکا۔ جنرل ضیاء الحق چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر اور صدر پاکستان نے ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے اس ضرورت کو پورا کرنے کی کسی حد تک کوشش کی۔ اس آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ مرزائی مسجدوں میں عمل دخل دینے کے اہل نہیں اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی شکل پر نہیں بنا سکتے۔ مینار، منبر، محراب وغیرہ اسلامی شعار استعمال کرنا، ان کے لئے شرعی اور آئینی طور پر جائز نہیں۔

میاں محمد امیر کی کاوشیں جناب میاں محمد امیر نے اپنے گاؤں چک سکندر نمبر ۳۰ میں عقائد اہل سنت کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ مرزائیوں کے باطل عقیدوں اور ان کی ملک وملت کے خلاف در پردہ سازشوں سے پردہ ہٹانا شروع کر دیا...... اپنے مسلمان بھائیوں کو احساس دلایا کہ مسجد کی آبادی، اس کا انتظام وانصرام اور اس میں عبادت کرنا، ان کا استحقاق ہے۔ شریعت مطہرہ اور ملکی آئین بڑی وضاحت سے مسلمانوں کے اس استحقاق کو بیان کرتے ہیں...... میاں محمد امیر کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ گاؤں کے سنی مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔ اپنے حقوق سے ناواقف مسلمان، اپنے حقوق سے نہ صرف آگاہ ہوئے، بلکہ ان کے لئے انہوں نے مطالبہ بھی شروع کر دیا۔ اسی عرصہ میں گاؤں کے چند مرزائیوں نے قادیانیت سے توبہ بھی کی اور وہ مسلمانوں کی سی زندگی بسر کرنے لگے...... ظاہر ہے مسلمانوں کا مسجد پر اپنے حقوق کا مطالبہ اور قادیانیت سے تائب ہونے والوں کا عمل، دنیائے قادیانیت کے لئے قابل قبول نہ تھا۔ وہ اپنے غاصبانہ غلبہ کو مغلوبیت میں بدلتا ہوا کسی حال میں برداشت نہ کر سکتے تھے۔

انتظامیہ کا فیصلہ مقامی رواج کے مطابق، مسلمانوں نے میاں محمد امیر کی سربراہی میں مقامی پنچایت کے ذریعے اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کی، مگر یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔

بالآخر مسلمانوں نے ضلع گجرات کی انتظامیہ اور عدالت سے رجوع کیا۔ ضلعی انتظامیہ اور عدالت نے مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیوں کو مسجد میں عبادت سے روک دیا۔ اس کارروائی میں میاں محمد امیر کا کردار مرکزی رہا۔

ڈی سی گجرات اور علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں جناب خضر حیات بھٹی کا مذکورہ فیصلہ جولائی ۱۹۸۹ء میں ہوا۔ اسی عرصہ میں گاؤں کی اس مسجد میں، جس کا بعد میں الفتح مسجد نام ہوا، نمازِ جمعہ کی امامت میاں محمد امیر نے شروع کر دی۔

جرم بے گناہی یہ تھے وہ اسباب اور حالات، جس کی بنا پر میاں محمد امیر بالخصوص اور گاؤں کے دیگر سنی مسلمان دنیائے قادیانیت میں ''ناپسندیدہ'' بنے۔ ان کا ''جرم'' صرف یہ تھا کہ ان کی وجہ سے چک سکندر نمبر ۳۰ اور قرب و جوار کے دیہات میں مسلمانوں میں مذہبی بیداری پیدا ہوئی، اور قادیانی دھرم کے کذب و افترا سے عوام الناس روشناس ہوئے۔

قادیانیوں کا اظہار ناگواری یہ حالات ایک گاؤں میں رونما ہوئے۔ اسے علاقائی سطح تک ہی رہنا چاہیے تھا۔ فریق مخالف مرزائیوں کو اگر کوئی ناگواری تھی، تو اسے مقامی سطح تک ہی محسوس کیا جانا چاہئے تھا۔ مگر برا ہو حسد کا، بغض و عناد کی یہ لہر ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح تک محسوس کی گئی۔ قادیانیوں نے اس علاقائی مسئلہ کو بین الاقوامی مسئلہ میں تبدیل کرنے کے لئے بڑی منصوبہ بندی کی۔

قادیانیوں کا منصوبہ چک سکندر نمبر ۳۰ کے قادیانیوں نے عوامی سطح پر اپنی خفت اور عدالتی فیصلے سے اپنی ذلت مٹانے کے لئے میاں محمد امیر اور ان کے رفقاء سے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔ قادیانی دنیا میں یہ حضرات قابل گردن زدنی ٹھہرے...... ربوہ کی ہائی کمان نے اس علاقہ کو

بالعموم اور چک سکندر نمبر ۳۰ کو بالخصوص آتشیں اسلحہ سے بھر دیا۔ اور قادیانیوں کو خفیہ ہدایات ملیں کہ میاں محمد امیر اور ان کے سرگرم سنی کارکنوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دو۔ رفتہ رفتہ اس منصوبہ پر عمل شروع ہو گیا۔

قادیانیوں کی شرانگیزی گاؤں کے مرزائی بلاوجہ گاہے گاہے ہوائی فائرنگ کرنے لگے...... ہر طریقہ سے مسلمانوں کو اشتعال دلانے لگے...... مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کی طرف سے اگر کوئی کارروائی ہو تو اسے وجہ جواز بنا کر اپنے منصوبہ پر عمل کر لیا جائے۔ مگر مسلمان تھے کہ مرزائیوں کے اشتعال پر بھی صبر کرتے رہے۔

پنچایتی کونسل کا قیام جناب میاں محمد امیر اور ان کے رفقاء نے قادیانیوں کی چیرہ دستیوں کو روکنے کے لئے علاقہ کے معززین سے تعاون حاصل کیا۔ چنانچہ ایک پنچایتی کونسل کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں چودھری ارشاد احمد ایڈووکیٹ، دھوریہ، چودھری برکت علی نمبردار دھوریہ اور علاقہ کے دیگر معززین شامل تھے۔ مسلمان اپنی شکایات اس کونسل کو پہنچاتے تاکہ علاقائی مسئلہ علاقائی سطح پر ہی حل ہو جائے۔ مگر قادیانی جو ہر صورت میں فساد کے خواہاں تھے، کسی طور پر بھی آمادۂ امن نہ ہوئے۔ قادیانیوں نے تو گاؤں میں آتشیں اسلحہ کا انبار جمع کر رکھا تھا، انہیں تو بس کسی چنگاری کی انتظار تھی۔

قادیانیوں کی فائرنگ عید الاضحیٰ ۱۴۰۹ھ کے تیسرے دن، دیہاتی روایات کے مطابق ۱۲۔ جولائی ۱۹۸۹ء کو چک سکندر نمبر ۳۰ میں ایک عوامی اکھاڑہ منعقد ہوا۔ اس میں گرد و نواح کے دیہاتی عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کے لئے میلہ میں جمع ہوئے۔ چک سکندر کے قادیانیوں کو اپنے منصوبہ پر عمل کرنے کا اس سے بہتر موقع اور کونسا مل سکتا تھا؟...... خوشی کے موقعوں پر

لوگ بالعموم اپنی حفاظت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔عوامی میلہ اور دیہاتیوں کے اجتماع کی رونق سے لوگ لطف اندوز ہو رہے تھے کہ قادیانی شر پسند مورچوں میں مسلح ہو گئے۔گاؤں میں اندھا دھند فائرنگ شروع کردی......ان کا نشانہ میاں محمد امیر اور ان کے جانثار تھے...... قادیانیوں کی فائرنگ سے نوجوان محمد اصغر گلے میں گولی لگنے سے زخمی ہوا،اور میاں محمد امیر کا وفادار اٹھارہ سالہ سن نوجوان،احمد خاں گولیوں کی بوچھاڑ سے،اپنے ہی گاؤں کی گلیوں میں شہید ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت پر شہید ہونے والے نوجوان مسمی احمد خاں کی شہادت اور مسمی محمد اصغر کے زخمی ہونے کے بعد گاؤں میں افراتفری پھیل گئی۔میلے کی بہار اور دیہاتیوں کی خوشیاں،خوف و ہراس میں بدل گئیں۔آناً فاناً ساری فضا سوگوار ہوگئی۔

مسلمانوں کے مکانات نذرِ آتش ظالم جب ظلم کرتا ہے تو اسے ظلم میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ نشۂ ظلم سے مخمور ظالم حصولِ لذت کے لئے بار بار ظلم کرتا ہے۔اس کی سنگ دلی،خون آلود فضا سے بھی متاثر نہیں ہوتی۔فطری جذبۂ رحم سے بھی وہ نا آشنا ہوتا ہے۔مزید برآں جب وہ منصوبہ بندی کے تحت ظلم کرتا ہے تو اس کے ظلم کی کوئی حد نہیں ہوتی...........اور بدقسمتی سے اگر ظالم،کافر و مرتد ہو تو اس کے جور و ستم سے آسمان بھی پناہ مانگتا ہے۔

چک سکندر نمبر ۳۰ میں احمد خاں کی شہادت اور محمد اصغر کی زخمی حالت نے قادیانیوں کو مزید ظلم پر ابھارا.... ان کی نگاہ میں گاؤں کے تمام مسلمان قابل گردن زدنی تھے۔ان کے مال و املاک کا صحیح و سلامت رہنا بھی ان کی نظر میں کھٹکنے لگا...... چنانچہ قادیانیوں کے جذبۂ انتقام کی

آگ مزید بھڑکی اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کے چند مکانات آگ اور دھوئیں سے جل اٹھے۔

قادیانیوں کے پاس جمع شدہ آتشیں اسلحہ آج ہی کے دن کے لئے تو تھا، بھلا آج کے بعد اس کا کیا مصرف ہوسکتا تھا؟...... ان کی مسلسل فائرنگ جاری تھی۔ پورے علاقہ میں خوف وہراس پھیل رہا تھا...... اس صورت حال نے عید کے میلے میں موجود مسلمانوں کے جذبۂ غیرت ایمانی کو امتحان میں ڈال دیا۔ بالآخر نہتے مسلمانوں نے ان مرتد ظالموں کو للکارا۔ مسلمانوں کے جم غفیر کو دیکھ کر ان مسلح ظالموں کو اب اپنی موت نظر آرہی تھی...... شانِ خداوندی کہ چند ہی لمحوں میں دہشت گرد، خود اپنے کئے کی بدولت دہشت زدہ تھے۔

مظلومیت کا اظہار: ظالم جب اپنے خوفناک انجام سے دوچار ہوتا ہے تو خودکشی کرتا ہے، اپنے مال واملاک کو خود تباہ کرتا ہے، تاکہ اسے اپنے کئے ہوئے ظلم کا جواز مل سکے...... اپنے انجام سے مایوس قادیانیوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ خود اپنے ہاتھوں اپنے مکانات کو نذر آتش کردیا۔ اس قسم کے عمل سے وہ اپنی جھوٹی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنا چاہتے تھے۔ مگر علاقہ بھر کے میلہ میں موجود مسلمان ان کی اس حرکت کے عینی شاہد تھے۔

انتظامیہ موقع واردات پر: چک سکندر نمبر ۳۰ کے ظلم کی خبر آگ کی طرح گردونواح میں پھیل گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ کھاریاں کی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ مگر جوش انتقام میں بپھرے ہوئے قادیانیوں کی فائرنگ ختم نہ ہورہی تھی...... حتیٰ کہ ضلعی پولیس بھی آگ کے

طوفان کو روکنے کیلئے ناکافی ثابت ہوئی۔ انتظامیہ کو گوجرانوالہ ڈویژن کی پولیس کی امداد درکار تھی..... اے سی کھاریاں، ایس پی، ڈی ایس پی، ڈی سی اومسٹر بیگ اور علاقہ مجسٹریٹ مرزا کرم الٰہی چوہان موقع پر پہنچ گئے۔ شام تک بمشکل حالات پر قابو پایا جاسکا۔

پوسٹ مارٹم ناموسِ رسالت اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ میں جان دینے والے شہید احمد خان کی میت پوسٹ مارٹم کے لئے تحصیل کھاریاں ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پہنچائی گئی۔

گاؤں کا محاصرہ سانحۂ چک سکندر نمبر ۳۰ کی وحشت ناک خبر کھاریاں اور اس کے گردونواح میں پھیل چکی تھی۔ مزید کسی ہنگامہ آرائی کو روکنے کے پیش نظر انتظامیہ نے چک سکندر کو محاصرہ میں لے لیا۔ وہاں آنا جانا قریباً مسدود ہو گیا۔

اہل سنت کا اجتماع اب قریبی مرکزی مقام کھاریاں میں اہلِ سُنّت جمع ہونا شروع ہو گئے تا کہ اس سانحہ پر اپنے ردعمل کا لائحہ عمل بنا سکیں۔ کھاریاں، لالہ موسیٰ، گجرات، سرائے عالمگیر، ڈنگہ، منڈی بہاء الدین اور دیگر دیہات وقصبات کے علماءِ اہلِ سُنّت ومشائخِ عظام عید گاہ کھاریاں میں جمع ہو گئے..... عشاء کی نماز تک کثیر تعداد میں علماء ومشائخ، اے ٹی آئی کے نوجوان اور سُنی عوام جمع ہو چکے تھے۔

سُنیوں کا یہ اجتماع سانحۂ چک سکندر نمبر ۳۰..... احمد خاں کی شہادت، محمد اصغر کی زخمی حالت اور دیگر املاک کے نقصان پر برافروختہ تھا۔ یہ اجتماع غیظ وغضب سے بھرپور تھا۔ جذبات میں انتقام کا جوش تھا۔ کسی ناگہانی حادثہ سے روکنے اور نوجوانوں کو اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کے لئے علماء ومشائخ نے بڑی حکمت عملی سے کام لیا۔ عوام کو پرامن رہنے کے لئے بار بار اپیل کی گئی۔

علماء ومشائخ رات گئے تک جو علماء ومشائخ عیدگاہ کھاریاں میں پہنچ چکے تھے، ان میں سے چند نام یہ ہیں:

۱۔ مولانا سید ریاض حسین شاہ، راولپنڈی

۲۔ مولانا محمد حبیب اللہ نعیمی، سرائے عالمگیر

۳۔ مولانا صاحبزادہ غلام صدیق نقشبندی، گجرات

۴۔ مولانا مفتی محمد علیم الدین، کھاریاں

۵۔ مولانا غلام ربانی چشتی، لالہ موسیٰ

۶۔ سید منیر حسین شاہ، جنڈانوالہ، کھاریاں

۷۔ مولانا محمد حنیف، ڈنگہ

۸ صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن معصومی، موہری

۹۔ مولانا پیر محمد افضل، گجرات

۱۰۔ مولانا حافظ قاری عبدالعزیز، لالہ موسیٰ

۱۱۔ حافظ محمد اصغر جلالی......اور

۱۲۔ راقم الحروف فقیر قادری عفی عنہ

ایکشن کمیٹی سانحۂ چک سکندر نمبر ۳۰ کے بعد آنے والے واقعات وحالات سے نبرد آزما ہونے کے لئے علماء ومشائخ نے ایکشن کمیٹی تشکیل دی۔ اس ایکشن کمیٹی کی سربراہی کے لئے مولانا پیر محمد افضل قادری، گجرات کا نام پیش ہوا، جو اتفاقِ رائے سے منظور ہو گیا۔

[illegible] رات گئے تک انتظامیہ اہل سنت کا ردعمل اور مؤقف معلوم کرنے کے لئے بے تاب تھی۔ انتظامیہ کے بار بار تقاضا پر ایکشن کمیٹی کا وفد اے سی کھاریاں کے دفتر میں، کمشنر گوجرانوالہ، ڈپٹی کمشنر گجرات، ایس پی گجرات، اے سی کھاریاں اور دیگر افسران سے حالات کا جائزہ لے رہا تھا۔ بالآخر علماء اہلِ سنت اور انتظامیہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا۔

☆ انتظامیہ کی طرف سے چودھری طارق محمود (ایم۔پی۔اے) ڈنگہ نے ضمانت مہیا کی۔ معاہدہ میں طے پایا کہ:

1۔ شہید احمد خاں کی میت کو رات ہی اپنے گاؤں میں پہنچا دیا جائے۔

2۔ اہل سنت پُر امن رہیں گے، کوئی جلوس نہیں نکالا جائے گا۔

3۔ شہید کا جنازہ ۱۷۔ جولائی اس کے گاؤں میں ادا کیا جائے گا۔

4۔ شہید کے قاتلوں اور اہل سنت کے مالی نقصانات کے ذمہ دار مرزائیوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

5۔ مرزائیوں کی طرف سے درج شدہ ایف آئی آر، چونکہ سراسر جھوٹ کا پلندا ہے۔ اس لئے اس کے مندرجات کو درست تسلیم نہ کیا جائے گا۔ میاں محمد امیر اور ان کے کسی ساتھی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

[illegible] اگلی صبح ۱۷۔ جولائی ۱۹۸۹ء کو شہید کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز کی امامت کے فرائض مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی، سرائے عالمگیر نے ادا کئے۔ جنازہ میں قرب و جوار کے دیہات کے سنی مسلمانوں کا جم غفیر تھا۔ علماء و مشائخ کے علاوہ انتظامیہ کے افسران بھی موجود تھے۔

شہید کا ختم قل ۱۹۔ جولائی شہید کی قل شریف کی تقریب میں علماء کرام کا جمِ غفیر تھا۔ مذکورہ بالا علماء و مشائخ کے علاوہ قل شریف میں درج ذیل علماء کرام مزید شامل ہوئے۔

☆ مولانا سید قاری محمد عرفان شاہ، بھکھی، ضلع گجرات

☆ مولانا سید محمد محفوظ شاہ مشہدی، بھکھی، ضلع گجرات

☆ مولانا مفتی محمد اشرف قادری، مراڑیاں گجرات

☆ مولانا محمد اعظم شاکر، گجرات

☆ مولانا حافظ غلام حسین سیالوی، لالہ موسیٰ

☆ مولانا رشید احمد، لالہ موسیٰ

قل شریف کی تقریب چک سکندر نمبر ۳۰ میں ہوئی۔ علماء و مشائخ نے شہید کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور انتظامیہ پر واضح کیا کہ اہل سنت کا پر امن احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک اس سانحہ کے ذمہ دار اپنے انجام کو نہ پہنچ جائیں ...... انتظامیہ نے یقین دلایا کہ شہید کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے گا۔ عدالت میں ان کا مقدمہ پیش ہوگا۔ دیگر مظلوم مسلمانوں کی دادرسی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔

قل شریف کے موقع پر طے پایا کہ احمد خاں شہید کے ختمِ چہلم پر کھاریاں شہر میں ایک عظیم الشان عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ نیز شہید کے مزار کو پختہ بنایا جائے گا، تا کہ آئندہ نسلیں شہید کو خراج عقیدت پیش کرتی رہیں۔

تعزیتی اجلاس احمد خاں شہید کی یاد میں عظمت تاجدار ختم نبوت کے عنوان سے ایک اجلاس سرائے عالمگیر میں حضرت مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اور ایک اجلاس لالہ موسیٰ میں مولانا غلام ربانی چشتی کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ ان جلسوں میں مقامی علما کے علاوہ ملک کے جید علما

نے خطاب کیا۔

ربوہ کی سرپرستی میں چک سکندر نمبر ۳۰ کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور احمد خاں کی شہادت پر ضلع گجرات کے تعلیمی اداروں میں احتجاج کیا گیا۔ مرکزی انجمن نوجوانانِ میلاد کمیٹی گجرات کے زیرِ اہتمام گجرات میں ایک پرامن جلوس نکالا گیا۔

عظمت تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس ۲۴۔ اگست ۱۹۸۹ء کو احمد خان شہید کے چہلم کے موقع پر عید گاہ کھاریاں میں ایک عظیم الشان عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں جید علماءِ کرام اور مشائخِ عظام کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ عوامِ اہلِ سنت کا اجتماع دیدنی تھا۔

کھاریاں کی تاریخ نے ایسا عظیم الشان اجتماع شاید اس سے پہلے نہ دیکھا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق کانفرنس کے شرکاء کی تعداد پچاس ہزار سے متجاوز تھی...... قادیانیوں کے تازہ مظالم پر سنیوں کے جذبات اگرچہ گرم تھے۔ انتظامیہ کے لئے بھی یہ کانفرنس ایک امتحان سے کم نہ تھی۔ تاہم علماء و مشائخ نے حالات کو پرامن رکھا۔ یہ کانفرنس ایکشن کمیٹی تحریکِ ختمِ نبوت کے سرپرست مولانا غلام ربانی چشتی لالہ موسیٰ، صدر مولانا پیر محمد افضل قادری اور ایکشن کمیٹی کے دیگر اراکین کے اہتمام سے منعقد ہوئی۔

مقتدر علمائے کرام کی شرکت اس کانفرنس میں شریک علماء و مشائخ میں سے چند ایک کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:۔

☆ پیر سید برکات احمد شاہ، جلال پور

☆ مولانا عبدالستار خان نیازی

☆ مولانا سید ریاض حسین شاہ، ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی

☆ مولانا مفتی محمد اشرف قادری، مراڑیاں، گجرات

☆ مولانا سید محمد عرفان مشہدی، بھکھی، ضلع گجرات

☆ مولانا سید حامد علی شاہ، گجرات

☆ جنرل (ریٹائرڈ) ایم۔ایچ۔انصاری، لاہور

☆ مولانا سید شبیر حسین ہاشمی، قصور

☆ مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی، سرائے عالمگیر

☆ مولانا جاوید القادری نمائندہ پروفیسر طاہر القادری، لاہور

☆ مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ، منڈی بہاء الدین

☆ مولانا حفیظ الرحمٰن نمائندہ پیر محمد معصوم، موہری (گجرات)

☆ مولانا سید شعیب شاہ، کیراں والا سیداں (گجرات)

☆ مولانا قاری غلام فرید عثمانی، لالہ موسیٰ

☆ مولانا مفتی محمد علیم الدین، کھاریاں......اور کثیر تعداد میں مقامی علمائے کرام نے شرکت کی۔

سازش بے نقاب کانفرنس کے شرکاء نے واضح کیا کہ اہل سنت کا احتجاج پُرامن ہے اور یہ اس وقت تک جاری رہے گا، جب تک ان کے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔علما نے اپنے بیانات میں بتایا کہ قادیانی سانحہ چک سکندر نمبر ۳۰ کے واقعات کو اس طرح توڑ موڑ کر پیش کر رہے ہیں جس سے بیرونی ممالک میں حکومت اور اہل سنت کی بدنامی ہو اور یہ تأثر ملے کہ قادیانی انتہائی مظلوم ہیں، جس کا واحد مقصد بیرونی ممالک سے مالی امداد اور ویزے حاصل کرنا ہے۔حالانکہ

چک سکندر نمبر ۳۰ میں انہوں نے منظم جارحیت کے ذریعے ایک مسلمان احمد خاں کو شہید اور متعدد کو زخمی کرنے کے علاوہ مسلمانوں کے مکانات کو نذر آتش کر دیا۔ جس کے نتیجے میں قادیانیوں کے خلاف احتجاج ہوا..... قادیانیوں کی لگائی ہوئی یہ آگ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی تھی، لیکن اہلِ سنت کے علمائے کرام نے بڑی مشکل سے صورتِ حال پر قابو پایا۔

مزید انکشافات علماءِ کرام نے انتظامیہ پر یہ بھی واضح کیا کہ کھاریاں شہر میں اب اسلحہ اور تیزاب اکٹھا کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد کسی نئے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ نیز انکشاف کیا کہ میاں محمد امیر کے قتل کے لئے بھی اجرتی قاتلوں کی ''خدمات'' حاصل کر لی گئی ہیں۔ حکومت ان تمام امور سے خبردار رہے۔

مطالبات کانفرنس میں مختلف قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کھاریاں اور گرد و نواح کے قادیانیوں کو بالخصوص غیر مسلح کیا جائے..... کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کو فوری طور پر الگ کیا جائے، اسی میں ملک و ملت کی سلامتی ہے..... قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک کر اسلام اور آئین پاکستان کی پاسداری کی جائے۔

تربیتی کورس عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس کے موقع پر اعلان کیا گیا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت کی شرعی حیثیت اور قادیانی دھرم کی حقیقت اور بہروپ سمجھانے کے لئے، ایک تربیتی معلوماتی کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے، جو ۱۱ ستمبر ۱۹۸۹ء بعد نماز مغرب عید گاہ کھاریاں سے شروع ہو رہا ہے۔ بارہ روز کے اس تربیتی معلوماتی ختمِ نبوت کورس میں جید علماء اور محققین تربیت کے فرائض انجام دیں گے۔ ہر روز ایک محقق اپنا مقالہ پیش کرے گا۔ کوشش کی جائے گی کہ وہ مقالہ تحریری صورت میں ہو، تاکہ اس کی فوٹو سٹیٹ شرکاءِ کورس میں مفت تقسیم کر دی جائے۔

اپنی نوعیت کا منفرد یہ تربیتی معلوماتی کورس عید گاہ کھاریاں میں آب و تاب سے شروع ہوا۔ تعلیم یافتہ نوجوان کثیر تعداد میں، اس کورس میں شامل ہوئے۔ تربیت کا دورانیہ بعد نماز مغرب اڑھائی گھنٹہ کا مقرر کیا گیا...... کورس کے اختتام پر شریک ہونے والوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ تقسیم اسناد کا جلسہ مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں میں منعقد ہوا۔

توقع سے بڑھ کر، کھاریاں، لالہ موسیٰ، گجرات، ڈنگہ، سرائے عالمگیر اور دیگر دیہات وقصبات کے نوجوانوں نے اس کورس سے بھرپور استفادہ کیا۔ علمی و تحقیقی سطح پر اپنے مقاصد اور نتائج کے اعتبار سے یہ کوشش منفرد اور بے مثال تھی، ملک کے جید علما اور محققین نے اپنے علمی و تحقیقی ذخیرہ سے حاضرین کو سیراب کیا۔

مقالہ جات پیش کرنے والے محققین: درج ذیل علما و محققین نے اپنے مقالہ جات پیش کیے۔

- مولانا مفتی غلام سرور قادری، مشیر وفاقی شرعی عدالت، لاہور
- مولانا مفتی محمد اشرف القادری، شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ عالمیہ، مراڑیاں، گجرات
- مولانا سید ریاض حسین شاہ، ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی
- مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی، صدر مدرس دارالعلوم حنفیہ رضویہ، سرائے عالمگیر، گجرات
- مولانا حافظ محمد حنیف کیلانی، مہتمم دارالعلوم ضیاء القرآن رضویہ، ڈنگہ، گجرات
- راقم الحروف فقیر قادری عفی عنہ

شہانی مسجد کھاریاں: اس عرصہ میں کھاریاں کی انتظامیہ نے سنی ایکشن کمیٹی کے مطالبہ پر ہوش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے شہر کی شہانی مسجد سے مرزائیوں کا داخلہ بند کر دیا۔ شہانی مسجد شہر کے درمیان واقع ہے۔ ایک عرصہ سے مسجد کے ایک حصہ پر مرزائی قابض تھے۔ اس حصہ

مسجد میں وہ اپنی پوجا پاٹ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ چونکہ مرزائی قادیانی عقیدہ کے لوگ شرعاً اور قانوناً غیر مسلم ہیں اور انہیں مسجد میں کھلے بندوں داخلہ اور اپنی پوجا کی اجازت نہیں۔ لہٰذا شہر کی اس مسجد سے قادیانیوں کو اپنی پوجا پاٹ سے روک دیا جائے۔ چنانچہ انتظامیہ نے مسجد کے اس حصہ کو ابتدائی طور پر مقفل کر دیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مسجد کے اس مقفل حصہ کو مسلمانوں کے حق میں واگزار کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز (٦)

اعتراف خدمت سانحۂ چک سکندر نمبر ۳۰ کے بعد علماء و مشائخ اہل سنت نے مظلوم مسلمانوں کی امداد اور تعاون میں بڑی قربانیاں دیں۔ احمد خاں شہید کی شہادت سے لیکر ختم نبوت معلوماتی اور تربیتی کورس (جولائی ۱۹۸۹ء سے ستمبر ۱۹۸۹ء) تک طویل اور مسلسل جدو جہد فرمائی۔ مولا کریم ان مساعی کو قبول فرمائے۔

انجمن طلبہ اسلام، انجمن فدایان مصطفیٰ ﷺ کھاریاں، انجمن غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کباڑی بازار کھاریاں، محمد بن قاسم فورس کھاریاں، انجمن تاجران کھاریاں، انجمن صحافیاں کھاریاں اور دیگر مذہبی، سماجی اور سیاسی تنظیموں کے کارکنوں اور نمائندوں نے ختم نبوت کی اس حالیہ تحریک میں بڑے جوش و جذبہ سے دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح سے تعاون کیا۔ ان میں سے چند نام پیش خدمت ہیں۔

- ☆ صوفی محمد جمیل نواز چشتی، کھاریاں ☆ الحاج عمر حیات چشتی، کھاریاں
- ☆ چودھری محمد افضل، دھنی ☆ چودھری ندیم اختر رضا، کھاریاں
- ☆ چودھری عامر شاکر، کھاریاں ☆ چودھری تنویر احمد ایڈووکیٹ، کھاریاں

(٦) بحمدہ تعالیٰ شہانی مسجد قادیانیوں کے قبضے سے واگزار ہو چکی ہے، اور اہل سنت کے زیرِ انتظام دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔

☆ چودھری حاجی محمد عبداللہ خاں، کھاریاں ☆ حاجی گل بخشالوی (صحافی)

☆ راجہ ریاض راسخ (صحافی) ☆ محمد ناصر بھٹی، کھاریاں

☆ چودھری تصدق علی مہر، کھاریاں ☆ چودھری زبیر صادق، کھاریاں

☆ چودھری محمد عبداللہ مرہانہ، کھاریاں ☆ چودھری محمد رؤف، کھاریاں

☆ راجہ فضل احمد، کھاریاں

چک سکندر نمبر ۳۰ کے قرب وجوار کے دیہات کے علما، ائمہ مساجد اور دیگر معززین نے حالیہ تحریک میں بھرپور تعاون کیا۔ ان معاونین میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

دھوریا ☆ مولانا حاجی غلام رسول...... ☆ مولانا حافظ فضل حسین...... ☆ مولانا عبدالمجید...... ☆ مشتاق احمد نمبر دار...... ☆ باباجی رحم داد...... ☆ واجد علی زرگر...... ☆ نسیم محمود...... ☆ حاجی محمد حسین دکاندار...... ☆ محمد اشرف دکاندار...... ☆ مدثر حسین...... ☆ شفقت حسین موٹر سائیکل مکینک...... ☆ اعجاز احمد ایڈووکیٹ...... ☆ صوفی صدیق احمد

لسر ☆ غلام رسول...... ☆ صوفی صغیر احمد...... ☆ قاری عمر فاروق...... ☆ صوفی منشی محمد صادق نلکاساز

سنت پورہ ☆ صوفی اشفاق احمد...... ☆ صوفی عارف...... ☆ محمد حنیف...... ☆ امجد حسین...... ☆ صوفی محمد امین گولڑوی (۷)

سدوال ☆ راجہ شمریز اختر...... ☆ راجہ نعیم احمد...... ☆ راجہ ذوالفقار علی

مہمند چک ☆ سید شفقت حسین شاہ چشتی

---

(۷) جناب صوفی محمد امین گولڑوی، سنت پورہ کا تذکرہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے میاں محمد امیر کے رفیق خاص کے طور پر سرگرمی سے تحریک میں حصہ لیا۔ احمد خاں کی شہادت کے بعد علاقہ کے علماء ومشائخ سے رابطہ کرنے میں ان کا کردار قابل تحسین ہے۔

منڈی ☆ رانا محمد خالد...... ☆ صوفی مجید احمد...... ☆ صغیر احمد

میانی ☆ صوبیدار فتح محمد...... ☆ حافظ عاشق حسین

پنڈی سلطان پور ☆ قاری محمد شہزاد احمد

بامنیاں ☆ صوفی لال خاں...... ☆ میاں محمد اعظم...... ☆ صوفی محمد خاں

بھاگٹ ☆ محمد اقبال...... ☆ محمد اشفاق...... ☆ محمد انور...... ☆ مبارک علی

جتی ☆ چودھری عدالت خاں شوق

چک سکندر نمبر ۳۰ ☆ چودھری قمر زمان...... ☆ چودھری غلام رسول...... ☆ چودھری شاہد سلیم...... ☆ محمد امین...... ☆ غلام احمد (سابقہ کونسلر)...... ☆ محمد وارث...... ☆ نادر علی...... ☆ صوفی غلام محمد...... ☆ صوبیدار عبد الغفور...... ☆ محمد عارف مہر...... ☆ عدالت خاں...... ☆ غلام حیدر...... ☆ راج ولی...... ☆ غلام حیدر...... ☆ نادر خاں کشمیری...... ☆ محمد اصغر غازی

مولا کریم جل وعلا اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کے صدقے ان تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے جنہوں نے چک سکندر نمبر ۳۰ کے حالیہ حادثہ میں بھرپور عملی و علمی تعاون فرمایا۔ مالی اعانت فرمائی۔(۸) اخلاقی امداد مہیا فرمائی اور عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کی خاطر ہر اجتماع میں شرکت فرمائی۔ مولا کریم ان سب کو جزائے خیر اور سعادتِ دارین سے نوازے۔

☆☆☆☆☆

---

(۸) جنازہ کے موقع پر چودھری عبد اللہ (مرہانہ) کھاریاں شہر نے ختم نبوت کی اس تحریک کے لئے مبلغ دس ہزار روپیہ دینے کا اعلان کیا۔ دیگر بہت سے احباب نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا...... جزاهم الله تعالى احسن الجزاء

فہرست عنوانات......ختمِ نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

ختمِ نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّانَبِيَّ بَعْدَهٗ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ عِنْدَهٗ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم، نورِ مجسم، شفیع الامم، قاسم نعم، سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ افضل الاولین والآخرین ہیں، سید الخلق ہیں، اول الخلائق ہیں اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ ہر قسم کی نبوت اور رسالت آپ پر ختم ہو چکی ہے۔ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد، قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مطلقاً نفیِ نبوتِ تازہ فرمائی۔ احادیثِ متواترہ میں اسی کا بیان آیا، کہیں شریعت جدیدہ وغیرہ کی تخصیص نہ آئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنیٰ ظاہر و متبادر و عموم و استغراقِ حقیقی تام پر اجماع کیا کہ حضور تمام انبیاء کے خاتم ہیں۔

اب جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو بد بخت اس دعویٰ کو سچا تسلیم کرے، دائرۂ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ بلکہ جو شخص اس مدعیٔ نبوت کے کفر میں شک کرے، وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ یہ اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

اسلام کا یہ عقیدہ قطعی بنیادی اور یقینی ہے، ضروریاتِ دین سے ہے۔ قرآن وحدیث اور اجماعِ امت کے دلائل اس پر قائم ہیں، عقل کا بھی یہی تقاضا ہے۔

☆ عقیدۂ ختمِ نبوت کو سمجھنے کے لئے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کیجئے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا.

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا نام مبارک لے کر بیان فرمایا، اور بتایا کہ سلسلۂ نبوت آپ پر ختم ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد نبی ہونے کو ممکن جاننے والا، دعویٰ نبوت کرنے والا اور اس مدعیِ نبوت کو سچا جاننے والا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تکذیب کر رہا ہے، لہٰذا وہ مسلمان نہیں ہے۔

لغوی تحقیق خاتم النبیین کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں، اس پر اجماعِ امت کے علاوہ لغت کی شہادت بھی قائم ہے۔ الصحاح کے مصنف علامہ حماد بن اسمٰعیل الجوہری (م: ۳۹۳ھ) اور لسان العرب کے مؤلف علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری (م: ۷۱۱ھ) وغیرہ اہلِ لغت نے یہی معنی بیان فرمائے۔ ان اہلِ لغت پر تعصب یا ذاتی عقیدہ بیان کرنے کا الزام نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ انکارِ ختمِ نبوت کے فتنہ سے پہلے یہ حضرات معنی بیان کر چکے ہیں۔

☆ صحاح میں ہے:

خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِخَيْرٍ	خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے
خَتَمْتُ الْقُرْاٰنَ: بَلَغْتُ اٰخِرَهٗ	میں نے قرآن مجید آخر تک پڑھ لیا

اَخْتَمْتُ الشَّیْءَ : نَقِیْضُ اَفْتَحْتُہٗ   افتتاح کی نقیض اختتام ہے

اَلْخَاتِمُ وَ الْخَاتَمُ بِکَسْرِ التَّاءِ وَّ فَتْحِھَا وَالْخِتَامُ وَالْخَاتَامُ کُلُّہٗ بِمَعْنًی وَّ خَاتَمَۃُ الشَّیْءِ اٰخِرُہٗ.

یعنی خاتَم ، خاتِم ، خِتام ،خاتام سب کے ایک ہی معنی ہیں اور کسی چیز کے آخر کو خاتمۃ الشی کہتے ہیں۔

وَ مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

حضور ﷺ تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لائے۔

☆ لسان العرب میں ہے:

خِتَامُ الْوَادِیْ: اَقْصَاہُ وَخِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُھُمْ وَخَاتَمُھُمْ اٰخِرُھُمْ.

وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔قوم کے آخری فرد کو ختام، خاتِم اور خاتَم کہتے ہیں۔

وَ مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

(اسی مناسبت سے)حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم الانبیا فرمایا گیا ہے۔

☆ التہذیب کے حوالے سے لسان العرب نے یوں لکھا:

وَ الْخَاتِمُ وَ الْخَاتَمُ مِنْ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ ﷺ وَ فِی التَّنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَیْ اٰخِرُھُمْ وَمِنْ اَسْمَآئِہِ الْعَاقِبُ اَیْضًا وَّمَعْنَاہُ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ.

خاتِم اور خاتَم حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماءِ گرامی میں سے ہیں۔قرآن مجید میں ان کے بارے میں ارشاد ہوا:لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ،یعنی سب نبیوں سے

آخر، اور حضور کے اسماءِ گرامی میں اَلْعَاقِبُ بھی ہے اس کا معنی بھی آخرالانبیاء ہے۔

☆ علامہ احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی (م: ۷۷۰ھ) کتاب المصباح المنیر فی الشرح الکبیر میں لکھتے ہیں:

خَتَمْتُ الْقُرْاٰنَ: حَفِظْتُ خَاتِمَتَہٗ وَ ھِیَ اٰخِرُہٗ.

میں نے قرآن مجید ختم کرلیا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ میں نے آخر تک قرآن مجید حفظ کرلیا ہے۔

اہلِ لغت کی تصریحات سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ خاتم کی تاء پر زبر ہو یا زیر، یعنی اسے خاتَم پڑھا جائے یا خاتِم دونوں صورتوں میں معنی "آخری" ہیں۔

☆ اس کی تائید قرآن مجید کی ایک اور آیت میں ہے..... ارشادِ ربانی ہے:

وَ خِتَامُہٗ مِسْکٌ. (۱)

☆ علامہ ابنِ جریر طبری اس آیت کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

اَیْ اٰخِرُہٗ وَ عَاقِبَتُہٗ مِسْکٌ ،یَخْتِمُ لَھُمْ فِیْ اٰخِرِ شَرَابِھِمْ بِرِیْحِ الْمِسْکِ. (۲)

اہلِ جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

اہلِ لغت نے خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا بھی کیا ہے۔ اس مہر یا مہر لگانے والے سے مراد کسی منصب دار یا ڈاک خانہ کی مہر نہیں کہ کسی درخواست پر لگائی، یا لفافہ اور کارڈ پر لگائی اور مناسب کارروائی کے لئے آگے بھیج دی۔ اس مہر سے مراد وہ مہر ہے جس سے کسی شی کو ختم یا بند (SEAL) کیا جاتا ہے۔

---

(۱) سورۃ المطففین: ۲۶، پارہ ۳۰ (۲) ابن جریر طبری

☆ لسان العرب میں ہے:

خَتَمَهُ يَخْتِمُهُ خَتْمًا وَّ خِتَامًا: طَبَعَهُ فَهُوَ مَخْتُوْمٌ وَّ مُخَتَّمٌ شُدِّدَ لِلْمُبَالَغَةِ

یعنی خَتَمَ کے معنی مہر لگانا ہیں اور جس پر مہر لگادی جائے اس کو مَخْتُوْمٌ اور مبالغہ کے طور پر مُخَتَّمٌ کہتے ہیں۔

☆ ابنِ منظور افریقی مزید لکھتے ہیں:۔

وَمَعْنٰی خَتَمَ وَ طَبَعَ فِي اللُّغَةِ وَاحِدٌ وَّ هُوَ التَّغْطِيَةُ عَلَى الشَّيْءِ وَ الْاِسْتِيْثَاقُ عَنْ اَنْ لَّايَدْخُلَهٗ شَيْءٌ كَمَا قَالَ جَلَّ وَعَلَا. اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا.

خَتَمَ اور طَبَعَ کا لغت میں ایک ہی معنی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ کسی شی کو اس طرح ڈھانپنا اور مضبوطی سے بند کردینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کا داخلہ ممکن نہ رہے۔

زمانہ سلف میں خلفاء، امراء اور سلاطین اپنے خطوط کو لکھنے کے بعد کسی کاغذ یا کپڑے کی تھیلی میں رکھ کر سر بمہر کر دیتے تھے، تاکہ مہر کی موجودگی میں اس میں ردّ و تبدل ممکن نہ رہے۔ اگر کوئی تغیر وتبدل کرنا چاہے گا تو پہلے مہر توڑے گا اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ اس پر احکامِ سلطانی میں تغیر وتبدل کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کا سنگین جرم عائد ہوگا۔ اس صورت میں خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے، انبیاءِ کرام کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری سے یہ سلسلہ بند ہوگیا۔ اب اس پر مہر لگادی گئی ہے، تاکہ کوئی کذاب دجّال دعویٰ نبوت کر کے سلسلۂ انبیا میں داخل نہ ہو سکے۔ اگر کوئی کذاب و خائن اس زمرہ میں داخلہ کی کوشش کرے گا تو پہلے مہرِ نبوت کو توڑے گا...... اس طرح اللہ تعالیٰ کی مہر کو توڑنے کی پاداش میں کذاب، خائن اور دجّال بن کر جہنم کی آگ کا ایندھن بنے گا۔

خَتَمَ اور طَبَعَ کے ایک ہی معنی کی تائید قرآنِ مجید کی ان آیات سے ہوتی ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں پر مہر ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ مثلاً ارشادِ ربانی ہے:

☆ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (۳)

اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

کفار ضلالت اور گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے، سننے، سمجھنے سے اس طرح محروم ہوگئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو۔ حق ان کے دل، کان اور آنکھ میں نہیں آسکتا۔

☆ علامہ ابن جریر طبری اس آیت کے معنی میں لکھتے ہیں:۔

اَیْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاَسْمَاعِهِمْ فَلَايَكُوْنُ لِلْاِيْمَانِ اِلَيْهَا مَسْلَكٌ وَّ لَا لِلْكُفْرِ مِنْهَا مَخْلَصٌ كَمَا يُطْبَعُ وَيُخْتَمُ عَلَى الْاَوْعِيَةِ وَالظُّرُوْبِ. (۴)

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کردی۔ پس ایمان ان میں داخل نہیں ہوسکتا نہ کفر ان کے دلوں سے نکل سکتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جس طرح برتنوں کا منہ بند کردیا جائے تو ان میں نہ کچھ ڈالا جاسکتا ہے نہ ان میں سے کچھ نکل سکتا ہے۔

اس صورت میں خاتم النبیین کے معنی ہوں گے کہ حضور اکرم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سلسلۂ نبوت کی ایسی مہر ہیں کہ کوئی مدعیِ نبوت، اب زمرۂ انبیا میں نہ داخل ہوسکتا ہے اور نہ اس زمرہ سے نکالا جاسکتا ہے۔

(۳) سورۃ البقرہ: ۷، پارہ ۱ (۴) مختصر تفسیر طبری

اقوالِ مفسرین

لغوی تحقیق کے بعد اکابر مفسرین کے چند اقوال ملاحظہ ہوں۔ اجلہ علمائے تفسیر کا اس پر اجماع ہے کہ آیت مذکورہ میں خاتم النبیین سے مراد آخری اور پچھلا نبی ہے۔

☆ امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ الَّذِیْ خَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النُّبُوَّۃَ فَلَا تُفْتَحُ لِاَحَدٍ بَعْدَہٗ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ.(۵)

خاتم النبیین وہ ذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ پس قیامت تک اب کسی کے لئے نہ کھولا جائے گا۔

☆ امام جلیل عماد الدین ابو الفداء اسمٰعیل بن کثیر (م:۷۷۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فَھٰذِہِ الْاٰیَۃُ نَصٌّ فِی اَنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ وَاِذَا کَانَ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ فَلَارَسُوْلَ بَعْدَہٗ بِالطَّرِیْقِ الْاَوْلٰی وَ الْاَحْرٰی.(۶)

یہ آیت اس بارے میں نص قطعی ہے کہ حضور اکرم نورِ مجسم سید الکونین ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جب آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے تو کسی رسول کا آنا بطریقِ اولیٰ محال ہے۔

☆ امام المحققین قاضی ناصر الدین ابو الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (م:۷۹۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اٰخِرُھُمُ الَّذِیْ خَتَمَھُمْ اَوْ خُتِمُوْا بِہٖ عَلٰی قِرَأۃِ عَاصِمٍ بِالْفَتْحِ.(۷)

حضور انبیا میں سب سے آخری ہیں یا حضرت عاصم کی قرأت کے مطابق، تاء کی

---

(۵) مختصر تفسیر طبری (۶) تفسیر ابن کثیر (۷) تفسیر بیضاوی

فتح کے ساتھ (خاتَم) اس معنی میں ہوگا کہ آپ کے آنے سے باب نبوت ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔

☆ عمدۃ المفسرین امام فخر الدین رازی ☆...... امام المحدثین امام محمد بن احمد محلی شافعی ☆...... علامہ محمود آلوسی اور دیگر مفسرین نے اس آیت کے یہی معنی لکھے ہیں۔

قرآن مجید کی بہترین تفسیر خود قرآن مجید کی آیات ہیں کہ بعض آیاتِ کریمہ بعض دیگر آیات کی تفسیر کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں چند آیات گزشتہ سطور میں آپ تلاوت کر چکے ہیں جن سے صاف کھل گیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہیں اور خاتم کے معنی ایسی مہر، جب یہ لگ جائے تو اس شی میں سے بغیر مہر توڑے نہ کچھ نکل سکتا ہے اور نہ اس میں کچھ داخل ہو سکتا ہے۔

آیات مبارکہ

قرآن مجید میں متعدد آیاتِ کریمہ میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ سلسلۂ نبوت کی تکمیل حضور اکرم و اکمل ﷺ پر ہو چکی ہے۔ دین اسلام، جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے وہ مکمل ہو چکا ہے، اس کے بعد نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہیں۔ اسی سلسلہ میں چند آیاتِ کریمہ کی تلاوت کریں۔

☆ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا...... الآیۃ.(۸)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

(۸) سورۃ المائدہ:۳

آیتِ مقدسہ نے واضح فرمادیا کہ دینِ اسلام مکمل ہو چکا ہے، کسی مزید حکم یا قانون کی حاجت باقی نہیں۔ قیامت تک کے لئے اب یہی کافی ہے، اس لئے نہ تو قیامت تک نئے نبی کی حاجت ہے، اور نہ ہی نئے دین کی ضرورت ہے۔

☆ امام المفسرین ابوجعفر محمد بن جریر طبری نے آیت کی تفسیر میں لکھا:

لَمَّا نَزَلَتْ بَكَى عُمَرُ، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ لَقَدْ كُنَّا فِيْ زِيَادَةٍ مِّنْ دِيْنِنَا وَ اَمَّا اِذْ كَمُلَ فَمَا كَمُلَ شَيْءٌ اِلَّا نَقَصَ.(۹)

آیت کے نازل ہونے پر حضرت عمر بن خطاب ﷛ رو پڑے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: آج تک ہمارے دین میں قرآنی احکام کے ذریعے اضافہ ہوتا رہا۔ جب یہ دین مکمل ہو گیا ہے تو اب اضافہ کیسے ہوگا؟ جب کوئی شی مکمل ہو جاتی ہے تو تکمیل کے بعد عموماً اس میں کمی ہی ہوتی ہے۔

☆ محدثِ جلیل، مفسرِ کبیر، حافظ عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل بن کثیر (م:۷۷۴ھ) آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هٰذِهٖ اَكْبَرُ نِعَمِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ حَيْثُ اَكْمَلَ تَعَالٰى لَهُمْ دِيْنَهُمْ فَلَايَحْتَاجُوْنَ اِلٰى دِيْنٍ غَيْرِهٖ وَ لَا اِلٰى نَبِيٍّ غَيْرِ نَبِيِّهِمْ صَلَوَاتُ اللهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَلِهٰذَا جَعَلَهُ اللهُ تَعَالٰى خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ وَ بَعَثَهٗ اِلَى الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فَلَا حَلَالَ اِلَّا مَا اَحَلَّهٗ وَلَاحَرَامَ اِلَّا مَا حَرَّمَهٗ وَلَادِيْنَ اِلَّا مَا شَرَعَهٗ وَكُلُّ شَيْءٍ اَخْبَرَ بِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّ صِدْقٌ لَاكَذِبَ فِيْهِ وَلَاخُلْفَ.(۱۰)

امتِ مرحومہ پر اللہ تعالیٰ کی یہ سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے اپنا دین ان کے

(۹) مختصر تفسیر طبری ..... تفسیر ابن کثیر (۱۰) تفسیر ابن کثیر

لئے مکمل کر دیا۔ اب اس کے علاوہ کسی نئے دین کی ضرورت ہے نہ نئے نبی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم وانور ﷺ کو تمام انبیاء کا خاتم بنایا۔ آپ کی بعثت تمام انسانوں اور جنوں (اور تمام مخلوقات) کی طرف ہوئی۔ حلال وہ ہے جسے آپ نے حلال ٹھہرایا اور حرام وہ ہے جو آپ نے حرام بتایا، دین وہ ہے جو آپ نے مشروع کیا، جس کی آپ نے خبر دی وہ سچ اور حق ہے، اس میں نہ جھوٹ ہے نہ اس کے خلاف ہوسکتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ سب رسولوں نبیوں کے بعد تشریف لائے آپ کے بعد کسی نئے نبی، رسول کی ضرورت نہیں، نہ ہی کسی نئے دین کی۔

☆...... ابن کثیر ☆...... طبری ☆...... علامہ بیضاوی ...... اور ...... عامہ مفسرین نے آیت کے یہی معنی بیان کئے ہیں۔

☆ ارشادِ ربانی ہے:

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ. (۱۱)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

نبیِ رحمت، رسولِ مکرم، حضرت محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی بعثتِ تامہ عامہ شاملہ کاملہ کا بیان ہے کہ آپ کی بعثت جن وانس، اسود واحمر، عرب وعجم، پہلوں پچھلوں، سبھی کے لئے عام ہے۔ تمام مخلوق آپ کے احاطۂ رسالت میں شامل ہے۔ قیامت تک آپ کی رسالت باقی ہے۔ اس لئے کسی نئے نبی، نئے رسول کی بعثت ممکن نہیں۔ یہی معنی ہیں خاتم النبیین کے۔

☆...... ابن کثیر ☆...... ابن جریر ☆...... بیضاوی ☆...... جلالین وغیرہ علمائے مفسرین نے یہی معنی بیان کئے ہیں۔

---

(۱۱) سورۃ سبا آیت ۲۸

☆ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. (۱۲)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

جن، انسان، مومن، کافر، سبھی کو حضور ﷺ کی رحمت شامل ہے۔ مومن کے لئے رحمت دنیا و آخرت میں ہے اور کافر کو عذاب میں تاخیر سے......اور......مسخ، خسف اور قذف کے عذاب اٹھا دینے کی رحمت حاصل ہے.......... مفسرین نے بیان کیا کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمتِ مطلقہ تامہ کاملہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات، رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ وعینیہ ووجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ذالک تمام جہانوں کے لئے، عالمِ ارواح ہوں یا عالمِ اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول.........اور جو تمام کے لئے رحمت ہوگا وہ سب کے لئے کافی ہوگا۔ ان کی ہدایت اسی سے وابستہ ہوگی۔ لہٰذا اس کے بعد کوئی نیا رسول یا نیا نبی آنا یا نبوت کے جاری ہونے کا امکان ثابت کرنا اس رحمتِ کاملہ شاملہ عامہ کا انکار کرنا ہے۔ آیتِ مقدسہ نے حضور اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت پر بھی اشارہ کر دیا ہے۔

☆......علامہ ابن کثیر☆...... ابن جریر☆...... بیضاوی☆...... رازی......اور ......عامہ مفسرین نے آیت کے یہی معنی بیان کئے ہیں:

مقالہ کا اختصار دامن کھینچ رہا ہے، لیکن دلائلِ قرآنیہ کا اقتضا یہ ہے کہ اس موضوع کو مزید دیگر آیاتِ مقدسہ سے مزین کیا جائے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر چند مزید آیات کی تلاوت کیجئے اور ایمان کی جلا کا سامان کیجئے:

☆ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (۱۳)

تم فرمادو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں، کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے۔

(۱۲) سورۃ الحج۔۱۰۷، پارہ ۱۷ (۱۳) سورۃ اعراف:۱۵۸

یہ آیت اس بارے میں نصِ قطعی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی رسالت جمیع خلق کی طرف ہے۔ آپ کی رسالت اسود، احمر، گذشتہ، موجود اور آنے والے سبھی کو شامل ہے۔ اس لئے حضور کے زمانہ میں یا آپ کے بعد قیامت تک کسی نئے رسول کی ضرورت نہیں۔

انہی معنوں کو مسلم شریف ☆...... ابن کثیر ☆...... ابن جریر ☆...... بیضاوی ☆...... رازی...... وغیرہ اجلہ مفسرین نے بیان کیا۔

☆ تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا.(۱۴)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر، جو سارے جہاں کو ڈر سنانے والا ہو۔

اس آیت میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی رسالتِ عامہ کا بیان ہے کہ آپ تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جن ہو یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات، آپ ماسوا اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح آپ کی رسالت آپ کے زمانۂ حیاتِ ظاہری کے انسانوں کے لئے ہے، اسی طرح آپ کی رسالت قیامت تک کے جمیع انسانوں کو شامل ہے۔ ان سب کے لئے آپ نبی ہیں، آپ کے بعد نئے نبی کا امکان نہیں۔ آیت کے یہی معنی...... ☆ بیضاوی...... ☆ رازی...... ☆ ابن کثیر...... ☆ ابن جریر...... ☆ جلالین...... وغیرہ اکابر مفسرین نے بیان فرمائے۔

☆ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ.(۱۵)

اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔

قرآن مجید کی آفاقیت سے کون انکار کر سکتا ہے؟ یہ کتاب قیامت تک آنے والوں کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اسی طرح حضور اکرم نورِ مجسم شفیعِ امم ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک آنے والوں کو عام اور شامل ہے۔ آپ کے بعد کسی نئے نبی کا امکان نہیں۔

---

(۱۴) سورۃ فرقان:۱ (۱۵) سورۃ انعام:۱۹

احادیث طیبہ

ختمِ نبوت کے معنی کی وضاحت کے لئے احادیثِ صحیحہ کا ایک کثیر ذخیرہ ہے۔ اس مقام پر سب کا بیان کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ یہاں چند احادیث درج کی جاتی ہیں، تاکہ دلوں کو حضور ﷺ کے ارشادات سے اطمینان ہو۔ مولا کریم جل وعلا اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی برکت اور وسیلہ سے ہدایت نصیب فرمائے اور ہدایت پر استقامت عطا فرمائے۔

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَ یُعْجِبُوْنَ لَهٗ وَ یَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.(١٦)

ترجمہ: میری اور تمام انبیا کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی۔ دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے، مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی ہے۔ میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کردی، مجھ سے عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی۔ میں عمارتِ نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام کا خاتم ہوں۔ ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے کس اعجاز سے ختمِ نبوت کا مفہوم واضح کیا۔ جب ایک عمارت مکمل ہو جاتی ہے، اس میں کوئی جگہ اینٹ لگانے کی خالی نہیں رہتی تو اس عمارت میں کوئی باہر سے نئی اینٹ نہیں لگا سکتا...... ہاں عمارت میں پہلے سے لگی ہوئی کوئی اینٹ اکھاڑ دے اور نئی

(١٦) بخاری، کتاب الانبیاء...... مسند امام احمد...... مسلم، کتاب الفضائل...... نسائی...... ترمذی

اینٹ لگا دے۔اس اکھاڑ پچھاڑ سے عمارت کا حسن ضائع ہو جائے گا۔قصرِ نبوت حضور کے آنے سے مکمل ہو گیا۔اللہ تعالیٰ اس خوبصورت عمارت میں تغیر وتبدل کیسے پسند فرمائے گا؟ اس حدیث کی جامعیت اور معنی خیزی کے ہوتے ہوئے ختمِ نبوت کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

۲۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ.(۱۷)

ترجمہ: میں تمام انبیاء پر چھے وجہ سے فضیلت دیا گیا۔مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں......اور مخلوق کے دلوں میں میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی......اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں ......اور میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی......اور میں تمام جہاں میں سب ماسوا اللہ کا رسول ہوا......اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے۔ﷺ

۳۔ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ کُلَّمَا هَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَّاَنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ.(۱۸)

ترجمہ: بنی اسرائیل کی سیاست انبیا فرماتے تھے۔جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ﷺ

۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَارَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَانَبِیَّ.(۱۹)

ترجمہ:۔ بے شک رسالت ونبوت ختم ہو چکی،میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

(۱۷) مسلم ترمذی...... ابن ماجہ (۱۸) بخاری......مسلم......مسند امام احمد ابن ماجہ

(۱۹) ترمذی...... مسند امام احمد

۵. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ......اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَّ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ.(۲۰)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں سب نبیوں کے بعد آیا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ختمِ نبوت کے بیان میں احادیثِ طیبہ کا ذخیرہ اتنا کثیر ہے کہ وہ درجۂ تواتر کو پہنچ چکا ہے۔

☆ محدثِ جلیل، مفسرِ کبیر ابن کثیر احادیثِ کثیرہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وَ قَدْ اَخْبَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِیْ كِتَابِهٖ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ فِی السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ اَنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعْدَهٗ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰى هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهٗ فَهُوَ كَذَّابٌ اَفَّاكٌ دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ.(۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم ﷺ نے سنتِ متواترہ میں بتایا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، تاکہ ساری دنیا جان لے کہ جو شخص بھی حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے، جھوٹا ہے، دجال ہے، گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

خلاصۂ احادیث احادیثِ طیبہ کا خلاصہ یہ ہے کہ خود حضور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیا میں آخری نبی ہوں۔

---

(۲۰) مسلم۔ ابوداؤد (۲۱) ابن کثیر: ج۳ص۴۹۴

۳۔ میں تمام انبیا کے بعد آیا۔

۴۔ ہم ہی پچھلے ہیں۔

۵۔ میں سب نبیوں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ قصرِ نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی، وہ مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیا ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی، اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا، سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

کتبِ سابقہ سے کتبِ سابقہ کے علما اللہ تعالیٰ اور انبیائے سابقین کے ارشادات کی روشنی میں فرماتے ہیں:

۱۔ احمد ﷺ خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیا ہیں

ملائکہ کرام اور انبیائے عظام ملائکہ مقربین اور انبیائے معظمین علیہم الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

۱۔ وہ پسیں پیغمبراں ہیں۔

۲۔ وہ آخر مرسلاں ہیں۔

ارشادِ ربّ العالمین خود ربّ العزت جل وعلا نے ارشاد فرمایا:

۱۔ محمد ﷺ ہی اول وآخر ہیں۔

۲۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۳۔ وہ سب انبیا کے پیچھے آیا۔

۴۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۵۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۶۔ محمد آخر الانبیا ہیں۔ ﷺ (۲۲)

آثارِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

صحابہ کرام وہ مقدس حضرات ہیں جنہوں نے قرآن مجید نازل ہوتے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ کتاب وحکمت کی تعلیم بغیر واسطہ کے حضورِ نبیِ رحمت (ﷺ) معلمِ کتاب و حکمت سے حاصل کی۔ انہوں نے خاتم النبیین کا معنی سب نبیوں سے پچھلا نبی سمجھا، جانا، مانا اور بیان کیا۔ محدثین اور مفسرین نے ان سے یہی معنی نقل کئے ہیں۔ ابن جریر، عبدالرزاق، عبدالرحمٰن، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن کثیر وغیرہ مفسرین نے جن صحابہ کی اس سلسلہ میں روایات نقل فرمائی ہیں ان کی تعداد ساٹھ تک پہنچتی ہے۔ علامہ جلال الدین

(۲۲) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:...... جَزَاءُ اللہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَآئِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃِ، مصنفہ امام احمد رضا محدثِ بریلوی قدس سرہ النوری

عبدالرحمٰن سیوطی نے تفسیر درِ منثور میں بڑی تفصیل سے روایات بیان کی ہیں۔ اختصار کے پیشِ نظر یہاں صرف ان صحابہ کرام کے اسمائے مبارکہ بیان کئے جاتے ہیں جنہوں نے خاتم النبیین کے معنی ''سب سے آخر میں آنے والا نبی'' بیان کئے ہیں۔

۱۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ
۱۰۔ حضرت عفان بن مسلم رضی اللہ عنہ
۱۱۔ حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ
۱۲۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۱۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
۱۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
۱۶۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ
۱۷۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۹۔ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ
۲۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۲۱۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ
۲۲۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۲۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
۲۴۔ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا
۲۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۲۶۔ حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ
۲۷۔ حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ
۲۸۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ
۲۹۔ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ
۳۰۔ حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۔ حضرت عبید اللہ بن عمرو اللیثی رضی اللہ عنہ ۳۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

۳۳۔ حضرت ابن زمل الجھنی رضی اللہ عنہ ۳۴۔ حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۳۶۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

۳۷۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ۳۸۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۳۹۔ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ ۴۰۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۴۱۔ حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ۴۲۔ حضرت عمر بن قیس رضی اللہ عنہ

۴۳۔ حضرت ابوقبیلۃ رضی اللہ عنہ ۴۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۴۵۔ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۴۶۔ حضرت محمد بن حزم الانصاری رضی اللہ عنہ

۴۷۔ حضرت ابوالفضل رضی اللہ عنہ ۴۸۔ حضرت بھز بن حکیم رضی اللہ عنہ

۴۹۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ ۵۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۵۳۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ۵۴۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

۵۵۔ حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ ۵۶۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ

۵۷۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ۵۸۔ حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ

۵۹۔ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ ۶۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

تابعین ختمِ نبوت کے اِنہی معنی کو بیان کرنے والے تابعین کی ایک جماعت بھی ہے ان میں سے چند اسماءِ گرامی ملاحظہ ہوں:

۱۔ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ حضرت سعد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ حضرت مجاہد مکی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ (۲۴)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یہ مبارک جماعت، جن میں خلفاءِ راشدین، عشرہ مبشرہ اور کاتبانِ وحی بھی شامل ہیں اور تابعینِ عظام، جن کی جلالتِ شان اور رفعت وعظمت پر زمین و آسمان کی گواہی موجود ہے، ان کے اجماع اور گواہی سے یقین کامل اور ایمان مکمل ہوتا ہے۔ یہ سب ہی واضح بیانات سے حضور اکرم ﷺ کے ''سب سے پچھلے نبی'' ہونے کا اقرار کررہے ہیں۔ ختمِ نبوت کے عقیدہ پر اگر کوئی اور دلیل نہ ہوتی تو بھی اس مقدس جماعت کا اجماع اور گواہی عمدہ دلیل ہے اور یقین وایمان کے لئے کافی ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ

ختمِ نبوت عقلی دلائل کی روشنی میں

☆ حضور اکرم ﷺ کی بعثتِ عامہ، جملہ اقوامِ عالم اور قیامت تک کے لئے ہے، آپ پر نازل ہونے والی کتاب میں انسانیت کے لئے دائمی سامانِ ہدایت ہے۔ یہ کتاب آج

(۲۴) صحابہ کرام اور تابعینِ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی مرویات اور دیگر تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو:
جَزَاءُ اللہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَآئِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃِ تصنیف لطیف امام احمد رضا محدثِ بریلوی قدس سرہ النوری

بھی ہمارے پاس محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت خود اس کے اتارنے والے نے اپنے ذمۂ کرم پر لے لی ہے۔اور ان شاء اللہ قیامت تک بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے باقی رہے گی، ہر دور میں پیدا ہونے والے، ہر قسم کے مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔اس کتابِ مبین کے ہوتے ہوئے کسی نئے حکم یا کتاب کی ضرورت باقی نہیں۔ جب کسی نئی کتاب کا آنا محال اور عبث ہے تو ظاہر ہے کہ کتاب کوئی نبی ہی لائے گا۔جب نئی کتاب کا آنا محال اور عبث ٹھہرا تو نئے نبی کا آنا بھی محال اور عبث ٹھہرا۔

☆ ماضی قریب میں قادیان کے مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصرِ نبوت کے مکمل ہو جانے کے بعد اس میں نقب زنی کی۔انبیائے سابقین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی ذواتِ مقدسہ کو اپنے ہذیان کا نشانہ بنایا۔ان کی شان میں توہینیں کیں۔ بے شمار دعوے کئے جن میں وہ جھوٹا نکلا۔چشمِ افلاک نے اس کی ذلت ورسوائی پر گواہی دی۔وہ اپنے دعووں میں تبدیلی اور ترقی کرتا رہا۔مجدد بنا، مصلح بنا، مسیح بنا، مہدی بنا، ظلی و بروزی نبی بنا، غیر تشریعی نبی بنا اور بالآخر نبی بنا۔اپنے انکار کرنے والوں کو گالیاں دیتا رہا۔نحوست پھیلاتا رہا۔کافر کہتا رہا...... یہ سب کچھ سیاہ دل سفید فام اپنے حاکم و مالک انگریز کے ایما پر کرتا رہا۔مسلمانوں میں انتشار پھیلاتا رہا۔تاکہ ظالم و جابر انگریز کی حکمرانی کا پنجہ مضبوط سے مضبوط ہوتا رہے۔(بدزبان، جھوٹا، دعوے بدلنے والا اور غیروں کا آلۂ کار نبی نہیں ہوسکتا)۔

☆ اسلام میں آج بے شمار فرقے ہیں، سبھی ایک دوسرے کے نظریات کی تغلیط کرتے ہیں، مگر باہم آویزش کے باوجود مرزا قادیانی اور اسی طرح مرزا قادیانی کے ماننے والوں کی تکفیر میں متحد ہیں (جس کے کفر پر ساری دنیا متفق ہو وہ نبی کیسے ہوسکتا ہے؟)۔

استدراک

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت سے پہلے برعظیم پاک و ہند کے بعض علما نے ختمِ نبوت کے اجراء اور نئے نبی کے امکان کے لئے حالات سازگار کرنے میں بڑی تگ و دو کی۔ سید احمد بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے شانِ رسالت کو کم کرنے کے لئے یہ مسئلہ نکالا کہ حضور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی نظیر ممکن ہے۔ حالانکہ اجلّہ علما کرام نے واضح تصریح فرمائی کہ حضور پرنور سید المرسلین ﷺ کی نظیر ممکن نہیں۔ ان علما میں سے مجاہدِ تحریکِ آزادی مولانا فضل حق خیر آبادی قدس سرہ سرِ فہرست ہیں۔

امتناعِ نظیر اور امکانِ نظیر پر ایک مناظرہ شیخو پور ضلع بدایوں میں ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء میں ہوا۔ مولانا عبدالقادر بدایونی نے واضح دلائل سے امتناعِ نظیر کے مسئلہ کو نکھارا۔ امکانِ نظیر کے حامی اور مؤید مولوی امیر احمد سہسوانی نے اپنی تائید میں مولوی محمد احسن نانوتوی، مولوی عبدالحی فرنگی محلی، مفتی سعد اللہ مراد آبادی سے فتویٰ حاصل کیا۔ ان مفتیان نے ایک اثر حضرت ابن عباس سے استدلال کیا۔ اس فتویٰ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کو ساتوں زمینوں میں حضور خاتم المرسلین ﷺ کی مثل اور خاتم النبیین ماننے پڑے۔

اسی عرصہ میں ایک استفتاء کے جواب میں مولوی قاسم نانوتوی نے ایک مکمل رسالہ تحذیر الناس لکھا جس میں بڑے شد و مد سے کہا گیا کہ اگر حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو جائے تو آپ کی ختمِ نبوت میں فرق نہیں آتا۔ مولوی عبدالحی فرنگی محلی نے اس موضوع پر

(۱) زجر الناس علی انکار اثر ابن عباس

(۲) الآیات البینات علی وجود الانبیاء فی الطبقات

(۳) دافع الوسواس فی اثر ابن عباس

تین مستقل رسالے لکھے۔ امکانِ نظیر اور اجرائے ختمِ نبوت کے فتوؤں کی اشاعت سے ان مفتیان نے ادعائے نبوت کے لئے راہ ہموار کی۔ غاصب انگریز نے دیکھا کہ ادعائے نبوت کے لئے حالات سازگار اور موید ہیں تو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کے لئے آمادہ کیا۔ چنانچہ مسلمانوں کا یہ دشمن بالآخر دعوئے نبوت کر کے ہمیشہ کے لئے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا باعث بنا۔

جس طرح مرزا قادیانی ادعائے نبوت کرنے سے ارتداد کا مرتکب ہوا، اسی طرح امکانِ اجرائے نبوت کا فتویٰ دینے والے بھی اسی جرم کے مرتکب ہوئے۔

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

۸۔ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ

۲۱۔ نومبر ۱۹۹۶ء
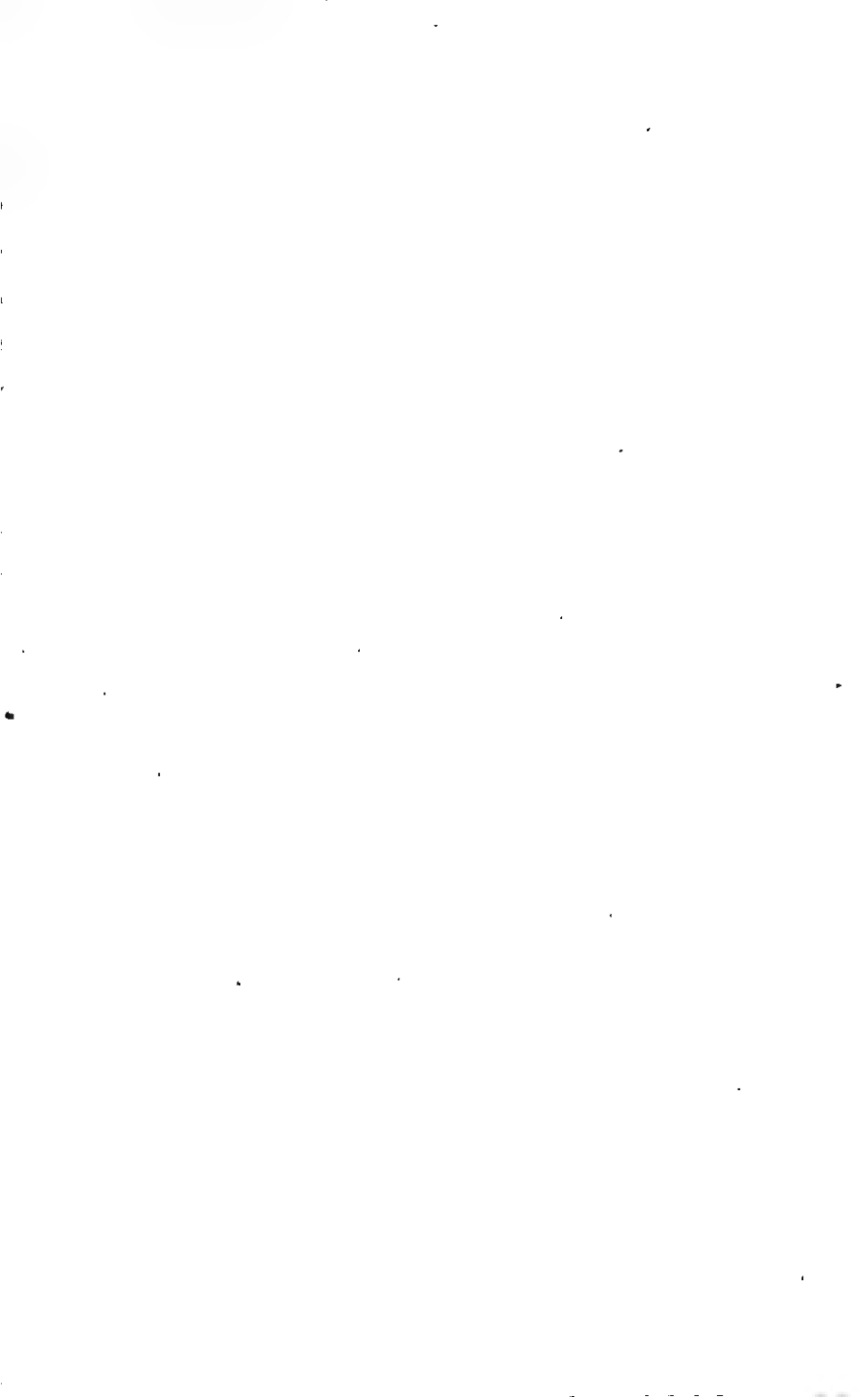
فہرست عنوانات......مرزا کے چند کفریات

مرزا غلام احمد قادیانی کے چند کفریات

ختمِ نبوت کے قرآنی، ایقانی، ایمانی، اجماعی عقیدے کا صریح انکار کر کے مرزا غلام احمد قادیانی دائرۂ اسلام سے نکل گیا۔ اس طرح اس کو ماننے والے بھی اسی کے حکم میں داخل ہوئے۔ ان کے کفر کے لئے صرف اتنی ہی بات کافی تھی...... مگر جب ہم مرزا کی کتابوں کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جگہ جگہ حشرات الارض کی طرح کفریہ کلمات اس کی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ ان کے شمار کے لئے ایک ضخیم دفتر درکار ہے۔ اس مختصر تحریر میں ہم صرف اس کے چند کفریہ کلمات کی نشان دہی کرتے ہیں...... مرزا کی کفریہ عبارات کو لکھتے ہوئے ہم ایک ناگواری سی محسوس کرتے ہیں، مگر اظہارِ حقیقت کے لئے ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔

مرزا نے اپنی کتابوں میں جو کفریہ عبارات لکھیں اور جو اس کے نظریات کا حصہ ہیں انہیں ہم وضاحت کے لئے چند عنوانات کے تحت بیان کریں گے۔ مثلاً......

۱۔ اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات کی توہین

۲۔ قرآن مجید کی توہین

۳۔ حدیث مبارکہ کی توہین

۴۔ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شانِ رفیع میں گستاخیاں

۵۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں

۶۔ بالخصوص سیدنا عیسیٰ بن مریم اور ان کی والدہ ماجدہ مطہرہ سیدہ مریم کی شان میں صریح گالیاں اور گستاخیاں۔

اختصار کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ہم ہر عنوان کے تحت مرزا غلام احمد کی کتابوں سے چند کفریہ کلمات درج کرتے ہیں۔ پڑھتے جایئے اور توبہ واستغفار کرتے جایئے تا کہ ایمان محفوظ رہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہر عبارت کے اختتام پر استغفر اللّٰہ پڑھ لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی توہین

☆ مرزا قادیانی رب العالمین کا تصور عجیب انداز میں پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''قیوم العالمین (خدا تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر، اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض وطول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں'' (۱)

اللہ تعالیٰ کا وجود تو سب سے اعظم ہے مگر وہ انسانی اعضا کی طرح کے اعضا سے پاک و منزہ ہے۔ یہ انسانی اعضا تو فنا کی علامت ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو بھی فنا مانتے ہو؟ استغفر اللّٰہ

☆ بقول مرزا قادیانی، اسے اس کے خدا نے وحی میں کہا:

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ ، اُجِیْبُ اُخْطِیٔ وَ اُصِیْبُ

''میں رسول کے ساتھ ہوں۔ اسے جواب دوں گا، کبھی خطا کروں گا اور کبھی درست بات کہوں گا۔'' (۲)

اس عبارت کے فٹ نوٹ میں مرزا نے اس کی تشریح یوں کی:

''اس وحیِ الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں (خدا تعالیٰ) خطا بھی

---

(۱) توضیح المرام: ص ۳۵، مطبوعہ قادیان (۱۹۲۲ء) (۲) حقیقۃ الوحی: ص ۱۰۲، مطبوعہ قادیان (۱۹۳۴ء)

کروں گا اور صواب بھی۔ یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں، اور
کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں.......... کبھی میرا ارادہ خطا ہو جاتا ہے
اور کبھی پورا ہو جاتا ہے۔" (۳)

ہمارا اہلِ سنت و جماعت کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہی عقیدہ ہے جو قرآنِ مجید نے بیان فرمایا:

☆ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا.................. ☆ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

اللہ کے کلام سے بڑھ کر کس کا کلام سچا ہے؟......وہ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

کبھی ایسا نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا چاہا ہوا پورا نہ ہوا ہو، یا اس کے منشأ کے خلاف واقع ہوا ہو۔ ایسا ہونا محال ذاتی ہے۔

☆ مرزا نے رب ذوالجلال والاکرام کو چوروں سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا:

"تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ دکھایا۔ وہ جس کے
قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ
میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔" (۴)

☆ اسی طرح مرزا قادیانی نے بے مثل و بے مثال رب تعالیٰ کو انسان (انگریز) سے تشبیہ دی:

"ایک دفعہ کی حالت یاد آئی کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا: آئی لو یو یعنی
میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا: آئی ایم وِد یُو یعنی میں
تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر الہام ہوا: آئی شیل ہیلپ یُو یعنی میں تمہاری
مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا: آئی کین ویٹ آئی وِل ڈُو یعنی میں

(۳) حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳ (۴) تجلیاتِ الٰہیہ ص ۲ مطبوعہ قادیان

کرسکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے، جس سے یہ بدن کانپ گیا، الہام ہوا: وی کین ویٹ وی ول ڈو یعنی ہم کرسکتے ہیں جو ہم چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے"۔(۵)

☆ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اولاد کی جگہ ٹھہرایا۔ لکھتا ہے:

"مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔"(۶)

قرآن مجید کی توہین

☆ قرآن مجید رب کائنات کا لازوال کلام ہے، جو وحی کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان پر جاری ہوا۔ مگر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنھ کی باتیں ہیں"۔(۷)

☆ خود مرزا نے اپنے آپ کو قرآن کے مانند قرار دیا:

"مَا اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ...... میں تو بس قرآن کی طرح ہوں"(۸)

☆ مرزا جی نے اپنے شیطانی الہامات کو قرآن مجید کی طرح یقینی بتایا:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اس طرح ایمان

---

(۵) براہین احمدیہ: ص ۴۸۰، ۴۸۱، جلد ۴ مطبوعہ امرتسر ...... "پنجابی نبی" کو انگریزی میں ایسے ہی متعدد شیطانی الہام ہوئے۔

(۶) دافع البلاء۔ ص ۶　　(۷) حقیقۃ الوحی: ص ۸۴، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء

(۸) تذکرہ: ص ۶۷۴، مطبوعہ ربوہ

لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"(۹)

☆　قرآن مجید، جس نے بہترین اخلاقی تعلیم بھی دی، اس کے متعلق مرزا لکھتا ہے کہ اس میں گندی گالیاں بھری ہیں:

"قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔"(۱۰)

☆　قرآن مجید پر افترا کرتے ہوئے مرزا جی لکھتے ہیں:

"اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی کہ اس (قادیان) کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے...... پس کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے"(۱۱)

☆　قرآن شریف پر ایک اور افترا باندھتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

"یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔"(۱۲)

---

(۹)　حقیقۃ الوحی: ص ۲۱۱، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء

(۱۰)　ازالۂ اوہام: ص ۲۸

(۱۱)　خطبہ الہامیہ: ص ۲۰، مطبوعہ ربوہ

(۱۲)　کشتی نوح: ص ۵، مطبوعہ قادیان

احادیث مبارکہ کی توہین

☆ احادیثِ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی جا بجا توہین کی اور ان کو ردّی کی ٹوکری کا مال بتایا۔ مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ پڑھئے:

"مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیشین گوئی کا خیال کیوں دل میں آیا؟ آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا۔ پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں؟ یہ سادہ لوح یا تو افترا سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے۔ اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (۱۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و توہین

☆ مرزا قادیانی نے عقیدۂ ختمِ نبوت کا انکار کیا اور اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ خود لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ نے براہینِ احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" (۱۴)

☆ قرآن مجید میں جو آیاتِ مقدسات حضور سید المرسلین ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں

---

(۱۳) اعجازِ احمدی ص ۳۰، طبع قدیم

(۱۴) ازالہ اوہام ص ۵۳۳، مطبوعہ قادیان

مرزا قادیانی نے انہیں اپنے اوپر جمالیا۔ چنانچہ......

"وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ،

تجھ کو تمام جہاں کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔" (۱۵)

نیز آیہ کریمہ......

وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ

......سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔

☆ حضور سید الاکرمین والآخرین ﷺ کی وحی اور الہام کو مرزا قادیانی غلط بتاتا ہے۔ لکھتا ہے: "حضرت رسولِ خدا ﷺ کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔" (۱۶)

انبیاءِ کرام کی توہین

☆ ایسا ہی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی پیش گوئیوں کو غلط بتاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے:

"حضرت موسیٰ کی پیشین گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پزیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔" (۱۷)

☆ جب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی گستاخیاں کر کے مرزا کا جی نہ بھرا تو مزید "ترقی" کر کے چار سو انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بکتا ہے:

"ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشین گوئی

(۱۵) انجام آتھم: ص ۷۸　(۱۶) ازالۂ اوہام: ص ۶۸۸، مطبوعہ قادیان

(۱۷) ازالۂ اوہام: ص ۸

کی اور جھوٹے نکلے (نعوذ باللہ) اور بادشاہ کو شکست ہوئی، بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔" (۱۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

☆ رسولِ معظم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا انکار اور قرآن پر صریح اعتراض کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشین گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی تھے۔ کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی، بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔" (۱۹)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو فضیلت دی۔ لکھتا ہے:

"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔" (۲۰)

☆ ایک اور موقعہ پر ایسا ہی دعویٰ کیا:

"اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر

---

(۱۸) ازالۂ اوہام: ص ۲۶۹، مطبوعہ قادیان　(۱۹) اعجازِ احمدی: ص ۱۳

(۲۰) کشتی نوح: ص ۵۶

ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام ۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو	اس سے بہتر غلام احمد ہے (۲۱) ۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکبازی اور عصمت کا رد کرتے ہوئے نہایت قبیح انداز میں آپ پر اور آپ کے آباؤ اجداد پر تعریض کرتا ہے:

''آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔'' (۲۲)

☆ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس اور برگزیدہ رسول پر نہایت سخت حملے کئے ۔ مثلاً انہیں شریر، مکار، بد عقل، فحش گو، بدزبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ تک لکھا۔ حد یہ کہ آپ پر ایسا ناپاک الزام لگایا جو کسی شائستہ انسان کو قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اپنی عاقبت خراب کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔'' (۲۳)

غرض اس دجّال قادیانی کے کفریہ عقائد کہاں تک گنائے جائیں۔ اس کے لئے تو ایک دفتر چاہئے۔ مسلمان ان چند خرافات سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے

(۲۱) دافع البلاء، ص۲۰	(۲۲) ضمیمہ انجام آتھم: ص۷

(۲۳) ضمیمہ انجام آتھم، ص۷

خدا تعالیٰ، قرآن مجید، حضور خاتم الانبیاء، دیگر انبیاءِ کرام علیہم السلام بالخصوص سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر کیسے ناپاک الزامات لگا کر اپنے کفر پر رجسٹری کرالی۔

تعجب ہے ان لوگوں پر، جو مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے کفریہ عقائد پر مطلع ہو کر بھی انہیں مسلمان جانتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ مرزائیوں کے ان عقائد سے بیزاری کا اعلان کریں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ دھرم میں شمار کریں اور ان سے دور رہیں۔

☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات......تاریخ محاسبۂ قادیانیت

تاریخ محاسبۂ قادیانیت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حیات مرزا کا مختصر خاکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا مختصر خاکہ ملاحظہ ہو:

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور (بھارتی پنجاب) میں پیدا ہوا۔ باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔

۲۔ مروجہ علوم عربی، فارسی، طب وغیرہ میں معمولی شُد بُد حاصل کر کے ۱۸۶۴ء میں ڈی۔سی سیالکوٹ کی کچہری میں اہل مد بھرتی ہوا، چار سال تک وہاں ملازمت کرتا رہا۔

۳۔ ۱۸۷۹ء میں پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب ''براہینِ احمدیہ'' لکھنے کا اشتہار دیا اور چندہ کی اپیل کی۔

۴۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک صرف چار جلدوں پر مشتمل ''براہینِ احمدیہ'' شائع کی پھر اسی پر اکتفاء کیا اور دعویٰ کیا کہ وہ مامور من اللہ اور مجدد ہے۔

۵۔ ۱۸۸۶ء میں ''سرمہ چشمہ آریہ'' تصنیف کی اور آریہ کے مقابل مناظر اسلام کی حیثیت سے شہرت پائی، اس عرصہ میں عیسائی پادریوں سے مناظرے بھی کرتا رہا۔

۶۔ ۱۸۹۱ء تک بظاہر اہل سنت کے عقائد اور اعمال کے مطابق تبلیغ کرتا رہا۔

۷۔ ۱۸۹۱ء میں ''مثیلِ مسیح'' ہونے کا دعویٰ کیا، یہ دعویٰ زیادہ دیر نہ رہا۔ بعد ازاں

''مسیح موعود'' بن بیٹھا اور حیات حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا انکار کر دیا۔

۸۔ دس سال بعد نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ ابتداً ''ظلی و بروزی نبوت'' کا دعویٰ کیا۔ جلد ہی ''ظل و بروز'' کا جال اتار دیا...... اور ''مستقل نبی'' اور ''صاحبِ شریعت نبی'' ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

۹۔ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء میں ہیضہ (دست اور قے) سے لاہور میں مر گیا، اور قادیان میں دفن ہوا۔

☆☆☆☆☆

سیاسی و مذہبی حالات: قادیانی دھرم اور مرزا غلام قادیانی کی تحریک کو سمجھنے کے لئے اس دور کے سیاسی اور مذہبی حالات کی ایک جھلک ملاحظہ فرمالیں، تاکہ اس تحریک کے صحیح خدوخال واضح ہو سکیں۔

۱۔ ۱۸۶۰ء میں ''تعزیراتِ ہند'' کو ترتیب دیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ ہر آدمی کو ''مذہبی تبلیغ'' کی اجازت ہے۔ گویا برِ عظیم کے مسلمانوں میں مذہبی انتشار پھیلانے والوں کو قانونی تحفظ فراہم کر دیا گیا۔

۲۔ ۱۸۸۰ء میں برٹش گورنمنٹ نے ''مذہبی امدادی فنڈ'' کا اجراء کیا۔ اسی سال ''براہین احمدیہ'' کی اشاعت کے لئے چندہ کی اپیل شائع ہوئی تاکہ ''برٹش ایڈ'' کو چندہ کے روپ میں ہضم کیا جا سکے۔

۳۔ اسی عرصہ میں ''دارالعلوم دیوبند'' کی بنیاد رکھی گئی، جو انگریز کی حمایت میں پیش پیش رہا۔

۴۔ ۱۸۷۳ء میں ''تحذیر الناس'' لکھی گئی، جس میں ''اجرائے نبوت'' کو ممکن بتایا گیا۔

شیخِ ملت با حدیثِ دل نشیں   بر مرادِ ''اُو'' کند تجدیدِ دیں

☆☆..............................☆☆

ردِ مرزائیت میں علمائے اہل سنت کا کردار

مرزا قادیانی کے لغویات، ضلالات اور کفریات کے رد وابطال میں علما و مشائخ اہل سنت (شکر اللہ سعیہم) کی مساعی بڑی وسیع ہیں۔ یہ علمی و عملی سرگرمیاں بصیرت افروز بھی ہیں اور ہمت افزا بھی۔ قادیانیت کی تردید میں سنی علما و مشائخ نے......

☆......مرزا اور اس کے متبعین سے مناظرے کئے ☆......کتابیں لکھیں ☆......فتاویٰ جاری کئے ☆......اشتہارات شائع کئے ☆......مرزا اور مرزائیوں کو ذلیل کرنے کے لئے ان پر دعوے دائر کئے۔ ان مقدمات میں مرزا اور اس کے متبعین کو ذلت وخواری اٹھانا پڑی۔

مرزائیت کی تردید میں اہل سنت کے علما و مشائخ کے علاوہ اگرچہ دیگر فرقوں کے اکابر نے بھی حصہ لیا۔ مگر ان کی مساعی بہت بعد کی ہیں اور بہت محدود ہیں۔ اس وقت ہمارے مقالہ میں صرف سنی علما و مشائخ کی علمی اور عملی کاوشوں کا ذکر ہوگا۔ کیونکہ مقالہ کا عنوان اسی امر کا متقاضی ہے......برِ عظیم کے سنی علماء و مشائخ، جنہوں نے قادیانیت کا بھرپور رد فرمایا، اس کثیر تعداد میں ہیں کہ کسی ایک فہرست میں ان کا شمار بہت مشکل ہے۔ یہاں صرف چند جید علما و مشائخ کا تذکرہ کیا جائے گا۔

ردِ قادیانیت کے مختلف دور: ردِ قادیانیت میں سنی علما و مشائخ کے کارناموں کو، سہولت کے لئے ہم چار ادوار میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

۱) مرزا غلام احمد قادیانی کی موت تک

۲) مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

۳) ۱۹۵۳ء کی تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت اور اس کے بعد

۴) ۱۹۷۴ء کی تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت اور اس کے بعد

پہلا دور ..... حیات مرزا میں ردِ مرزائیت

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں جن اکابر علمائے اہل سنت نے اس کے دعاوی باطلہ کی علمی و عملی تردید فرمائی، ان میں درج ذیل نام سرِ فہرست ہیں۔

- ☆ امام احمد رضا فاضلِ بریلوی
- ☆ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی
- ☆ حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری
- ☆ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی
- ☆ حضرت خواجہ خانِ عالم باولی شریف
- ☆ خواجہ غلام محی الدین باولی شریف
- ☆ مولانا غلام دستگیر قصوری
- ☆ مولانا کرم الدین، بھیں
- ☆ مولانا غلام قادر بھیروی
- ☆ مولانا فقیر محمد جہلمی
- ☆ مولانا اصغر علی روحی
- ☆ مولانا رحمت اللہ کیرانوی
- ☆ مولانا غلام اللہ قصوری
- ☆ مولانا حامد رضا بریلوی
- ☆ مولانا محمد عبد اللہ گجراتی
- ☆ پیر ضیاء الدین سیالوی
- ☆ مولانا دیدار علی الوری
- ☆ مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی
- ☆ پیر معظم الدین، مرولہ والا
- ☆ پیر محمد حسین مراد آبادی
- ☆ مفتی عبد الغفار، گوالیار
- ☆ مولانا لطف اللہ، حیدر آباد
- ☆ مولانا عبد اللہ، گڑھی پٹھاناں، راولپنڈی
- ☆ مولانا کلیم اللہ، مچھیانہ، گجرات
- ☆ پیر خلیل الرحمٰن تونسوی
- ☆ مولانا ابو الخیر مجددی دہلوی
- ☆ قاضی سلطان محمود، آئی آوان، گجرات
- ☆ مولانا غلام محمد بگوی
- ☆ مولانا عبد السمیع رامپوری
- ☆ پیر عبد الخالق، جہاں خیلاں

☆ پیر عبدالرحمٰن چھوہروی　☆ شیخ نظام الدین بریلوی
☆ پیر سراج الحق کرنالوی　☆ مولانا نواب الدین ستکوہی
☆ پیر سید عبدالغفار، باجھ خیلاں　☆ پیر محمد چراغ، چکوڑی بھیلووال، گجرات
☆ پیر عبدالعزیز، چاچڑ شریف　☆ پیر غلام فرید، چاچڑ شریف
☆ پیر احمد علی بٹالوی　☆ مولانا احمد، بھوئی
☆ مولانا عبداللہ، جلوموڑ　☆ مولانا نور احمد ملتانی
☆ مولانا محمد نورالحق، شاہ پور　☆ مولانا شاہ عبدالعزیز باغبانپوری
☆ مولانا محمد غازی، راولپنڈی　☆ مولانا سراج الدین، گولڑہ
☆ مولانا غلام مصطفٰی، لاہور　☆ مولانا محکم الدین، لاہور
☆ مولانا عبداللطیف افغانی　☆ مولانا جمال الدین، راولپنڈی
☆ مولانا محمود الدین، ڈیرہ غازی خاں　☆ مولانا غلام احمد، لاہور
☆ خلیفہ عبدالرحیم، واعظ لاہور　☆ مولانا شہاب الدین مرولہ
☆ مولانا فتح محمد، جموں............اور دیگر علما و مشائخ (۱)

مرزا قادیانی نے ۲۰۔ جولائی ۱۹۰۰ء کو اپنے مخالفین اور مکذبین چھیاسی علما کی جو فہرست شائع کی ان میں اکثر سنی حضرات تھے۔

☆☆............................☆☆

---

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو. (i) تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان. مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
(ii) تذکرہ علماء اہل سنت لاہور. مرتبہ علامہ اقبال احمد فاروقی
(iii) مہر منیر. مرتبہ مولانا فیض احمد فیضی
(iv) تازیانۂ عبرت. مرتبہ مولانا کرم الدین

تصنیفی خدمات

۱۔ اَلْمَقَالَةُ الْمُسْفِرَةُ عَنْ اَحْكَامِ الْبِدْعَةِ (۱۳۰۱ھ=۱۸۸۴ء)

تصنیف امام احمد رضا فاضلِ بریلوی

۲۔ اَلسُّوْءُ وَ الْعِقَابُ عَلَى الْمَسِيْحِ الْكَذَّابِ. (ربیع الاول ۱۳۲۰ھ=اگست ۱۹۰۲ء)

تصنیف امام احمد رضا فاضلِ بریلوی

اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں، ان سے مسلمان کا نکاح باطل ہے۔

۳۔ اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَدُ بِنَاءُ نَجَاةِ الْاَبَدِ (۱۳۲۰ھ=۱۹۰۲ء)

مولانا فضلِ رسول بدایونی کی کتاب پر عربی میں حاشیہ از امام احمد رضا۔

ان حواشی میں امام احمد رضا نے نئے پیدا ہونے والے گمراہ فرقوں اور ان کے قائدین کا ذکر کیا ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کے بارے میں آپ کے فتوے کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَ مِنْ هٰهُنَا ظَهَرَ كُفْرُ مَا تَفَوَّهُ بِهِ الْمِرْزَا الْقَادِيَانِيُّ اَحَدُ الدَّجَّالِيْنَ الْكَذَّابِيْنَ الَّذِيْنَ اَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِخُرُوْجِهِمْ وَ قَدْ خَرَجَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْعَصْرِ فِيْ قَادِيَانَ مِنْ فَنْجَابَ (۲)

گزشتہ بحث سے مرزا قادیانی کا کفر بھی ظاہر ہو گیا۔ یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں میں سے ایک ہے جن کے خروج کی خبر، صادق و مصدوق نبی ﷺ نے دی۔ یہ دجال (مرزا) اس زمانے میں موضع قادیان (واقع پنجاب) سے نکلا۔

(۲) المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد: ص ۱۵۵

۴. قَهرُ الدَّیَّانِ عَلٰی مُرتَدٍ بِقَادِیَانَ (۱۳۲۳ھ-جولائی ۱۹۰۵ء)

مصنفہ امام احمد رضا فاضلِ بریلوی (۳)

۵. جَزاءُ اللهِ عَدُوَّهٗ بِاِبَائِهٖ خَتمَ النُّبُوَّةِ (رجب ۱۳۱۷ھ=دسمبر ۱۸۹۹ء)

تصنیف لطیف امام احمد رضا فاضلِ بریلوی

ختمِ نبوت کے مطلب ایمانی پر ایک سو بیس اور منکرینِ ختمِ نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے کتاب مذکور کا طغریٰ ہیں۔

اس کتاب مستطاب پر عرب و عجم (میں اہل سنت) کے جن علمائے کرام نے تصدیق فرمائی وہ یہ ہیں۔

- ☆ مولانا شیخ احمد مکی، مدرس مکہ معظمہ ☆ مولانا حامد رضا بریلوی
- ☆ مولانا نصیر الدین حسن خاں ☆ مولانا مطیع الرسول عبد المقتدر بدایونی
- ☆ مولانا عبد القادر بدایونی ☆ مولانا عبد القیوم قادری بدایونی
- ☆ مولانا مفتی محمد عبد اللہ، لاہور ☆ مولانا محمد اسمٰعیل، لاہور
- ☆ مولانا غلام احمد، لاہور ☆ مولانا محمد ذاکر بگوی
- ☆ مولانا غلام محمد بگوی ☆ مولانا محمد عبد الرشید دہلوی
- ☆ مولانا قاضی ظفر الدین ☆ مولانا احمد حسن کانپوری
- ☆ مولانا لطف اللہ علی گڑھی ☆ مولانا جان احمد حسن
- ☆ مولانا عبد السمیع رامپوری

---

(۳) نوٹ: اسی نام سے ایک ماہواری رسالہ کے چند شمارے مولانا حسن رضا برادر اصغر امام احمد رضا کے زیر ادارت شائع ہوئے۔

۶۔　حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مُنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْنِ　(۱۳۲۴ھ=۱۹۰۶ء)

دورِ حاضر میں پیدا ہونے والے باطل فرقوں کا ردِ جلیل، علماء حرمین شریفین کے فتاویٰ سے مؤید یہ کتاب امام احمد رضا فاضلِ بریلوی کی معرکہ آراء تصانیف میں سے ہے۔ اس میں دیگر فتنوں کے علاوہ مرزا قادیانی کی کفریات اور ارتداد کا بھی بیان ہے۔

۷۔　اَلْمُبِیْنُ خَتْمُ النَّبِیِّیْنَ　(۱۳۲۶ھ=۱۹۰۸ء)

ختمِ نبوت پر بے مثال کتاب امام احمد رضا فاضلِ بریلوی کی تصنیف ہے۔ختمِ نبوت کی مشہور آیت میں ''الف لام'' استغراقی ہے، عہدِ خارجی کا نہیں۔یعنی ہر قسم کی نبوت کے خاتم حضور پرنور سید الابرار مدنی تاجدار ﷺ ہیں۔آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا کوئی امکان نہیں۔

۸۔خلاصہ فوائدِ فتاویٰ، افاضات امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ بریلی ۱۳۲۴ھ

۹۔　متفرق فتاویٰ مندرجہ......

☆ فتاویٰ رضویہ　☆ احکامِ شریعت　☆ عرفانِ شریعت

☆ فتاویٰ افریقہ............اور دیگر مصنفات

فاضلِ بریلوی نے زندگی بھر عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا درس دیا اور انبیاء و مرسلین بالخصوص سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے گستاخوں کے خلاف قلم سے جہاد کیا۔آپ کے فتاویٰ میں مرزا قادیانی کے ارتداد اور اس کے متبعین کے احکام بکثرت موجود ہیں۔

۱۰۔　فتاویٰ علماء حرمین شریفین

امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ ''المقالۃ المسفرۃ'' (۱۳۰۱ھ) کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری کے رسالہ ''رجم الشیاطین'' پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی (شیخ الاسلام، ترکیہ سلطنت) اور علماء حرمین نے تصدیقات اور تقریظات لکھیں اور مرزا کے کفر کا فتویٰ

دیا۔لیکن مولانا قصوری نے اصلاح کی غرض سے ان فتاویٰ کو ۱۳۱۲ھ تک شائع نہ کیا۔ جب اصلاح کی امید ختم ہوگئی تو ان فتاویٰ کو شائع فرمادیا۔جس کے نتیجہ میں مرزا سے مباہلہ ہوا۔(۴)

اس مباہلہ کی تفصیل آئندہ صفحات میں آرہی ہے۔

۱۱. قَهْرُ الدَّيَّانِ عَلٰى مُرْتَدِّ قَادِيَانَ (۱۳۲۳ھ)

مصنفہ مولانا حسن رضا خاں، رضوی کتب خانہ لاہور سے شائع ہوئی۔

۱۲. اَلصَّارِمُ الرَّبَّانِيُّ عَلٰى اِسْرَافِ الْقَادِيَانِيِّ (۱۳۱۵ھ=۱۸۹۷ء)

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کی یہ محققانہ تصنیف پٹنہ سے پہلی بار ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔اس پر تقریظ میں امام احمد رضا محدث بریلوی نے لکھا:

"وَ لَقَدْ تَفَرْعَنَ وَ تَشَيْطَنَ رَجُلٌ مِنْ قَادِيَانَ قَرْيَةٍ مِنَ الْفَنْجَابِ فَادَّعٰى اَنَّهٗ خُرُوْجُهٗ هُوَ الْمُرَادُ بِنُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَنَّهٗ هُوَ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ وَ قَدْ بَيَّنَ فَسَادُ قَوْلِهٖ وَ ضَلَالُ زَعْمِهٖ اَبْيَنَ وَجْهٍ وَّاَوْضَحَهٗ الْوَلَدُ الْاَعَزُّ مُحَمَّدُ الْمَعْرُوْفُ بِالْمَوْلَوِيِّ حَامِدْ رِضَا خَانْ...... فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ رِسَالَةً حَسَنَةً سَمَّاهَا الصَّارِمُ الرَّبَّانِيُّ عَلٰى اِسْرَافِ الْقَادِيَانِيِّ فَكَفٰى وَ اكْتَفٰى وَ شَفٰى وَ اشْتَفٰى......

پنجاب کے قریہ قادیان سے ایک بدبخت نے شیطان اور فرعون کا روپ دھارا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا خروج ہی، نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ اس بدبخت کے دعوے کے فساد اور اس کے زعم کے ضلال کو نہایت واضح اور بین دلائل سے

(۴) تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور: مرتبہ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔

میرے لختِ جگر مولوی محمد حامد رضا نے بیان کیا ہے......اس (مولانا حامد رضا خاں) نے اس سلسلہ میں ایک خوبصورت رسالہ بنام الصارم الربانی علی اسراف القادیانی، (قادیانی مرتد کی گمراہی پر اللہ کی تلوار) لکھا ہے۔ اس رسالہ میں کافی وشافی دلائل ہیں۔

۱۳. رَجْمُ الشَّیَاطِیْن بَرْ اُغْلُوْطَاتِ الْبَرَاهِیْنَ

عارفِ کامل مولانا غلام دستگیر قصوری (م: ۱۸۹۷ء) کی یہ تصنیف ۱۳۰۲ھ=۱۸۸۵ء میں شائع ہوئی۔ ''براہینِ احمدیہ'' کی اشاعت کے اگلے سال مولانا موصوف نے اس کے دعوؤں کا بطلان کتاب مذکور میں پیش کر دیا۔

۱۴. فَتْحُ الرَّحْمَانِیِّ بِدَفْعِ کَیْدِ قَادِیَانِیِّ

مولانا غلام دستگیر قصوری کی یہ بلند پایہ تصنیف آپ کے وصال سے ایک سال قبل ۱۳۱۴ھ=۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا موضوع مرزا قادیانی کے مکروفریب کے جال کو تار تار کرنا ہے۔

۱۵. تحقیقات دستگیریہ فی ردِّ ھفوات براھینیہ

مولانا غلام دستگیر قصوری (م: ۱۸۹۷ء) نے براہینِ احمدیہ کے ہفوات وضلالات کو محققانہ انداز میں پیش کیا۔

۱۶. شَمْسُ الْهِدَایَه فِیْ اِثْبَاتِ حَیَاتِ الْمَسِیْح (۱۳۱۷ھ=۱۹۰۰ء)

عارفِ کامل پیر مہر علی شاہ گولڑوی (م: ۱۹۳۷ء) کی محققانہ تصنیف ہے، جس میں آپ نے مرزا کے دعویٰ ''وفاتِ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام'' کو باطل کر دیا۔

۱۷۔ سیفِ چشتیائی (۱۳۱۹ھ=۱۹۰۲ء)

مرزا قادیانی کی کتب ''اعجاز المسیح'' (عربی) پر ایک سو اعتراضات و

اشکالات اور مولوی محمد احسن مرزائی کی کتاب ''شمسِ بازغہ'' کے رد میں بے مثال کتاب حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی شاہکار تصنیف ہے۔ متعدد مرزائی اس کتاب کو پڑھ کر تائب ہو چکے ہیں۔

۱۸۔ راست بیانی بر شکست قادیانی

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مرزا قادیانی کے درمیان ختمِ نبوت کی بعض مباحث پر مشتمل دلچسپ کتاب ہے۔

۱۹۔ اَلْاِلْهَامُ الصَّحِيْحُ فِيْ اِثْبَاتِ حَيَاةِ الْمَسِيْحِ (۱۳۱۱ھ = ۱۸۹۳ء)

مولانا غلام رسول شہید امرتسری کی یہ تصنیف حیات حضرت مسیح علیہ السلام اور تردید مرزا قادیانی پر، عربی زبان میں ہے۔

۲۰۔ اردو ترجمہ تصدیق المسیح

فاضل جلیل مولانا فقیر محمد جہلمی (مؤلف حدائق الحنفیہ) کی حیات مسیح علیہ السلام پر عمدہ تصنیف ہے۔ مرزا قادیانی کے اباطیل کا ردِ بلیغ ہے۔

۲۱۔ سیف رحمانی علی رأس القادیانی، مصنفہ مولانا غلام جان ہزاروی، غیر مطبوعہ

۲۲۔ الظفر رحمانی، مصنفہ قاضی غلام مرتضٰی

۲۳۔ ختمِ نبوت، مصنفہ مولانا مفتی غلام مرتضٰی

ختمِ نبوت کے موضوع پر مفتی صاحب موصوف کی یہ تحریر مستنیر تا حال طبع نہ ہو سکی۔

۲۴۔ نیام ذوالفقار بر گردن خاطی مرزائی فرزند علی،

مصنفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ

۲۵۔ کلمہ فضلِ رحمانی بجواب اوہام غلام احمد قادیانی

مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی نے "ازالۂ اوہام" کا رد ۱۳۱۶ھ=۱۸۹۸ء میں لکھا، جو علما کی تقاریظ کے ساتھ ۱۸۹۸ء ہی میں لاہور سے طبع ہوا۔

۲۶۔ فتویٰ در ابطال نکاح المرتد

مولانا غلام قادر بھیروی (م:۱۹۰۹ء) نے پنجاب میں مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ دیا کہ قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد ہیں، ان کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام اور ناجائز ہے۔

عارف باللہ علامہ بھیروی ہی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے بیگم شاہی مسجد، لاہور (جہاں آپ خطیب اور متولی تھے) کی پیشانی پر سب سے پہلے ایک پتھر نصب کروایا، جس پر یہ عبارت کندہ تھی۔

"باتفاق انجمن حنفیہ وحکم شرع شریف قرار پایا ہے کہ کوئی وہابی، رافضی، نیچری، مرزائی مسجد ہذا میں نہ آئے اور خلافِ مذہب حنفی کوئی بات نہ کرے
فقیر غلام قادری عفی عنہ، متولی بیگم شاہی مسجد"

۲۷۔ فتویٰ در تردید دعاوی مرزا قادیانی

مولانا ارشاد حسین رامپوری نے یہ کتاب ۱۳۱۳ھ=۱۸۹۶ء سے قبل لکھی۔ مرزا قادیانی کے باطل دعوؤں کو اس کی زندگی سراپا شرمندگی میں رد کر دیا۔ اس کے جواب سے وہ عاجز رہا۔

۲۸۔ فوائد فریدیہ　(۱۳۱۹ھ=۱۹۰۰ء سے پہلے لکھی گئی)

بحرِ معرفت حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے مسلکِ توحید اور اعتقادی مسائل کے ضمن میں مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ فرمایا۔ مرزا کو کافر، ناری اور جہنمی لکھا۔

استدراک مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت سے قبل، اس کے عیسائیوں اور آریوں سے مناظرات اور تحریرات سے متاثر ہو کر بعض علما نے اس کو عمدہ لفظوں سے یاد کیا۔ اس کی مناظرانہ حیثیت کے پیشِ نظر اس کی تائید کی۔ ان میں خواجہ غلام فرید چاچڑاں، مولوی محمد حسین بٹالوی (غیر مقلد) اور مولوی رشید احمد گنگوہی (دیوبندی) وغیرہ مشہور ہیں۔

مولوی رشید احمد نے مرزا کو ''مردِ صالح'' لکھا، بعد میں مرزا کی تکفیر میں دوسرے علما کا ہمنوا بن گیا...... اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی نے ''براھینِ احمدیہ'' کی اشاعت پر اپنے رسالہ ''اشاعة السنة'' کے چھ پرچوں میں کتاب مذکور کو ''اس صدی کا شاہکار'' اور مرزا قادیانی کو ''بے نظیر عالمِ دین اور صاحبِ کشف و کرامت ولی اللہ'' قرار دیا۔ دعویٰ نبوت کے بعد بٹالوی نے بھی مرزا قادیانی کو مرتد قرار دے دیا...... حضرت خواجہ غلام فرید نے ۱۸۹۷ء میں مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کی روشنی میں اس کی تکفیر کی۔ چنانچہ مرزا دجال نے اپنی کتاب انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں ''میاں غلام فرید چشتی چاچڑاں'' کو اپنے مکذبین اور مکفرین کی فہرست میں درج کیا......(۵)

دیگر علمی تحریری خدمات

۱۔ بے نقط قصیدہ عربیہ (چالیس اشعار پر مشتمل)

مرتبہ: سبحان الہند مولانا ابو الفیض محمد حسن فیضی، بھیں، ضلع جہلم

۱۳۔ فروری ۱۸۹۹ء کو مسجد حکیم حسام الدین سیالکوٹ میں خود یہ قصیدہ علامہ فیضی نے مرزا کو دیا کہ اسے پڑھے۔ لیکن مرزا باوجود بلند تعلیوں کے اس قصیدہ کو پڑھنے سے قاصر رہا،

(۵) مہر منیر ص ۲۰۵، فوائدِ فریدیہ ص ۲۹......... نوٹ: اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرزا کے بارے میں ابتدائی خیالات کے لئے فتاویٰ قادریہ (مطبوعہ لودہانہ، ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) ملاحظہ ہو۔

اس کا سمجھنا تو دور کی حقیقت تھی...... ۹۔ مئی ۱۸۹۹ء کو سراج الاخبار، جہلم میں یہ سارا واقعہ درج کیا اور مرزا کو اس کے جواب کا چیلنج دیا۔ بعد ازاں ۱۳۔ اگست ۱۸۹۹ء کو مرزا کو ایک خط لکھا جس میں ہر مناسب شرط کے ساتھ دعوتِ مقابلہ دی۔ مگر ادھر سے کوئی جواب نہ آیا نہ آنا تھا۔

علامہ فیضی نے ۲۴۔ اگست ۱۸۹۹ء کو سیکڑوں علماء و مشائخ کی موجودگی میں بادشاہی مسجد لاہور میں مرزا کو دعوتِ مناظرہ دی، مگر جواب ندارد۔ گروہِ مرزائیت میں......

و قذف فی قلوبھم الرعب بما کفروا

ان کے کفر کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔

......اور ادھر اہل سنت کے حلقوں میں

و کان حقا علینا نصر المومنین

مومنوں کی مدد ہمارے ذمہ کرم پر ہے......ارشادِ خداوندی کا ظہور ہوا۔ (۶)

۲۔ قصیدہ عربی، فارسی......مولانا شیخ محمد عبداللہ، عمر چک، گجراتی (م: ۱۹۲۱ء) نے ایک منظوم نصیحت نامہ مرزا قادیانی کو لکھا۔ رسالہ شمس الاسلام بھیرہ ضلع خوشاب کے شمارہ میں شائع ہوا۔

۳۔ قصیدہ عربیہ فی تردید قصیدہ اعجازیہ......مرزا قادیانی کے اغلاط سے پر قصیدہ اعجازیہ کا فی الفور رد لکھ کر مولانا اصغر علی روحی (م: ۱۹۵۴ء) نے پیسہ اخبار (لاہور) میں شائع کرایا۔

۴۔ ہفت روزہ سراج الاخبار، جہلم......مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی نے ۱۳۔ ذی الحجہ

(۶) تذکرہ اکابرِ اہل سنت پاکستان، مرتبہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری، مطبوعہ لاہور

۱۳۰۳ھ/ستمبر ۱۸۸۶ء کو جہلم سے ایک اخبار جاری فرمایا......مولانا ابوالفضل کرم الدین، (بھیں) (۷) اس کے مدیر تھے......اس اخبار نے دیگر فرقِ باطلہ کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی اور قادیانی دھرم کے رد میں بے مثال خدمات انجام دیں۔

دینی خدمات

۱۔　۲۔شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ/جنوری ۱۸۹۷ء کو مسجد ملا مجید، واقع چہل بیبیاں، موچی دروازہ لاہور، مولانا غلام دستگیر قصوری سے مرزا قادیانی نے مباہلہ طے کیا۔ مولانا قصوری موقع پر آئے مگر مرزا مقابلہ کے لئے نہ آیا۔ (۸)

۲۔　مرزا قادیانی کی اعجاز احمدی (جس کو مرزا اپنی جھوٹی نبوت کی تائید میں بطور تحدی پیش کر رہا تھا) کی غلط عربی عبارات پر مولانا اصغر علی روحی نے عالمانہ گرفت فرمائی۔ بالآخر مرزا قادیانی کو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا پڑا۔ (۹)

۳۔　۱۹۔اگست ۱۹۰۳ء کو رائے چندو لال مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور، کی کچہری میں اہلِ سنت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں مرزا قادیانی کو اعتراف کرنا پڑا کہ "سیفِ چشتیائی" میں سرقہ مضامین کا جو الزام میں نے اپنی کتاب "نزول المسیح" میں حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی پر لگایا ہے، وہ غلط ہے۔ میں وہ الزام واپس لیتا ہوں۔ اس وقت مرزا قادیانی کی شرمندگی دیدنی تھی۔ (۱۰)

---

(۷)　مولانا کرم الدین راسخ العقیدہ سنی عالم تھے۔ اپنے دور کے "بدعقیدہ" فرقوں کے خلاف مناظرے کرتے رہے۔ اپنی کتاب "آفتابِ ہدایت رد رفض و بدعت" کا انتساب امیرِ ملت حضرت پیر سید جماعت علی کے نام لکھا۔ بعد میں ان کے لڑکے مولوی مظہر حسین، (دیوبندی، چکوال) نے یہ انتساب حذف کر دیا اور کتاب میں جابجا تحریف کر کے اور بے موقع حواشی لکھ کر یہ تأثر دینے کی کوشش کی ہے کہ میرے والد دیوبندیت قبول کر چکے تھے، حالانکہ یہ امر خلافِ واقع ہے۔

(۸)　تذکرہ علمائے اہلِ سنت لاہور: مولفہ علامہ اقبال احمد فاروقی

(۹)　کشف الحقائق: ص ۸۸

(۱۰)　مہر منیر: مولفہ مولانا فیض احمد فیضی

۴۔ مرشدِ برحق حضرت صوفی محمد حسین مراد آبادی نے اپنے ممتاز خلیفہ، سراج الاولیاء خواجہ شاہ سراج الحق کو کرنال سے لاکر گورداسپور مامور فرمایا، تاکہ مرزا قادیانی کے قریب رہ کر اس کا ناطقہ بند کردیا جائے۔(۱۱)

۵۔ مولانا نواب الدین رمداسی، خلیفہ خواجہ سراج الحق نے اگست ۱۹۰۳ء میں مرزا کو بازو سے پکڑا اور اسے لاجواب کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر خدا کو نبی بنانا ہوتا تو تجھ جیسے بجّو (بدشکل، کریہہ منظر) کو نہ بناتا۔ بلکہ مجھ جیسے وجیہہ کو بناتا، مگر نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔"(۱۲)

یاد رہے مولانا نواب الدین رمداسی کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ سیرت کے ساتھ ساتھ حسن صورت کی بھی دولت بے بہا سے نوازا تھا۔

۶۔ خواجہ شاہ سراج الحق چشتی نے سالانہ عرس کی تقریبات کے لئے دسمبر کے اواخر کی تاریخیں مقرر کیں، جب کہ عمومی طور پر اولیاءِ کرام کے اعراس قمری تاریخوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ خواجہ موصوف کا یہ عمل رد مرزائیت کے لئے تھا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا سالانہ جلسہ انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دسمبر کے اواخر میں کرسمس کے موقعہ پر ہوتا تھا۔(۱۳)

۷۔ امام العارفین خواجہ اللہ بخش تونسوی (م:۱۹۰۱ء) نے مرزا قادیانی کی تردید نہایت مؤثر انداز میں فرمائی۔(۱۴)

یاد رہے کہ خواجہ موصوف کی روحانیت اور علمیت کا ایک زمانہ معترف تھا۔ آپ کی برکت سے پنجاب (متحدہ) میں مرزائیت کی خوب رسوائی ہوئی۔

---

(۱۱) محدثِ اعظم پاکستان، مولفہ محمد جلال الدین قادری، جلد ۲ ص ۸۰

(۱۲) ایضاً، جلد ۲ ص ۸۱ (۱۳) ایضاً ص ۸۱،۸۲

(۱۴) تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، ص ۷۳

۸۔ مجاہدِ اسلام خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے علاقہ سون سیکسر سے وہ پتھرا کھڑوا دیا جس پر ترکوں کے خلاف لڑنے والوں کے نام کندہ تھے۔(۱۵)

یاد رہے پہلی عالمی جنگ میں ترکیوں کی شکست پر، جب کہ عالمِ اسلام غمزدہ تھا، مرزائیوں نے اظہارِ مسرت کی خاطر چراغاں کیا۔ انگریزوں کی وقتی فتح پر انہیں مبارک بادی کے پیغامات ارسال کئے۔ خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے اپنے اس عمل سے انگریزوں اور قادیانیوں کے خلاف اظہارِ نفرت کیا۔

۹۔ واعظِ اسلام مولانا محمد اکرام الدین بخاری (لاہور) نے تحریر وتقریر کے ذریعے مرزا قادیانی کا رد بلیغ کیا۔(۱۶)

۱۰۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی دعوتِ مناظرہ اور مرزا کی روپوشی

رمضان ۱۳۱۷ھ/ اوائل ۱۹۰۰ء میں خواجہ گولڑوی نے ''شمس الہدایہ'' تصنیف کی۔ علماء اسلام نے آپ کو دادِ تحسین دی...... دوسری طرف قادیان میں تہلکہ پڑ گیا۔ مرزا قادیانی پر تو اوس ہی پڑ گئی، اور وہ مبہوت ہو کر لاجواب ہو گیا۔ جھوٹا بھرم رکھنے کو حکیم نورالدین بھیروی (دست راست مرزا قادیانی، اور مرزا کے مرنے کے بعد مرزائیوں کے خلیفہ اول) نے اپنے مکتوب محررہ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۰ء میں بارہ سوالات لکھ کر حضرت پیر صاحب گولڑہ کو جواب دینے کے لئے روانہ کئے۔ تاجدارِ گولڑہ نے ان سوالات کا فوری شافی جواب لکھ کر ارسال کر دیا اور ساتھ ہی حقیقت معجزہ سے متعلق اس سے ایک سوال کیا۔ یہ سوال آج تک مرزائیت کے گلے کا کانٹا بنا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی نے ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۰ء ایک اشہار شائع کیا۔ اس میں چھیاسی علماء کو دعوت مناظرہ دی، ان میں تاجدارِ گولڑہ کا نام بھی تھا۔ مناظرہ کا موضوع ''عربی میں قرآنی

(۱۵) تذکرہ مشائخ چشت: ص ۲۴۴

(۱۶) تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان: مولفہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، ص ۷۱

آیات کی تفسیر'' لکھنا قرار پایا...... حضرت پیر مہر علی گولڑوی نے ۲۵۔ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک مکتوب میں مرزا کی دعوت مناظرہ قبول کر لی۔

۲۵۔ اگست ۱۹۰۰ء لاہور کے مقام پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔ حضرت پیر مہر علی گولڑوی کے علاوہ علماء اہل سنت اور دیگر فرقوں کے اکابر جمع ہو گئے۔ بادشاہی مسجد میں باتفاق علماء حضرت پیر مہر علی گولڑوی مناظر اسلام مقرر ہوئے۔ بار بار اعلان اور تقاضا کے باوجود مرزا نے راہِ فرار اختیار کی۔ اس طرح باوجود طلبِ مناظرہ کے، مرزا قادیانی مناظرہ میں نہ خود آیا نہ نمائندہ بھیجا، قادیانیوں کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

بعد ازاں اسی اجتماع سے حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری...... مولانا محمد حسن فیضی...... مولانا تاج الدین جوہر...... مولانا ابوسعد عبدالخالق جہاں خیلاں...... مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی...... مولانا احمد دین، بادشاہاں جہلم...... اور دیگر علماءِ اہل سنت نے خطاب کیا۔

اسی موقع پر اٹھاون علما اور اٹھائیس اکابرِ ملت کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کے فرار اور اہلِ اسلام کی فتح کا اشتہار شائع ہوا...... حضرت پیر مہر علی گولڑوی نے اعجاز احمدی کے جواب میں ۱۹۰۲ء میں سیفِ چشتیائی بھی لکھی۔ (۱۷)

۱۱۔ نومبر ۱۹۰۴ء مرزا قادیانی سیالکوٹ پہنچا اور اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرنے لگا۔ حضرت پیر سید جماعت علی محدثِ علی پوری نے باوجود علالت کے ایک ماہ سیالکوٹ میں قیام فرمایا۔ جگہ جگہ خود بھی مرزا کا رد کیا، اور دیگر علما کو بلا کر بھی ردِ مرزائیت میں تقاریر کروائیں۔ علماء اہل سنت کے دلائل سے عاجز آکر مرزا اس کے بعد سیالکوٹ میں داخل ہونے کے قابل نہ رہا۔ بقیہ زندگی سیالکوٹ کی زمین اس کے لئے تنگ کر دی گئی۔ (۱۸)

---

(۱۷) مہر منیر، مصنفہ مولانا فیض احمد فیضی، ص ۲۰۳ تا ۲۵۷　(۱۸) سیرت امیر ملت: ص ۲۴۵

۱۲۔ مرزا قادیانی پر آخری ضرب کاری، جس سے مرزا جانبر نہ ہو سکا۔

۲۲۔ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت امیرِ ملت پیر سید جماعت علی نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمعۃ المبارک کے خطبہ میں مرزا قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مرزا لاہور میں موجود تھا۔ بار بار کے تقاضا اور اعلان کے باوجود مرزا سامنے نہ آسکا۔

حضرت امیرِ ملت نے ۲۵، ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب پیشین گوئی فرمائی کہ چند ہی دنوں میں مرزا عبرت ناک موت سے دوچار ہوگا۔ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق مرزا آنجہانی ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء قبل دوپہر عبرت ناک موت سے واصلِ جہنم ہوا۔ (۱۹)

مرزا قادیانی مجرموں کے کٹہرے میں

علما و مشائخِ اہل سنت نے علمی، تحقیقی، تحریری اور تقریری انداز میں ردِ مرزائیت کے ساتھ ساتھ، خود مرزا اور اس کے حواریوں کو ان کی سرپرست گورنمنٹ کی کچہریوں میں، مقدمات میں نامزد کیا۔ کچہریوں کی طرف سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو ذلت آمیز رویہ سے دوچار ہونا پڑا۔ اس طرح عام آدمی، جو علمی دلائل سے واقفیت نہیں رکھتا، اس کے سامنے ان کا پول کھل گیا۔ اس سلسلہ میں چند مقدمات کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

۱۔ ردِ مرزا میں سراج الاخبار میں مولانا کرم الدین دبیر، (جہلم) کے مضامین کے خلاف مرزا قادیانی کے دست راست اور معتمد حکیم نور الدین بھیروی نے مولانا دبیر پر گورداسپور میں دو مقدمات قائم کیے۔ ۱۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء اور ۲۹۔ جون ۱۹۰۳ء میں۔ دونوں مقدمات میں مولانا دبیر باعزت بری ہوئے۔ ان مقدمات میں مرزا قادیانی خود کچہریوں میں مجرموں کی طرح پیش ہوتا رہا۔ (۲۰)

---

(۱۹) سیرت امیر ملت، مرتبہ پیر سید اختر حسین جماعتی، ص ۲۴۶ تا ۲۴۹

(۲۰) تازیانہ عبرت، مصنفہ مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر، مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۴۵

۲۔ شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم نے مولانا کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی پر مقدمہ قائم کیا۔ مدعا علیہما نے جوابِ دعویٰ میں مرزائیت کو خوب رسوا کیا۔ (۲۱)

۳۔ ۱۷۔ جنوری ۱۹۰۳ء مرزائیوں نے ایک کتاب ''مواہب الرحمٰن'' جہلم میں تقسیم کی۔ مولانا کرم الدین دبیر نے مرزا قادیانی اور حکیم فضل الدین بھیروی پر جہلم میں مقدمہ دائر کیا۔ دو سال مقدمہ چلتا رہا۔ جج نے مرزا قادیانی پر پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین بھیروی پر دو سو روپیہ جرمانہ کا حکم دیا، عدم ادائیگی کی صورت میں پانچ پانچ ماہ قید کی سزا سنائی۔ مولانا دبیر کے بے باکانہ بیانات اور جج کے فیصلہ نے مرزا اور اس کی امت کے کس بل نکال دیئے۔ (۲۲)

مرزا قادیانی نے اپنے ملفوظات اور الہامات میں جہلم میں بطور مجرم پیش ہونے کا خود بھی اقرار کیا ہے۔ (۲۳)

۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء بٹالہ میں مرزا قادیانی ایک مقدمہ میں بطور مجرم پیش ہوا۔ (۲۴)

۵۔ امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری نے، محمد علی مرزائی ساکن سنکھترہ ضلع سیالکوٹ کو حضور پرنور سید الابرار ﷺ کی شان رفیع میں گستاخی اور مرزا قادیانی کی نبوت باطلہ کے ثبوت پر اپنے ہاتھوں زدوکوب کیا...... اس پر مرزائیوں نے آپ کے خلاف مقدمہ قائم کر دیا اور اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے کمال الدین مرزائی کو وکیل بنایا۔ مرزائی وکیل نے پورے وسائل اور دلائل سے کام لیا کہ حضرت امیرِ ملت کو کچہری مین بطور مدعی علیہ حاضر کرائے، مگر اس میں پوری مرزائی امت کو ناکامی ہوئی۔ امیرِ ملت مقدمہ میں باعزت بری قرار دیئے گئے۔ بعد ازاں مرزائیوں نے اس مقدمہ کو ہائی کورٹ میں دائر کیا مگر وہاں بھی انہیں کامیابی نہ ہو سکی۔ (۲۵)

---

(۲۱) تازیانۂ عبرت، مصنفہ مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر، مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۴۵

(۲۲) تازیانۂ عبرت، مصنفہ مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیر، مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۴۵

(۲۳) ملفوظاتِ احمدیہ، جلد ۴ ص ۳۰۴، ۳۲۵، ۳۶۶، ۴۰۷ (۲۴) ایضاً ص ۱۷۴ تا ۱۸۰

(۲۵) سیرت امیر ملت، مولانا پیر سید اختر حسین جماعتی، ص ۶۵۰

ردِّ قادیانیت کا دوسرا دور ..... مرزا کی موت سے ۱۹۵۲ء تک

علمی محاذ ردِ مرزائیت میں علماء و مشائخ اہل سنت نے تحریری طور پر اتنا علمی سرمایہ فراہم کیا جس کا احاطہ دشوار ہے۔ یہ قابلِ قدر تصانیف اپنے اپنے انداز میں لاجواب ہیں۔ انہی تصانیف کی برکت سے ایک جہاں کے عقائد محفوظ اور مضبوط رہے اور بہت سے ہوش مند مرزائیوں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ ان تصانیف میں سے چند ایک کا اجمالی طور پر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱. **بَابُ الْعَقَائِدِ وَالْکَلَام** (۱۳۳۵ھ=۱۹۱۷ء)

امام احمد رضا فاضلِ بریلوی کی یہ تصنیف فتاویٰ رضویہ (جہازی سائز) جلد اول کے ۳۵۷ تا ۳۹۷ صفحات پر موجود ہے۔ (۲۶)

۲. **اَلْجُرَازُ الدَّیَّانِیُّ عَلٰی مُرْتَدِّ قَادِیَانِیِّ** (۱۳۴۰ھ=۱۹۲۱ء)

حیات حضرت مسیح علیہ السلام پر قادیانیوں کے اعتراضات کا حقانیت افروز جواب، امام احمد رضا کی بے مثال تصنیف ہے۔

۳. **اِتْمَامُ الْحُجَّۃِ عَمَّنْ اَعْرَضَ عَنِ الْحَجَّۃِ :** (غیر مطبوعہ)

مرزا قادیانی فریضۂ اسلام "حج" کرنے سے اعراض کرتا رہا، تا آنکہ اسی حالت میں مرگیا۔ مولانا اصغر علی روحی نے مرزا کی تردید میں یہ رسالہ لکھا۔

۴. **بشارتِ محمدی فی ابطال رسالتِ قادیانی**

مؤلفہ مولانا ابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور

اس میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی کامل اور شامل نبوت میں مرزا قادیانی کی نقب زنی کی مذموم حرکت کا کافی رد ہے۔

---

(۲۶) رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ، لاہور سے چھپنے والے نسخے میں یہ رسالہ جلد نمبر ۱۵ ص ۵۲۹ تا ۵۳۳ پر موجود ہے۔

۵. **تحقیق صحیح فی تردید قبر مسیح**

مؤلفہ مولانا بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور

مرزا قادیانی نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور دعویٰ کیا کہ آپ کی قبر کشمیر میں ہے۔ مولانا موصوف نے دلائل سے اس امر کی تردید اور حیات مسیح پر جاودانی تحریر پیش کی۔

۶۔ اَلْاِسْتِدْلَالُ الصَّحِیْحُ فِیْ حَیَاتِ الْمَسِیْحِ، مؤلفہ بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ لاہور ۱۹۲۴ء

۷۔ مباحثہ حقانی فی ابطال نبوۃ قادیانی، بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام لاہور

۸۔ تردید امامت کاذبہ، مؤلفہ مولانا بابو محمد پیر بخش، مطبوعہ انجمن تائید الاسلام، لاہور

ردِ قادیانیت پر مولانا موصوف کی یہ تحریر دلائل سے مزین ہے۔

۹۔ تردید معیارِ صداقت قادیانی

۱۰۔ تردید نبوت قادیانی

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا

مذکورہ تینوں کتابیں ردِ مرزائیت میں مولانا بابو محمد پیر بخش کی انجمن تائید الاسلام، لاہور کی مطبوعہ ہیں۔

۱۲۔ فیض جاری ملقب بہ ہدیۃ البخاری، مصنفہ مولانا محمد اکرام الدین بخاری

۱۳۔ اتفاق ونفاق بین المسلمین کا موجب کون ہے؟

مؤلفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی...... مطبوعہ ۱۳۲۵ھ

۱۴۔ جمعیت خاطر، مؤلفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی...... مطبوعہ ۱۳۳۲ھ

۱۵۔تردید فتویٰ ابوالکلام آزاد و مولوی محمد مرزائی، مرتبہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی ۱۳۴۲ھ

۱۶۔کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا؟ مصنفہ مولانا قاضی فضل احمد لودھیانوی......غیر مطبوعہ

۱۷۔مخزن رحمت بر قادیانی دعوت، مصنفہ قاضی فضل احمد لودھیانوی......مطبوعہ لاہور ۱۳۴۵ھ

۱۸۔تتمہ قادیانی مذہب، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی......مطبوعہ اشرف پریس لاہور

۱۹۔قادیانی قول و فعل، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی......مطبوعہ اشرف پریس لاہور

۲۰۔قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (ہر دو حصص)، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی......حیدر آباد

۲۱۔مقدمہ قادیانی مذہب، مصنفہ پروفیسر محمد الیاس برنی......مطبوعہ لاہور

۲۲۔ظہور صداقت در مرزائیت، مصنفہ پیر ظہور شاہ جلالپوری

۲۳۔قہرِ یزدانی بر سرِ دجالِ قادیانی، مصنفہ مولانا پیر ظہور شاہ جلالپوری

۲۴۔مرزائیت پر تبصرہ، مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری

۲۵۔قادیانی مذہب کا فوٹو، مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری

۲۶۔قادیانی مرزاجی کی کہانی، مولفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری

۲۷۔قادیانی کے احکام، مصنفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری

۲۸۔کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی، مولفہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری

۲۹۔اسلام اور قادیانیت، مصنفہ علامہ محمد اقبال......مطبوعہ ۲۔جون ۱۹۳۳ء

۳۰۔اسلام اور احمدیت، مصنفہ علامہ محمد اقبال......مطبوعہ ۱۲۔اکتوبر ۱۹۳۳ء

۳۱۔اِفَادَۃُ الْاَفْہَام، مصنفہ مولانا انوار اللہ خاں حیدر آبادی......(دوجلد مکمل) مطبوعہ حیدر آباد

۳۲۔اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی، مصنفہ مولانا مفتی عزیز احمد بدایونی

۳۳۔تازیانۂ عبرت،مصنفہ مولانا کرم الدین دبیر......مطبوعہ مسلم پریس لاہور،۱۹۳۲ء

۳۴۔الجنجات علی السلام فی الذب عن حریم الاسلام،مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری

۳۵۔الحق المبین،مصنفہ مولانا عبدالغنی ناظم......مطبوعہ حجازی پریس لاہور،۱۳۵۴ھ

۳۶۔حیات عیسیٰ علیہ السلام،مؤلفہ مولانا مہر الدین جماعتی......مطبوعہ لاہور

۳۷۔ختم نبوت،مصنفہ مولانا محمد ایوب کراچی

۳۸۔السیوف الکلامیہ لقطع الدعاوی الغلامیہ،مصنفہ مولانا مفتی عبدالحفیظ قادری بریلوی،مطبوعہ صابر الیکٹرک پریس لاہور

۳۹۔الصارم الربانی علی کرشن قادیانی،مصنفہ مولانا مفتی محمد صاحبداد خاں

۴۰۔عقب آسمانی بر مرزائے قادیانی،مصنفہ مولانا نور الحسن سیالکوٹی

۴۱۔قادیانی فتنے کا ارتداد،مصنفہ قاری احمد پیلی بھیتی......غیر مطبوعہ

۴۲۔معیار المسیح،مصنفہ مولانا خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی......مطبوعہ ۱۳۲۹ھ

۴۳۔مقیاس نبوت،مصنفہ مولانا محمد عمر اچھروی......مطبوعہ لاہور

۴۴۔الصوارم الهندیہ،مؤلفہ مولانا حشمت علی لکھنوی

۴۵۔الکاویہ علی الغاویہ(دو جلد عربی اور اردو الگ الگ)،مصنفہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری

۴۶۔ردمرزا قادیانی،مصنفہ خواجہ محمد ابراہیم مجددی......غیر مطبوعہ

۴۷۔ختم المرسلین،مصنفہ مولانا مظہر الدین رمداسی

۴۸۔ھدایت الرشید للغوی المرید،مصنفہ سید حبیب اللہ قادری

۴۹۔ختم نبوت،مصنفہ سید ابوالحسنات شجاع الدین

۵۰۔تکذیب مرزا بزبان مرزا، مولفہ سید محمد دی اللہ

۵۱۔سیف درگاہی برگردن مرزائی، مؤلفہ سید درویش محی الدین

۵۲۔مرزائیوں کے عقائد، مصنفہ مولانا عبدالقدیر بدایونی

۵۳۔قادیانی دعوت پر ہمارے استفسارات، مولفہ قاری محمد تاج الدین

۵۴۔خاتم النبیین، مصنفہ مصباح الدین

۵۵۔مرزا مرد ہے یا عورت؟ مصنفہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری (۲۷)

عدالتی فیصلے

۱۔ مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتا۔

۲۔ ۴۔نومبر ۱۹۲۶ء عدالت منصفی احمد پور شرقیہ نے ایک قادیانی کے خلاف سنی مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیا اور قرار دیا کہ مدعی علیہ مرزائی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔اس لئے مرتد کا نکاح سُنی عورت سے باقی نہیں۔

۳۔ ۳۔ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ/ ۷۔فروری ۱۹۳۵ء ڈسٹرکٹ جج بہاول پور نے سُنی مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ مدعی علیہ قادیانی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔ لہٰذا یہ نکاح باقی نہیں رہا۔

---

(۲۷) ردمرزائیت کے لئے دیگر کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(i) المجمل المعدد لتالیفات المجدد: مولانا ظفر الدین بہاری

(ii) تازیانہ عبرت: مولانا کرم الدین بھیں

(iii) مرآۃ التصانیف: مولانا عبدالستار سعیدی　(iv) ماہنامہ ضیائے حرم (ختم نبوت نمبر) دسمبر ۱۹۷۴ء

چند مناظرے

مرزا قادیانی کی موت سے ۱۹۵۲ء تک ہونے والے چند مناظرے ومباحثے بھی ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ۱۴، ۱۵، ۱۶۔ جولائی ۱۹۰۸ء کو مفتی غلام مرتضیٰ، میانی ضلع شاہ پور کا حکیم نور الدین قادیانی سے ابراہیم نامی قادیانی کے مکان پر مناظرہ ہوا۔ حکیم نور الدین قادیانی پورے مناظرہ میں لاجواب ومبہوت رہا۔

۲۔ ۱۸، ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مفتی غلام مرتضیٰ کا جلال الدین شمس قادیانی سے مقام ہریا، (ضلع گجرات) ایک تاریخی مناظرہ ہوا۔ قادیانی خائب وخاسر رہا۔

۳۔ قیام پاکستان سے قبل، جگ سکانوں ضلع بدایوں میں حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد نے مرزائی مناظر سے کامیاب مناظرہ کیا۔ مرزائی مناظر لاجواب و خائب ہوکر بھاگا۔

۴۔ قیامِ پاکستان سے قبل، مولانا عبدالرشید رضوی جھنگوی (طالب علم مظہر اسلام، بریلی) کا حیات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر بریلی میں مرزائی مناظر سے مناظرہ ہوا۔ مناظرہ کے بعد مرزائی کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔

۵۔ قیامِ پاکستان سے قبل، دیال گڑھ، ضلع گورداسپور میں مولانا محمد سردار احمد کا مرزائی سے مناظرہ ہوا، جس میں مرزائی مناظر کو عبرت ناک ہزیمت ہوئی۔

☆☆☆☆☆

تیسرا دور: تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور اس کے بعد

قیامِ پاکستان کے بعد، جب کہ نورائیدہ مملکت ابھی پوری طرح مستحکم بھی نہ ہونے پائی تھی، مرزائیوں نے ملک وملت کے خلاف سازشوں کا جال بچھادیا۔ صوبہ بلوچستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کے منصوبے بننے لگے۔ اندریں حالات دردمندان ملک وملت نے اس نازک صورتِ حال کے پیشِ نظر فتنہ مرزائیت کے انسداد کے لئے ملک گیر تحریک چلائی۔ اس تحریک میں سبھی مکاتبِ فکر کے اکابر واصاغر نے حصہ لیا۔ مگر قیادت اور مؤثر قوت اہلِ سنت کی تھی۔

اوائلِ دسمبر ۱۹۵۲ء میں تمام مکاتب فکر کے علما وزعما نے مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری کو اپنا متفقہ قائد تسلیم کرلیا۔

اس تحریک کے تین بنیادی مطالبات تھے۔

۱۔ ظفراللہ قادیانی کو وزارتِ خارجہ سے ہٹایا جائے۔

۲۔ مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کی جائے۔

۳۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کیا جائے۔

اس تحریک نے ۱۳۔ فروری ۱۹۵۳ء میں حکومت وقت کو مطالبات پیش کئے۔ ۲۴، ۲۵۔ فروری کو علما اور زعما کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوگیا..... علامہ ابوالحسنات قادری اور دیگر قائدین کی کراچی میں گرفتاری کے بعد مولانا عبدالستار خان نیازی نے تحریک کو باحسنِ طریق چلایا۔ ۶۔ مارچ ۱۹۵۳ء کو مارشل لا لگادیا گیا۔ مولانا نیازی اور دیگر علماء کو گرفتار کرلیا گیا۔ مقدمات فوجی عدالتوں میں چلائے گئے۔ مولانا نیازی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ یہ سزا بعد میں

عوامی دباؤ کے باعث عمر قید میں تبدیل ہوگئی اور بالآخر حکومت کو یہ سزا معاف کرنا پڑی۔

اس تحریک میں اہلِ سنت کے جن علما و زعما نے حصہ لیا۔ اس کی فہرست طویل ہے صرف چند اسماء گرامی کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

- ☆ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری
- ☆ مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی
- ☆ مولانا سید خلیل احمد قادری
- ☆ مولانا محمد ابراہیم چشتی
- ☆ مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری
- ☆ مولانا اعجاز ولی خاں رضوی
- ☆ مولانا مفتی محمد امین بدایونی
- ☆ مولانا عبدالحامد بدایونی
- ☆ مولانا سید احمد سعید کاظمی
- ☆ مولانا محمد سردار احمد
- ☆ مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری
- ☆ مولانا عبدالغفور ہزاروی
- ☆ مولانا غلام دین، لاہور
- ☆ مولانا غلام محمد ترنم
- ☆ مولانا سید فتح علی، کھروٹہ سیداں
- ☆ مولانا فرید الدین، بھوئی
- ☆ مولانا محمد حسن جان
- ☆ مولانا مفتی محمد مظفر احمد دہلوی
- ☆ مولانا مفتی صاحبداد خاں
- ☆ مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی
- ☆ مولانا شاہ احمد نورانی
- ☆ مولانا سید محمود احمد رضوی
- ☆ مولانا خواجہ غلام محی الدین گولڑوی
- ☆ پیر غلام مجدد سرہندی
- ☆ صاحبزادہ فیض الحسن
- ☆ مولانا محمد بخش مسلم
- ☆ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی
- ☆ مولانا سید محمود شاہ گجراتی (۲۸)

---

(۲۸) تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی تفاصیل، سرگرمیاں اور علماء و مشائخ کی قربانیوں کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:
(i) منیر کمیشن رپورٹ　(ii) تحریک ختم نبوت، مولفہ شورش کاشمیری
(iii) تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری

علمی وتحریری خدمات

اس عرصہ میں علمائے اہل سنت نے ردِ مرزائیت میں جو تحریری خدمات انجام دیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ مرزائی حقیقت کا اظہار، مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
۲۔ مرآۃ (عربی)، مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
۳۔ THE MIRROR (انگریزی)، مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
۴۔ مرزائی حقیقت کا اظہار (بزبان ملایشیا)، مصنفہ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی
۵۔ ختم نبوت، مصنفہ مولانا ابوالنور محمد بشیر......کوٹلی لوہاراں، مطبوعہ
۶۔ رسالہ خاتم النبیین، مصنفہ مولانا غلام مہر علی
۷۔ القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح، مصنفہ مولانا مفتی محمد امید علی خاں...... مطبوعہ ملتان
۸۔ القول الفصیح فی قبر المسیح، مصنفہ مولانا فیض احمد اویسی......مطبوعہ بہاول پور
۹۔ قہر یزدانی برقلعۂ قادیانی، مصنفہ مولانا نظام الدین ملتانی
۱۰۔ کذاب قادیان، مصنفہ مولانا مشتاق احمد چشتی......مطبوعہ راولپنڈی
۱۱۔ مرزا قادیانی کی حقیقت، مصنفہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری......مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۷۵ء
۱۲۔ مرزائی نامہ، مصنفہ مولانا مرتضیٰ احمد خاں مکیش
۱۳۔ فتویٰ جواز سوشل بائیکاٹ، مرتبہ مولانا منظور احمد ہاشمی
۱۴۔ بائیکاٹ کی شرعی حیثیت، مرتبہ مولانا مفتی محمد امین......فیصل آباد
۱۵۔ ختم نبوت (بزبان انگریزی)، مصنفہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی......(غیر مطبوعہ)
۱۶۔ حیات مسیح، مصنفہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی
۱۷۔ جماعت احمدیہ کا صریح مغالطہ، مصنفہ سید محمد القادری

عملی خدمات

☆ ۳۔ جون ۱۹۵۵ء ایڈیشنل سیشن جج راولپنڈی نے مدعیہ امۃ الکریم (قادیانیہ) کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے مدعی علیہ (مسلمان) کے حق میں فیصلہ دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔

☆ ۱۳۔ جولائی ۱۹۷۰ء میں سول جج جیمس آباد، جناب محمد رفیق گریچہ نے فیصلہ دیا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ نیز سنی عورت سے قادیانی مرد کی شادی غیر قانونی ہے۔

☆☆..........................☆☆

ردِ مرزائیت کا چوتھا دور...... تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء

قادیانیت پر ضرب کاری حسب فطرت قادیانیت وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہی۔ علماء و زعماء کی ضربوں سے وقتی طور پر دب جاتی رہی، مگر ۱۹۷۴ء میں سیاسی ابتری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیت کے عزائم پھر کھل کر سامنے آئے۔ ۲۹۔ مئی ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر، مسلمان طلبہ پر قادیانیوں نے فائرنگ کر کے اپنے عزائم کو واضح کر دیا۔ اس واقعہ سے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ اس مرتبہ بھی تمام مکاتب فکر نے ایک ہی پلیٹ فارم سے تحریک چلانے کا عزم کیا۔ مرکزی مجلس عمل کے صدر مولوی یوسف بنوری اور جنرل سیکرٹری مولانا سید محمود احمد رضوی منتخب ہوئے۔ مجلس عمل کی پکار پر عوام نے قادیانیت کے خلاف آخری اور فیصلہ کن وار کرنے کا عزم کر لیا۔ اس تحریک کو منظم کرنے میں علماء و مشائخ اہل سنت نے نمائندہ کردار ادا کیا۔ پیر قاضی محمد فضلِ رسول حیدر رضوی کی بے لوث قیادت نے اس تحریک میں جان پیدا کر دی۔ قومی اسمبلی میں جن سنی زعماء نے بھرپور کردار ادا کیا ان میں......

☆ علامہ شاہ احمد نورانی　☆ مولانا عبد المصطفیٰ ازہری

☆ مولانا سید محمد علی رضوی　☆ مولانا محمد ذاکر......اور

☆ مفتی ظفر علی نعمانی......ممتاز ہیں۔

انجمن طلباء اسلام کے نوجوانوں......

☆ اقبال اظہری ☆ محمد خاں لغاری
☆ قاری عطاء اللہ ☆ رانا لیاقت
☆ راؤ ارتضٰی اشرفی ☆ عبدالرحمٰن مجاہد
☆ محمد تقی ☆ افضال قریشی

☆ محمد حنیف طیب......اوران کے ساتھیوں نے تحریک میں ہراول دستہ کا کام کیا۔

سیکڑوں علماء و مشائخ اہل سنت نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ چالیس کے قریب افراد نے عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کی خاطر جامِ شہادت نوش کیا۔ بالآخر قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کے دونوں گروپوں (لاہوری، قادیانی) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا......قرار داد پاس کرنے سے پہلے مرزائیوں کے دونوں گروپوں کے قائدین کو صفائی کا موقع بھی دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد ۷۔ستمبر ۱۹۷۴ء کو مولانا شاہ احمد نورانی نے پیش کی تھی۔اس طرح مسلمانوں کا ایک اہم مطالبہ منظور کرلیا گیا۔

اس تحریک کی موثر قیادت اور افرادی قوت علماء و مشائخِ اہل سنت ہی ہیں۔

الحمد للہ علی ذلك

☆☆......................☆☆

چلتے چلتے آخر میں ایک مغالطہ کا ازالہ کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے، تاکہ تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی بھونڈی کوشش کو بے نقاب کردیا جائے۔ ردِ مرزائیت میں علماء و مشائخِ

اہل سنت کی مساعی جمیلہ کو ایک نظر دیکھ لینے سے اگرچہ اس مغالطہ کی کوئی حیثیت نہیں رہتی مگر ہم واضح الفاظ میں اس حقیقت کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

''مجلسِ احرار'' دیوبندیوں کی ''مجلس تحفظِ ختم نبوت'' اور علماء اہل حدیث کی طرف سے بار بار اس مغالطہ کو دہرایا جاتا ہے کہ ردِ مرزائیت میں ہم ہی مردِ میدان ہیں، علماء اہل سنت نے اس سلسلہ میں کوئی کام نہیں کیا۔ جناب مولوی محمد حنیف یزدانی قصوری خطیب جامع مسجد اہل حدیث چیچہ وطنی لکھتے ہیں:

> ''ہم بڑے ادب کے ساتھ تمام علماومشائخ بریلویہ کی خدمات عالیہ میں سوال کرتے ہیں کہ کیا بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب نے کوئی کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کی تردید اور دلائل کے ابطال میں لکھی ہے؟ اگر لکھی ہے تو ہمیں بھی اس کی زیارت کرائی جائے اور اگر نہیں لکھی تو بات بالکل ظاہر ہے کہ جناب مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا کس گروہ سے تعلق ہے اور وہ کن لوگوں کی سرپرستی میں علمائے حق پر کفر کی مشین چلاتے رہے۔'' (۲۹)

مختلف العقائد علماء کی ردِ مرزائیت میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مولوی محمد حنیف یزدانی مذکور لکھتے ہیں......

> ''(ردِ مرزائیت میں) بزرگانِ دیوبند کی خدمات کا سلسلہ بعد میں شروع ہوتا ہے، لیکن بریلوی حضرات کی خدمات اس سلسلہ میں صفر کے برابر ہیں۔ حالانکہ بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب

(۲۹) مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث، مولفہ مولوی محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیر چیچہ وطنی (۱۹۶۷ء) ص ۱۸

بریلوی اور مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود و امام مہدی، دونوں کا زمانہ ایک ہے۔" (۲۹)

جماعتِ اہل حدیث کے ترجمان جناب مولوی احسان الٰہی ظہیر نے تو کذب بیانی کا ریکارڈ توڑ دیا۔ وہ اپنی کتاب "البریلویہ" (بزبان عربی) میں امام احمد رضا کو مرزائیوں اور شیعوں میں شمار کرتے ہیں۔ (۳۰)

ناظرین باتمکین! ذرا غور کیجئے! کہ مجلسِ احرار (جس کا موجودہ نام مجلس تحفظِ ختم نبوت ہے) آج کل (بظاہر) تحریک ختم نبوت میں سرگرم عمل ہے اور مختلف دعاوی میں، ردِ قادیانیت میں اپنی اولیت اور اولویت ثابت کرتی ہے، یہ درحقیقت ۱۹۲۹ء میں بنی۔ اس وقت سے انہوں نے قادیانیت کا رد شروع کیا۔ (۳۱)

تحریکِ قیامِ پاکستان میں "مجلسِ احرار" کا کردار مؤرخین پر واضح ہے۔ اس جماعت نے ہندو کانگریس سے بڑھ کر نظریہ پاکستان اور قیامِ پاکستان کی مخالفت کی۔ پاکستان بن جانے کے بعد اس کی حیثیت مسلمانوں میں جو تھی، وہ بھی سب پر عیاں ہے۔ انہوں نے اپنی خفت کو مٹانے اور کھویا ہوا وقار بحال کرنے کے لئے مسلمانوں کے متفقہ عقیدۂ ختمِ نبوت کو اپنی سرگرمیوں کے لئے منتخب کیا، تاکہ تحریک پاکستان میں مسلمانوں کی مخالفت کا داغ ان کے چہروں سے مٹ سکے۔

---

(۲۹) مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث، مولفہ مولوی محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی (۱۹۶۷ء) ص ۱۶

(۳۰) البریلویہ

(۳۱) تحریک ختم نبوت، مولفہ شورش کاشمیری ص ۷۵

احوال واقعی گزشتہ صفحات میں بیان شدہ حقائق اس امر کی تائید کرتے ہیں اور آپ بھی اس کی تائید فرمائیں گے کہ......

۱۔ امام احمد رضا بریلوی کی دس تصانیف جلیلہ مستقل طور پر ردِ مرزائیت میں، مرزا قادیانی کی زندگی میں طبع ہو کر لاجواب ہوئیں۔

۲۔ علماو مشائخ اہل سنت کی دو درجن سے زائد تصانیف ردِ مرزائیت میں مرزا قادیانی کی زندگی میں طبع ہوئیں۔ مرزا اور اس کے ہم نوا، ان کے جواب سے عاجز رہے۔

۳۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری اور دیگر علماو مشائخ کے مناظرے اور مباہلے مرزا قادیانی کے ساتھ ہوئے۔ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا کی عبرت ناک موت جس مباہلے سے ہوئی، وہ مباہلہ اہل سنت کے علماو مشائخ نے کیا اور اسی کے نتیجے میں مرزا قادیانی اپنے انجام کو پہنچا۔

۴۔ پنجاب میں مرزا پر سب سے پہلے فتویٰ کفر لگانے والے مردِ حق مولانا غلام قادر بھیروی سنی عالم دین تھے۔

۵۔ مرزائی اور سنی کے درمیان تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتنے والے مردِ مومن مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی، سنی تھے۔

۶۔ انگریزی کاشتہ پودے مرزا قادیانی کو انگریزی کچہری میں مقدمہ میں مأخوذ کرنے اور پھر اس کی ذلت کی خاطر اس پر جرمانہ کرانے والے مردِ مجاہد مولانا ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر اور مولانا فقیر محمد جہلمی، (مصنف حدائق حنفیہ) سنی حنفی تھے۔

۷۔ مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کو ارتداد کے باعث، بالمشافہ ان سے ذلت آمیز

سلوک کرنے والے علماومشائخ سنی تھے۔

۸۔ اخبارات ورسائل میں مرزا قادیانی کی زندگی میں مضامین لکھنے والے اوراس کے دعووں کی قلعی کھولنے والے مدیر بھی سنی ہی تھے۔

۹۔ مرزا قادیانی کواس کی زندگی میں علمی دلائل سے عاجز کردینے والے علما بھی سنی تھے۔

۱۰۔ مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ سامنے آنے کے دن سے قیام پاکستان تک، ستر سے زائد سربرآوردہ علماومشائخ اہل سنت نے اس کی مؤثر تردید فرمائی۔

۱۱۔ ردِ مرزائیت میں ایک سو سے زیادہ ضخیم کتابیں، عربی، اردو، انگریزی زبانوں میں شائع ہوکرلاجواب رہیں۔ یہ تصانیف علماءِ اہل سنت کی ہیں۔

۱۲۔ ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں تمام مکاتبِ فکر کے علماوزعما نے مولانا ابوالحسنات سید محمد قادری کومجلس عمل کا متفقہ صدر منتخب کیا، یہ سنی حنفی تھے۔

۱۳۔ ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت کی تحریک کے دوران مارشل لا کی طرف سے جن مجاہدین کو سزائے موت سنائی گئی ان میں مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی، سنی تھے۔

۱۴۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قانون ساز قومی اسمبلی نے جس قرار داد کے ذریعے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، اس قرار داد کے پیش کرنے والے قائدِ ملتِ اسلامیہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی سنی حنفی ہیں۔

۱۵۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریکوں میں مؤثر انداز میں سرگرم عمل رہنے والے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والوں کی اکثریت سنی علماوعوام کی ہے۔

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں

عقیدہ کی رورعایت نہ کیجئے! تاریخی حقائق کو سامنے رکھیں اور عقلِ سلیم سے سوال کریں کہ کیا مجلسِ احرار، مجلسِ ختمِ نبوت، علماءِ اہلِ حدیث وغیرہ کی بریلوی علماءِ کرام کے خلاف مہم سراسر لغو اور بے بنیاد ہے یا نہیں؟ یہ الزام کہ......

''بریلوی حضرات کی خدمات اس سلسلہ میں صفر کے برابر ہیں۔''

..... کیا تاریخ کا بدترین جھوٹ نہیں ہے؟؟؟

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ خَاتَمِ رُسُلِہٖ وَ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ

☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات......کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا

کافر مسجد کا متولی نہیں رہ سکتا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡمُصۡطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحٰبِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اِلٰی یَوۡمِ الۡجَزَاءِ

مسجد کا معنی و مفہوم مسجد کے لغوی معنی ہیں: سجدہ کی جگہ

پہلی امتوں کے لئے لازم تھا کہ وہ معروف متعین جگہوں پر ہی عبادت کریں۔ معروف عبادت گاہوں کے علاوہ کسی اور جگہ عبادت کرنا ان کے لئے جائز نہ تھا۔ سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے تصدق، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ خصوصیت اور اجازت عطا فرمائی کہ روئے زمین کی ہر پاک اور عبادت کے لائق جگہ پر نماز پڑھ لیں۔

فقہی اصطلاح میں مسجد اس جگہ کو کہتے ہیں جسے کسی مسلمان نے اپنی ملک سے الگ کر کے مسلمانوں کی عبادت کے لئے وقف کر دیا ہو اور عبادت کے لئے اذنِ عام کر دیا ہو۔

شرعی حکم جو جگہ ایک بار مسجد قرار پا جائے قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے۔ اس جگہ مسجد کی عمارت تعمیر کرنا، اس میں محراب، مینار اور منبر وغیرہ بنا کر اسلامی تشخص قائم کرنا سنتِ متوارثہ اور مسلمانوں کی روایتِ قدیمہ ہے۔

تعمیر مسجد ''تعمیرِ مسجد'' ایک جامع کلمہ ہے اس میں درج ذیل امور شامل ہیں۔

۱۔ مسجد کی عمارت بنانا
۲۔ اس میں اضافہ کرنا
۳۔ مسجد کو توسیع دینا
۴۔ مسجد کی مرمت کرنا

۵۔ اس میں چٹائیاں، فرش، دریاں، قالین وغیرہ بچھانا

۶۔ دیواروں پر قلعی، رنگ و روغن کرنا، جھاڑو دینا، صفائی کرنا

۷۔ اس میں روشنی اور زیب و زینت کرنا

۸۔ اس میں نماز پڑھنا، تلاوتِ قرآن کرنا، ذکر و اذکارِ مسنونہ ادا کرنا

۹۔ اس میں درس و تدریس کرنا

۱۰۔ عبادت کے لئے وہاں داخل ہونا اور اکثر آتے جاتے رہنا

۱۱۔ اذان و تکبیر کہنا ۱۲۔ جماعت قائم کرنا

۱۳۔ دنیوی باتیں نہ کرنا، خرید و فروخت سے منع کرنا

۱۴۔ ہر اس چیز سے مسجد کو بچانا جو مسجد کی عظمت کے منافی ہو......وغیرہ(۱)

''تعمیر مسجد'' کے اس جامع مفہوم میں تمام امور کی ادائیگی کا حق صرف اہلِ اسلام کے لئے ہے۔ کافر، مشرک اور مرتد کو ان میں سے کسی امر کی ادائیگی کا حق نہیں۔ اگر کافر، مشرک یا مرتد مسجد کی تعمیر کرنا چاہے تو اسے منع کر دیا جائے، بلکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ تعمیر مساجد میں ان سے چندہ وغیرہ بھی وصول نہ کریں۔

☆ رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ☆ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر خازن تفسیر کبیر روح البیان ... تفسیر مظہری وغیرہ

فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ☆(۲)

ترجمہ: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر، ان کا توسب کیا دھرا اکارت ہے، اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ (کنز الایمان)

شانِ نزول ان آیاتِ کریمہ کے شانِ نزول میں مفسرین نے بیان کیا کہ قریش کے رؤساٴ کی ایک جماعت، جو بدر میں گرفتار ہوئی، ان میں حضور اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباس بھی تھے۔ (اس وقت یہ اسلام نہیں لائے تھے) ان کو صحابہ کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی المرتضیٰ نے تو خاص حضرت عباس کو سیدِ عالم ﷺ کے مقابل آنے پر بہت سخت سست کہا۔ حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو!......ان سے کہا گیا کہ آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں؟......انہوں نے کہا ہاں! ہم تم سے افضل ہیں۔ ہم مسجدِ حرام کو آباد کرتے ہیں، کعبہ کی خدمت کرتے ہیں، حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں، اسیروں کو رہا کراتے ہیں......اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کو آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا، کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے۔ تو جو خدا کا منکر ہو، اس کے ساتھ کفر کرے، وہ کیا مسجد آباد کرے گا؟ (۳)

---

(۲) التوبہ آیت ۱۷...۱۸

(۳) صحیح مسلم... ابوداؤد... صحیح ابن حبان...... تفسیر ابن ابی حاتم...... تفسیر ابن کثیر...... خازن...... روح البیان۔ مظہری روح المعانی۔ کبیر۔ اسباب نزول خزائن العرفان وغیرہ

☆　حضرت ملا جیون استاذ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمہما اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

رُوِیَ فِیْ نُزُوْلِهَا اَنَّ عَبَّاسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَمَّا سُبِیَ حِیْنَ کَانَ مُشْرِکًا عَرَضَ الصَّحَابَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمُ الْاِسْلَامَ عَلَیْهِ وَ لَامُوْهُ عَلَی الشِّرْکِ فَقَالَ اَنْتُمْ غَیْرُ مُفَضَّلِیْنَ مِنَّا وَاِنَّا نُسَاوِیْکُمْ نَشْتَغِلُ بِتَعْمِیْرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ نُعَظِّمُهُ وَ نُسْقِی الْحَاجَّ وَ نُعْتِقُ رِقَابًا فَنَزَلَتْ. (۴)

ان آیات کے شانِ نزول میں بیان کیا گیا ہے کہ حالتِ کفر و شرک میں جب حضرت عباس قیدی ہوئے۔ صحابہ کرام نے ان پر اسلام پیش کیا، اور مشرک ہونے کی وجہ سے ان پر ملامت کی، تو حضرت عباس نے کہا کہ تم ہم سے افضل نہیں ہو بلکہ ہم تمہارے مساوی ہیں۔ ہم مسجدِ حرام کی تعمیر میں مشغول رہتے ہیں، اس کی تعظیم کرتے ہیں، حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں، اسیروں کی رہائی کراتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆　آیتِ مذکورہ کے شانِ نزول میں تفسیر حقانی میں مزید وضاحت ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ایک اقتباس یہاں پیش کر دیا جائے:

"مکہ کے بت پرست قدیم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے تھے اور ایامِ حج میں لوگوں کو پانی بھی پلایا کرتے تھے۔ اسلام کے مقابلہ میں وہ اپنی نیکیوں پر فخر کرتے تھے کہ ہم مجاور بیت اللہ اور اس کے خادم ہیں۔ ہم سے بڑھ کر خدا کے نزدیک کس کا مرتبہ ہے؟ پھر اس پر بھی محمد (ﷺ) ہم سے لڑنے اور عہد تمام کر دینے کا حکم دیتا ہے؟ چنانچہ یہود نے بھی اس بارے میں ان کی تصدیق

---

(۴)　التفسیرات الاحمدیہ ص ۴۵۲، طبع بمبئی

کر کے یہی کہا تھا کہ تم عند اللہ بڑے درجے رکھتے ہو۔ اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں...... وہ مسلمانوں کی ہجرت، جہاد فی سبیل اللہ اور اعانت رسول کریم پر اپنے ان اعمال، تعمیر مسجد الحرام اور پانی پلانے کو فوقیت دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عباس نے (حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جواب میں) یہی کہا تھا۔ (اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے) فرماتا ہے: مشرکین کا کام مساجدِ الٰہی کی تعمیر کرنا نہیں۔ کیوں؟ کہ وہ کفر کے مقر اور شرک کے مرتکب ہیں اور مساجد کی آبادی تعمیرِ عمارت، اس کی رونق اور وہاں رہ کر عبادت کرنا خلوص اور توحید پر مبنی ہے۔ سو وہ ان میں کہاں؟ (۵)

تفسیر حقانی کا یہ اقتباس تبصرہ کا محتاج نہیں، یہ واشگاف الفاظ میں شہادت دے رہا ہے کہ مسجد کی آبادی کسی کافر کا استحقاق نہیں۔ کافر اگرچہ مسجد کو کتنا عرصہ اپنے زیرِ تصرف رکھے، بزعمِ خویش اس کا انتظام و انصرام کرے، لیکن اس کا کفر اسے اس استحقاق سے محروم رکھتا ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس بقعۂ مقدسہ کو، جسے کافر مسجد سمجھ کر آباد رکھے ہوئے ہے، اس کے تصرف سے آزاد کرائیں اور اس کی آبادی میں خود کوشش کریں۔

☆　آیتِ مبارکہ کی یہی تفسیر (باختلاف الفاظ) علامہ جلال الدین محلی شافعی...... قاضی ناصر الدین بیضاوی شافعی...... علامہ بدر الدین عینی شارح بخاری...... وغیرہ علما نے فرمائی ہے۔ (۶)

---

(۵)　تفسیر فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی جلد ۴ ص ۳۰۰ طبع دہلی

(۶)　عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۴ ص ۲۰۷

اقوالِ مفسرین

☆ حضرت ملاجیون علیہ الرحمان آیات کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

وَ الْمَعْنٰى مَاصَحَّ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ مَااسْتَقَامَ لَهُمْ تَعْمِيْرُ الْمَسَاجِدِ حَالَ كَوْنِهِمْ شَاهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ يَعْنِىْ لَايَسْتَقِيْمُ لَهُمُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْمُتَنَافِيَيْنِ عِمَارَةِ بَيْتِ اللهِ وَعِبَادَةِ غَيْرِهٖ اِنَّمَا يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللهَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْجَامِعُوْنَ لِلْكَمَالَاتِ الْعِلْمِيَّةِ وَ الْعَمَلِيَّةِ فَالْمَقْصُوْدُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى مَنَعَ الْمُشْرِكِيْنَ عَنْ تَعْمِيْرِ الْمَسَاجِدِ حَالَ كَوْنِهِمْ عَلَى الشِّرْكِ وَ اَجَازَ ذٰلِكَ التَّعْمِيْرَ لِمَنْ كَانَ جَامِعًا لِلصِّفَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ خَاصَّةً.(۷)

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ مشرکین (اور دیگر کفار ومرتدین) کے لئے جائز نہیں اور نہ انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ مسجدوں کو آباد کریں دراں حالیکہ وہ اپنے کفر وشرک پر خود عملی اور قولی گواہیاں دے رہے ہیں۔ بت پرستی بھی کریں اور خدمتِ کعبہ بھی؟ حضور اکرم ﷺ کا انکار بھی کریں اور حاجیوں کی خدمت بھی؟ یہ تو اجتماعِ ضدین ہے جو محال ہے۔ مسجدوں کی آبادی کا حق صرف انہیں ہے جو اللہ تعالیٰ پر (نبی کے ذریعے) ایمان لائیں۔ قیامت کو (نبی کے ذریعے) مانیں، یعنی اسلام کے تمام ارکان پر ایمان لائیں۔ عملی طور پر نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں۔ دین میں خدا کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ ایسے کمالاتِ علمیہ اور عملیہ کے جامع مومن ہی مسجدوں کو آباد کرنے کے مستحق ہیں۔ ان آیات سے مقصود یہ ہے کہ......

۱۔ کافروں کو (حالت کفر میں) مساجد کی تعمیر سے روک دیا جائے۔

۲۔ صفاتِ مذکورہ کے حامل مومنوں کے لئے تعمیرِ مساجد جائز ہے۔

---

(۷) التفسیرات الاحمدیہ، ص ۴۵۴

☆ خلاصہ کلام کے طور پر حضرت ملاجیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فَعُلِمَ مِنْهُ اَنَّ الْبِنَاءَ الْجَدِيْدَ مَمْنُوْعٌ لَهُمْ بِالطَّرِيْقِ الْاَوْلٰى فَاِنْ اَرَادَ كَافِرٌ اَنْ يَّبْنِىْ مَسَاجِدَ اَوْ يَعْمُرَهَا يُمْنَعُ مِنْهُ وَهُوَ الْمَفْهُوْمُ مِنَ النَّصِّ وَاِنْ لَّمْ يَدُلَّ عَلَيْهِ رِوَايَةٌ.(۸)

ا۔ کافروں کو نئی تعمیر کرنے سے روک دیا جائے۔

۲۔ اگر کافر مسجد بنانا چاہے یا اس کی آبادی کا ارادہ کرے تو اسے منع کردیا جائے۔

☆ تفسیر خازن میں ہے:

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَىْ مَايَنْبَغِىْ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْعَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْمَسَاجِدَ اِنَّمَا تُعْمَرُ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحْدَهٗ فَمَنْ كَانَ كَافِرًا بِاللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّعْمُرَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ......(۹)

مشرکین کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسجدوں کی تعمیر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ وہ کافروں کو مسجد کی تعمیر سے روک دیں۔ اس لئے کہ مسجد تو اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے۔ پس جو شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اسے مسجد کی تعمیر کا حق نہیں۔

☆ امام فخر الدین رازی مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْكَافِرِ اَنْ يُّقْدِمَ عَلٰى مَرَمَّةِ الْمَسَاجِدِ وَاِنَّمَا لَمْ يَجُزْلَهٗ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْمَسْجِدَ مَوْضِعُ الْعِبَادَةِ فَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مُعَظَّمًا وَّ الْكَافِرُ يُهِيْنُهٗ وَلَا يُعَظِّمُهٗ اَيْضًا . الْكَافِرُ نَجَسٌ فِى الْحُكْمِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ وَّتَطْهِيْرُ

(۸) التفسیرات الاحمدیہ۔ ص۳۵۴ (۹) تفسیر خازن، جلد۲۔ ص۲۲۲

اَلْمَسَاجِدِ وَاجِبٌ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیَ لِلطَّائِفِيْنَ وَ اَيْضًا. الْكَافِرُ لَايَحْتَرِزُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فَدُخُوْلُهٗ فِی الْمَسْجِدِ تَلْوِيْثٌ لِلْمَسْجِدِ وَ ذٰلِکَ قَدْ يُؤَدِّیْ اِلٰی فَسَادِ عِبَادَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَيْضًا اِقْدَامُهٗ عَلٰی مَرَمَّةِ الْمَسْجِدِ يَجْرِیْ مَجْرَی الْاِنْعَامِ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ وَ لَايَجُوْزُ اَنْ يَّصِيْرَ الْكَافِرُ صَاحِبَ الْمِنَّةِ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ.(۱۰)

کافر کے لئے مسجد کی تعمیر و مرمت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ......

(i) مسجد عبادت کی جگہ ہے، جس کی تعظیم کرنا واجب ہے اور کافر مسجد کی توہین کرتا ہے، تعظیم نہیں۔

(ii) نیز کافر حکماً نجس ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مشرکین نجس ہیں۔ اور مساجد کی پاکیزگی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے پاک کرو

(iii) اور اس وجہ سے بھی کہ کافر نجاست سے نہیں بچتا۔ لہٰذا مسجد میں اس کے داخل ہونے سے مسجد ناپاک ہوگی اور اس سے مسلمانوں کی عبادت میں حرج ہوگا

(iv) نیز کفار کی تعمیرِ مساجد سے مسلمانوں پر ان کا احسان ہوگا اور کفار سے مسلمانوں پر احسان کرانا جائز نہیں۔

☆ بیہقیِ زمانہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يَجِبُ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِکَ لِاَنَّ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اِنَّمَا يُعْمَرُ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ فَمَنْ كَانَ كَافِرًا. بِاللّٰهِ فَلَيْسَ مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يَّعْمُرَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ.(۱۱)

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ کفار کو تعمیر مساجد سے منع کریں، کیونکہ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا منکر ہو اس کو مساجد بنانے کا کوئی حق نہیں۔

---

(۱۰) تفسیر کبیر: جلد ۱۶، ص ۷، طبع ایران

(۱۱) تفسیر مظہری: جلد ۴، ص ۲۰۶، طبع کوئٹہ

☆ امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ الباری نے آیت مذکورہ سے مسائل کے استنباط کے ضمن میں فرمایا:

قَالَ الْوَاحِدِیُّ: دَلَّتْ عَلٰی اَنَّ الْکُفَّارَ مَمْنُوْعُوْنَ مِنْ عِمَارَةِ مَسْجِدٍ مِّنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ لَوْ اَوْصٰی بِهَا لَمْ تُقْبَلْ وَصِیَّتُهٗ وَ یُمْتَنَعُ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسَاجِدِ وَاِنْ دَخَلَ بِغَیْرِ اِذْنِ مُسْلِمٍ اِسْتَحَقَّ التَّعْزِیْرَ. (۱۲)

آیتِ مذکورہ بالا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کافر کو مسجد کی تعمیر و آبادی سے روکا جائے اور اگر کوئی کافر مسجد تعمیر کرنے کی وصیت کرے، تو اس کی وصیت قبول نہیں کی جائے گی......اور کافر کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا جائے......اگر کوئی کافر مسلمان کی اجازت کے بغیر مسجد میں داخل ہوا، تو اسے سزا دی جائے۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی نے سورہ توبہ کی ان آیات کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''مشرکین کی یہ لیاقت ہی نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں، جس حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر کفر کا اقرار کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے سب اعمال اکارت ہیں اور دوزخ میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاویں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں۔ سو ایسے لوگوں کی نسبت توقع ہے کہ وہ اپنے مقصود تک پہنچ جاویں گے۔'' (۱۳)

مزید تحقیق آیت مبارکہ مذکورہ بالا......اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ......

......الخ......اگر جملہ خبریہ ہو تو اس کی حکایت کو اللہ کریم نے بیان فرما کر ثابت رکھا ہے اس کی تردید یا تنسیخ نہیں فرمائی۔......اور اگر بطور امر اسلامی قانون ہو تو بھی حکم ظاہر

(۱۲) تفسیر کبیر: جلد ۶، ص ۷، ۸　(۱۳) ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی

ہے.....حکومتِ اسلامیہ اور خود مسلمانوں پر اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

☆ احکامِ سابقہ کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے:

وَمَالَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ☆(۱۴)

اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجدِ حرام سے روک رہے ہیں اور وہ اس کے اہل نہیں۔ اس کے اولیا تو پرہیز گار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں۔

☆ مفسرِ کبیر علامہ جلال الدین محلی شافعی (جو اپنی تفسیر میں سب سے قوی روایت لکھتے ہیں) اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں:

(وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَآءَهٗ) مُسْتَحِقِّيْنَ وِلَايَةَ اَمْرِهٖ مَعَ شِرْكِهِمْ وَهُوَ رَدٌّ لِّمَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ وُلَاةُ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ فَنَصُدُّ مَنْ نَّشَآءُ وَنُدْخِلُ مَنْ نَّشَآءُ(اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ)مِنَ الشِّرْكِ لَا يَعْبُدُوْنَ فِيْهِ وَقِيْلَ الضَّمِيْرَانِ لِلّٰهِ(وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)اَنْ لَّا وِلَايَةَ لَهُمْ عَلَيْهِ.(۱۵)

کفارِ مکہ حرم کے متولی بننے کے مستحق نہیں، کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ اس آیت میں ان لوگوں کا رد ہے جو یہ کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ اور حرم کے متولی ہیں۔ جسے چاہیں بیت اللہ میں داخل ہونے سے روک دیں اور جسے چاہیں داخل ہونے کی اجازت دیں (حدیبیہ کے سال حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بیت اللہ سے روک کر انہوں نے ایسا کیا تھا)۔ حرم کے متولی تو وہ ہیں جو کفر و شرک سے بچتے ہیں، اس میں غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اکثر لوگ

---

(۱۴) سورۃ انفال: آیت ۳۴

(۱۵) جلالین

یہ نہیں جانتے کہ حرم پر ان کی کوئی ولایت نہیں نہ انہیں اس میں تصرف کا حق ہے...... بعض مفسرین نے اولیاؤہ میں دونوں جگہ ضمیرِ غائب کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دیا ہے۔

☆ مولانا عبدالحق حقانی نے ان آیات کا ترجمہ یوں کیا:

''اور یہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو پرہیز گار ہی ہیں''۔(١٦)

سورۃ انفال کی اس آیت وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَاءَهٗ اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ میں اولیاؤہ سے مراد متولی اور متصرف ہے۔

☆ تفسیر مدارک میں ہے:

(وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَاءَهٗ)وَ مَا اسْتَحَقُّوْا مَعَ اِشْرَاكِهِمْ وَ عَدَاوَتِهِمْ لِلدِّيْنِ اَنْ يَّكُوْنُوْا وُلَاةَ اَمْرِ الْحَرَمِ (اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ) مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.(١٧)

دین کی عداوت اور شرک پر قائم رہتے ہوئے کفارِ مکہ حرم کے متولی و متصرف رہنے کے اہل نہیں۔ اس کے متولی تو مسلمانوں میں سے پرہیز گار لوگ ہیں۔

☆ بیہقی وقت قاضی ثناءاللہ پانی پتی نے بھی اسی آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے۔

(وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَاءَهٗ)اور وہ مسجدِ حرام کے متولی ہونے کے قابل نہیں......(اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ)نہیں ہیں حق دار کعبہ کے مگر متقی۔ یعنی وہی لوگ کعبہ کے حقدار ہیں جو شرک سے پرہیز رکھنے والے ہیں۔(١٨)

☆ جناب مودودی صاحب نے اس آیت میں ولی کا ترجمہ متولی کیا ہے۔ مزید لکھا۔

''......محض میراث میں مجاورت اور تولیت پا لینے سے کوئی شخص یا گروہ کسی عبادت گاہ

---

(١٦) تفسیر حقانی جلد ۴ ص ۱۸۴ (١٧) مدارک علی حاشیہ خازن جلد ۲ ص ۱۹۴

(١٨) اردو ترجمہ مظہری جلد ۵ ص ۹۳، ۹۴، طبع دہلی

کا جائز مجاور و متولی نہیں ہو سکتا۔ جائز مجاور و متولی تو صرف خدا ترس اور پرہیز لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔" (۱۹)

جناب مودودی صاحب کی اس عبارت نے واضح بتا دیا کہ......

۱۔ کافر و مشرک کسی عبادت گاہ کا جائز متولی اور مجاور نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اگر کوئی عبادت گاہ، مسجد وغیرہ میراث میں کسی کافر کے حصے میں آئے تو بھی کافر اس کا جائز متولی اور مجاور نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ بیت اللہ پر اگر چہ مشرکین کا دعویٰ یہی تھا کہ ہم بطورِ میراث اس کے متولی، متصرف اور مجاور ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا اور فرمایا وراثت یا ملکیت کے طور پر بھی تم بیت اللہ، مسجد یا کسی عبادت گاہ کے جائز متولی اور مجاور نہیں رہ سکتے۔

☆ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کے تفسیری حواشی میں لکھتے ہیں:

"اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا (یہ مشرک لوگ) کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ وہ مشرک ہیں۔" (۲۰)

☆ علامہ ابو بکر جصاص حنفی (متوفی ۳۷۰ھ) نے مساجد پر کافروں کی تولیت اور تصرفات پر فیصلہ کن ارشاد فرمایا۔ لکھتے ہیں:

فَاقْتَضَتِ الْاٰیَۃُ مَنْعَ الْکُفَّارِ مِنْ دُخُوْلِ الْمَسَاجِدِ وَمِنْ بِنَائِھَا وَ تَوَلِّیْ مَصَالِحِھَا وَ الْقِیَامِ بِھَا لِانْتِظَامِ اللَّفْظِ الْاَمْرَیْنِ۔ (۲۱)

اس آیت (مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ) کا مقتضٰی یہ ہے کہ کفار کو مسجد میں داخل ہونے، انہیں تعمیر کرنے......، مسجد کی دیکھ بھال اور اس کا نگران بننے

(۱۹) تفہیم القرآن: جلد ۲، ص ۱۴۳ (۲۰) خزائن العرفان حاشیہ کنز الایمان

(۲۱) خزائن العرفان حاشیہ کنز الایمان

سے روک دیا جائے، کیونکہ لفظِ تعمیر ان دونوں باتوں کو شامل ہے۔

☆ علامہ ابوبکر مرغینانی صاحب ہدایہ (م:۵۹۳ھ)......☆ علامہ ملا نظام الدین (م:۱۱۶۷ھ) جامع فتاویٰ عالمگیری......☆ اور علامہ ابن عابدین شامی (م:۱۲۵۲ھ) وغیرہ فقہاءِ کرام نے بھی تصریح فرمائی ہے کہ کافر کو مسجد کی تولیت کا کوئی حق نہیں۔ کفر ان کے استحقاقِ تولیت کو باطل کر دیتا ہے۔

خلاصۂ کلام خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کی صریح نصوص، احادیث طیبہ، مفسرین کے تفسیری فوائد اور اجلہ فقہاء کی تصریحات ان امور پر متفق ہیں کہ

۱۔ مسجد کی آبادی کا حق صرف مسلمان کو ہے۔

۲۔ کافر بوجہ کفر مسجد کا منتظم، متولی اور متصرف نہیں رہ سکتا۔

۳۔ کافر کو مسجد میں بلا وجہ آنے سے روک دیا جائے۔

۴۔ اگر کوئی کافر ان احکام کی خلاف ورزی کرے تو اسے تعزیراً سزا دی جائے۔

۵۔ حکومتِ اسلامیہ اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان احکام پر عمل کریں۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ.

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

۱۸۔ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ

اقبال اور قادیانیت

☆ ......ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے، اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔

علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار......اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)...... مسلمانوں کے قیام (نماز) سے قطع تعلق ...... نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ......اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے...... یہ تمام امور قادیانیوں کی علاحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے۔ کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔

☆ ......اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علاحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں، تو پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟" (۱)

☆ "میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی، اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں" (۲)

پنجاب کے اربابِ نبوت کی شریعت　　کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

---

(۱) حرف اقبال: مرتبہ لطیف احمد شروانی

(۲) مکتوب علامہ اقبال، بنام پنڈت جواہر لال نہرو، محررہ ۲۱۔ جون ۱۹۳۶ء

فہرست عنوانات......ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ

ازافادات ....حضرت محدثِ اعظم، مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز

اسمِ مبارک حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے اسمِ مبارک کا ذکر بکثرت احادیثِ طیبہ میں موجود ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ......وَفِيْ رِوَايَةٍ ...... يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَامُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا.(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص عرب (وعجم) کا مالک بنے گا، جو میرے گھر والوں سے ہوگا۔جس کا نام

(۱) رواہ ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۹، والترمذی، ج ۲، ص ۵۶، رقم الحدیث ۲۲۳۰

مستدرک، امام حاکم، رقم الحدیث ۸۳۶۴......مسند بزار، رقم الحدیث ۱۸۰۴ ...معجم صغیر، امام طبرانی، رقم الحدیث ۱۱۸۱

نوٹ:۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے اسمِ مبارک کے بارے میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے متعدد احادیث منقول ہیں، ان میں سے بعض کے الفاظ یہ ہیں۔

☆ **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا لَيْلَةً لَطَوَّلَ اللهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَ اِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ . الخ**

معجم کبیر، طبرانی رقم الحدیث ۱۰۲۲۳، ۱۰۲۱۶، ۱۳۵......الحاوی للفتاوی از امام سیوطی، جلد ۲، ص ۶۴

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک رات باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس رات کو دراز فرمادے گا، یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (امام مہدی) حکمران بنے گا، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔

☆ **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِسْمُ الْمَهْدِيِّ مُحَمَّدٌ**......الحاوی للفتاوی، امام سیوطی، جلد ۲، ص ۷۳

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔

☆ **عَنْ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ.**

ترمذی، کتاب الفتن، رقم الحدیث ۲۲۳۱......مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۳۵۷۱

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری اہل بیت میں سے ایک شخص حکمران ہوگا، جو میرا ہم نام ہوگا۔

میرے نام کے موافق ہوگا...... ایک روایت یوں ہے کہ اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔ (اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) وہ زمین کو انصاف وعدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم اور زیادتیوں سے بھری تھی۔

فائدہ اس حدیث نے واضح کر دیا کہ حضرت امام مہدی ابھی پیدا ہوں گے۔ خانوادۂ سادات سے ہوں گے۔ ان کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا...... بھلا مرزا غلام احمد قادیانی بن مرزا غلام مرتضیٰ کس طرح مہدی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ اس حدیث میں ان لوگوں کا بھی رد ہے جو کہتے ہیں حضرت امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ان کا نام محمد بن حسن عسکری ہے۔ یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں اور حدیثِ مبارک کے منکر ہیں۔

نسب حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نسب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ مہدی میری نسل سے، اولادِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوں گے۔

---

(۲) ابوداؤد، رقم الحدیث ۴۲۸۴...... ترمذی، رقم الحدیث ۲۲۳۱...... مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۳۵۷۱

نوٹ:۔ ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث مبارکہ کا یہی مفہوم مختلف الفاظ سے مروی ہوا۔ مثلاً......

☆ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَّ هُوَ مِنْ بَنِيْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا...... مستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۱

رسول اکرم ﷺ نے امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مہدی (کا ظہور) حق ہے اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے۔

☆ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَهْدِيَّ وَ هُوَ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ...... سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۰۸۷

حضور ﷺ نے امام مہدی کا ذکر فرمایا، وہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں ہوں گے۔

نوٹ:۔ اسی مضمون کی ایک حدیث مبارکہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اہل بیتِ اطہار میں سے ہوں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةٍ ...... سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۰۸۵...... مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۶۴۵

حضور ﷺ نے فرمایا امام مہدی میرے اہل بیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں ولایت کے مطلوبہ مقام تک پہنچا دے گا۔

فائدہ اس حدیث میں عتــــرت سے مراد اولاد ہے۔ پھر مزید وضاحت فرمائی کہ میری اولاد سے مراد، میری لختِ جگر خاتونِ جنت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد ہے۔ یعنی امام مہدی سید ہوں گے۔...... مرزا غلام احمد قادیانی بزعمِ خود مغل مرزا ہے۔ وہ مہدی ہونے کا دعویٰ کس طرح کرسکتا ہے؟ یقیناً اس کا مہدی ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔

نسب الطرفین سید امیر المومنین سیدنا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم، امامِ مہدی کی علامات اور اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

قَالَ عَلِيٌّ ﷜ وَنَظَرَ اِلٰى اِبْنِهِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَشْبَهُهٗ فِي الْخُلُقِ وَلَا يَشْبَهُهٗ فِي الْخَلْقِ(۳)

حضرت علی ﷜ نے اپنے بیٹے حضرت حسن ﷜ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سید فرمایا ہے۔ اس کی پشت سے ایک شخص

---

(۳) ابوداؤد، عن ابی اسحٰق، ج ۲، ص ۲۴۱

نوٹ:۔ نبی اکرم ﷺ نے خود یہ وضاحت ارشاد فرمادی ہے کہ امام مہدی حسنی حسینی سید ہوں گے۔

عَنْ عَلِيِّ ۔الْهِلَالِيِّ ﷜ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ : يَافَاطِمَةُ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ اِنَّ مِنْهُمَا يَعْنِيْ مِنَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ مَهْدِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِذَا صَارَتِ الدُّنْيَا هَرَجًا وَّ مَرَجًا وَّ تَظَاهَرَتِ الْفِتَنُ وَ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَ اَغَارَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَلَا كَبِيْرَ يَرْحَمُ صَغِيْرًا وَّلَا صَغِيْرَ يُوَقِّرُ كَبِيْرًا بَعَثَ اللّٰهُ عِنْدَ ذَالِكَ مِنْهُمَا مَنْ يَفْتَحُ حُصُوْنَ الضَّلَالَةِ وَ قُلُوْبًا غُلْفًا يَقُوْمُ الدِّيْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ كَمَا قُمْتُ فِيْ اَوَّلِ الزَّمَانِ وَ يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا...... معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث ۲۶۷۵...... معجم اوسط طبرانی، رقم الحدیث ۶۵۴۰

مجمع الزوائد ہیثمی، جلد ۹، ص ۱۶۵...... الحاوی للفتاوی للسیوطی، جلد ۲، ص ۶۶، ۶۷

حضرت علی ہلالی ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا۔ اے فاطمہ! قسم بخدا ان دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) کی اولاد میں اس امت کے مہدی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا میں فساد عام ہوجائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا، اور نہ ہی کوئی چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) کی اولاد میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا، جو گمراہی کے قلعے فتح کرلے گا، بند دلوں کو کھول دے گا۔ آخری زمانہ میں دین ایسے قائم کرے گا جیسے میں نے پہلے زمانے میں قائم کیا۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔

پیدا ہوگا جو تمہارے نبی کے ہم نام ہوگا۔ عادات میں ان کے مشابہ ہوگا اور شکل میں ان کے (پورا) مشابہ نہیں ہوگا۔

فائدہ اس حدیث نے بیان فرمایا کہ امامِ مہدی والد کی جانب سے حسنی سید، اور والدہ کی طرف سے حسینی سید ہوں گے۔ اربابِ نظر نے فرمایا ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم ﷜ کی اولاد سے ہوں گے...... اس حدیث میں جہاں دعویٰ روافض (۴) کی تردید ہے، وہیں قادیانیوں کا بھی ردِ بلیغ ہے، کیونکہ حضرت امام مہدی تو نجیب الطرفین سید ہوں گے، جبکہ مرزا قادیانی سید بھی نہیں...... لہٰذا مرزا قادیانی اپنے دعوے میں مفتری اور کذاب ہے۔ اسے حضور اکرم ﷺ کی اولاد تو کیا آپ کے دین سے بھی کوئی دور کا واسطہ نہیں۔

حلیہ مبارک ایک حدیث شریف میں امام مہدی کا حلیہ یوں بیان ہوا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۔ الْخُدْرِیّ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْهَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا وَّیَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ. (۵)

حضرت ابو سعید خدری ﷜ روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہدی مجھ سے ہوں گے (میری اولاد سے ہوں گے)، چوڑی پیشانی والے، اونچی

(۴) روافض کا دعویٰ یہ ہے کہ امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں، البتہ اس وقت غائب ہیں، قربِ قیامت ظاہر ہوں گے۔ جبکہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے۔ مذکورہ بالا احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ابھی پیدا نہیں ہوئے، آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔

(۵) ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۴۰، رقم الحدیث ۴۲۸۵...... مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۰...... مسند امام احمد، رقم الحدیث ۸۶۷۴

نوٹ:۔ حضرت ابو سعید خدری ﷜ سے یہی حدیث مبارکہ ان الفاظ سے بھی مروی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۔ الْخُدْرِیِّ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ اَشَمُّ الْاَنْفِ اَقْنَی اَجْلَی، یَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّ ظُلْمًا یَعِیْشُ هٰکَذَا وَ بَسَطَ یَسَارَهٗ وَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ یُمْنِهِ الْمُسَبِّحَةِ وَ الْاِبْهَامِ وَ عَقَدَ ثَلَاثَةً ...... مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۰

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، مہدی میری اہل بیت سے ہوں گے، ان کی ناک بلند اور پیشانی روشن ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال (مسند خلافت پر) زندہ رہیں گے۔

☆ حضرت ابو امامہ ﷜ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے...... (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

ناک والے، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ جور وظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات برس تک سلطنت کریں گے۔

فائدہ حدیث شریف نے واضح فرمایا کہ امامِ مہدی حضور اکرم ﷺ کے ہم شبیہ ہوں۔ حضور ﷺ کی پیشانی کشادہ اور بینی مبارک اونچی تھی۔ یہ دونوں کمالاتِ حسن سے ہیں، حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو یہ حسن عطا ہوگا۔ سبحان اللہ! کیسا حسین عکسِ مصطفیٰ ﷺ ہوگا...... جبکہ قادیانی کاذب کو یہ صفات ہرگز نہ ملیں۔ شکل وصورت میں بھدا بدصورت، اور پھر ساری زندگی غاصب انگریز کی غلامی میں اس کے بوٹوں کے تلوے چاٹتا رہا۔ سلطنت کا اس نے خواب تک نہ دیکھا تھا۔ بھلا وہ کس منہ سے مہدی ہونے کا دعویٰ کرسکتا تھا؟ اور جو دعویٰ اس نے کیا قطعاً یقیناً کذب وفریب پر مبنی تھا۔

(بقیہ حاشیہ ۵)...... اور روم کے درمیان چار دفعہ صلح ہوگی، چوتھی دفعہ صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو ہرقل کی اولاد سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک قائم رہے گی۔

قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ مَنْ اِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ مِنْ وُلْدِىْ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَاَنَّ وَجْهَهٗ كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ فِىْ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ خَالٌ اَسْوَدُ عَلَيْهِ عِبَاءَ تَانِ قِطْوَانِيَّتَانِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ يَمْلِكُ عَشْرَ سِنِيْنَ يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوْزَ وَ يَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ مجمع الزوائد ہیثمی، جلد ۷ ص ۳۱۹، ا...... معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث ۷۴۹۵

حضور ﷺ سے پوچھا گیا، اس وقت مسلمانوں کا امام کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: میری اولاد میں سے چالیس سال کا ایک شخص ہوگا۔ اس کا چہرہ روشن ستارہ کی طرح چمکدار ہوگا، اس کے دائیں رخسار پر تل ہوگا اور وہ دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا۔ ایسے معلوم ہوگا جیسے وہ بنی اسرائیل کا کوئی فرد ہے۔ وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین کے خزانے نکالے گا اور مشرکین کے علاقے فتح کرے گا۔

☆ اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ میں بھی آپ کا حلیہ بیان ہوا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمَهْدِىُّ رَجُلٌ مِّنْ وُلْدِىْ لَوْنُهٗ لَوْنٌ عَرَبِىٌّ وَ جِسْمُهٗ جِسْمٌ اِسْرَائِيْلِىٌّ عَلٰى خَدِّهِ الْاَيْمَنِ خَالٌ كَاَنَّهٗ كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا يَرْضٰى فِىْ خِلَافَتِهٖ اَهْلُ الْاَرْضِ وَ اَهْلُ السَّمَآءِ وَ الطَّيْرُ فِى الْجَوِّ الحاوی للفتاوی، امام سیوطی، جلد ۲ ص ۶۶...... مسند الفردوس، امام دیلمی، رقم الحدیث ۶۶۶۷

حضور ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ساخت کا ہوگا۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا، گویا کہ وہ روشن ستارہ ہے۔ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم سے بھری تھی۔ ان کی خلافت پر اہل زمین، اہل سماء حتی کہ فضائی پرندے بھی راضی ہوں گے۔

بیعت خلافت حضرت امامِ مہدی کا ظہور اوران کی بیعت مکہ معظمہ میں ہوگی۔ان کی امداد و اعانت کے لئے شام سے ابدال، اور عراق سے مسلمانوں کی جماعتیں آئیں گی۔یہ علامات حدیث شریف میں واضح طور پر بیان کردی گئی ہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا **عَنِ النَّبِی ﷺ قَالَ یَکُوْنُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَاْتِیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ کَارِهٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَآءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ ثُمَّ یَنْشَؤُ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِمْ بَعْثًا فَیَظْهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ وَذٰلِکَ بَعْثُ کَلْبٍ وَالْخَیْبَةُ لِمَنْ لَّمْ یَشْهَدْ غَنِیْمَةَ کَلْبٍ فَیَقْسِمُ الْمَالَ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِیِّهِمْ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یَتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.** (۲)

---

(۲) ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۴۰ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۳۷۲۲۳ ....امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث ۲۶۷۳۱
مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۳۲۸....طبرانی کبیر، رقم الحدیث ۶۵۶

نوٹ:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث مبارکہ میں واضح طور پر بیان ہوا کہ امام مہدی کو خلافت کی خواہش نہیں ہوگی، البتہ لوگ ان کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنا خلیفہ بنالیں گے۔نیز یہ بھی بیان ہوا کہ آپ کی بیعت ابتداء مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کی جائے گی۔ پھر عراق کے اولیا اور شام کے ابدال بھی آپ کی بیعت کے لئے حاضر ہوں گے۔ازیں علاوہ آپ سے عداوت کرنے والے دو لشکروں کا عبرت ناک انجام، آپ کا نظامِ حکومت، اور عرصۂ خلافت بھی ذکر ہوا۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث مبارکہ دیگر الفاظ سے بھی منقول ہے، جس میں مزید بعض امور کی وضاحت ہوتی ہے۔ملاحظہ فرمائیں!

☆**قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یُبَایَعُ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بَیْنَ الرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ کَعِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ فَیَاْتِیْهِ عُصَبُ الْعِرَاقِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ** مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۳۲۸ ..مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۳۷۲۲۳....... (بقیہ برصفحہ آئندہ)

مخبرِ صادق حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں) اختلاف ہوگا، تو ایک شخص (امام مہدی) اہلِ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کی طرف بھاگتے ہوئے

(بقیہ حاشیہ ٦)...... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک شخص (امام مہدی) کی حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان، اہل بدر کی تعداد جتنے افراد بیعت کریں گے۔ پھر عراق کے اولیا اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔

اس حدیث میں پہلی دفعہ بیعت کرنے والوں کی تعداد کا بیان ہوا۔

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیثِ مبارک ان الفاظ سے بھی مروی ہے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَيَأْتِيْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَ هُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ فَيُجَهِّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ يَنْشَؤُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَ اَخْوَالُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيُجَهِّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللهُ فَتَكُوْنُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذٰلِكَ يَوْمُ كَلْبٍ اَلْخَائِبُ مَنْ خَابَ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوْزَ وَ يَقْسِمُ الْاَمْوَالَ يَلْقِي الْاِسْلَامَ بِجِرَانِهٖ اِلَى الْاَرْضِ فَيَعِيْشُوْنَ بِذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ قَالَ تِسْعَ...... صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ٦٧٥٧...... معجم اوسط طبرانی، رقم الحدیث ١١٥٣، ٩٣٥٩

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک خلیفہ کی وفات پر اگلے خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں اختلاف ہوگا۔ اس صورتحال کے پیشِ نظر بنی ہاشم کا ایک شخص مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلا جائے گا کہ کہیں لوگ اسے خلیفہ نہ بنالیں، مگر کچھ لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں، انہیں گھر سے بیعت کے لئے نکالیں گے، حالانکہ وہ خلیفہ بننا ناپسند کرتے ہوں گے۔ لوگ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت کریں گے۔ ان کے خلیفہ بننے کی خبر سن کر شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کرنے کے لئے نکلے گا۔ جب وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیداء پر پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر عراق کے اولیا اور شام کے ابدال بیعت کرنے کے لئے آئیں گے۔ اس کے بعد ایک شامی شخص، جس کے ننھیال بنو کلب سے ہوں گے، اپنا لشکر لے کر، امام مہدی کا مقابلہ کرنے نکلے گا۔ امام مہدی بھی اپنا لشکر اس کے مقابلہ کے لئے روانہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شامی کو شکست دے گا، یہی کلب کی جنگ ہے۔ جو اس غنیمت سے محروم رہا وہ خسارے میں رہا۔ پھر امام مہدی خزانے کھول دیں گے اور خوب مال تقسیم فرمائیں گے۔ اسلام پوری دنیا میں مستحکم ہوجائے گا۔ اس خوشحالی میں لوگ سات یا نو سال تک رہیں گے۔

نکلے گا (کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنالیں) تو مکہ معظمہ والوں میں سے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیتِ مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے، انہیں (بیعت کے لئے مکان سے) باہر لائیں گے، حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے۔ یہ لوگ ان کی مقامِ ابراہیم اور حجرِ اسود کے درمیان بیعت کریں گے (۷)۔ (جب امام مہدی کے خلیفہ بننے کی خبر پھیلے گی) تو ان کی طرف شام سے ایک لشکر (جنگ کے لئے) بھیجا جائے گا، اسے (آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام کے ابدال اور عراق والوں کی جماعتیں آئیں گی اور بیعت کرلیں گی۔ پھر قریش کا ایک شخص نکلے گا، جس کے ننھیال بنو کلب ہوں گے، وہ ان (امام مہدی) کی طرف ایک لشکر بھیجے گا، یہ (خلیفہ کا لشکر) ان پر غالب آئیں گے۔ یہی (جنگ) کلب

(۷) [illegible] جن حالات و واقعات میں آپ کی بیعت کی جائے گی، حدیث پاک میں وہ بھی تفصیل سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ يَحُجُّ النَّاسُ مَعًا يَعْرِفُوْنَ مَعًا عَلٰى غَيْرِ اِمَامٍ فَبَيْنَمَا هُمْ نُزُوْلٌ بِمِنًى اِذْ اَخَذَهُمْ بِالْكَلْبِ فَثَارَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَاقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَسِيْلَ الْعَقَبَةُ دَمًا فَيَفْزَعُوْنَ اِلٰى خَيْرِهِمْ فَيَأْتُوْنَهُ وَ هُوَ مُلْصِقٌ وَّجْهَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ يَبْكِيْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى دُمُوْعِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَلْنُبَايِعْكَ فَيَقُوْلُ وَيْحَكُمْ كَمْ مِّنْ عَهْدٍ نَقَضْتُمُوْهُ وَ كَمْ مِّنْ دَمٍ سَفَكْتُمُوْهُ فَيُبَايَعُ كُرْهًا وَّ اِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ فَاِنَّهُ الْمَهْدِيُّ فِي الْاَرْضِ وَالْمَهْدِيُّ فِي السَّمَآءِ...... الحاوی للفتاوی، جلد۲، ص۶۷...... کتاب الفتن، نعیم بن حماد، رقم الحدیث ۹۳۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ایک ایسا وقت آئے گا کہ) لوگ اکٹھے حج کریں گے اور عرفات میں بغیر امام کے جمع ہوں گے۔ منیٰ میں قیام کے دوران اچانک کتے کی طرح ایک فتنہ آئے گا (جس کی وجہ سے) مختلف قبیلے ایک دوسرے پر چڑھائی کردیں گے۔ وہ خوف کی حالت میں سب سے بہترین شخص کو ڈھونڈ کر اس کے پاس جائیں گے۔ جبکہ وہ (بہترین شخصیت) کعبہ سے اپنا چہرہ لگائے رو رہے ہوں گے۔ گویا میں ان کے آنسو دیکھ رہا ہوں گے۔ لوگ انہیں عرض کریں گے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔ وہ فرمائیں گے، تم پر افسوس! تم نے کتنے ہی عہد توڑے اور کتنی خونریزی کی؟ وہ ناپسندیدگی کے باوجود انہیں بیعت کرلیں گے۔ اگر تم انہیں پالو، تو تم بھی ان کی بیعت کرنا، کیونکہ وہ زمین میں بھی مہدی ہوں گے اور آسمان میں بھی مہدی ہوں گے۔

ہے، اور خسارہ ہے اس کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شامل نہ ہو۔ (اس فتح کے بعد امام مہدی) مال تقسیم کریں گے، اور وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت پر عمل کرائیں گے، اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا۔ پھر وہ سات سال قیام کریں گے۔ پھر وہ وفات پائیں گے اور ان پر مسلمان نماز جنازہ پڑھیں گے۔

فائدہ اس حدیثِ مبارکہ میں حضرت امام مہدی کی مندرجہ ذیل صفات بیان ہوئیں۔

☆ آپ کا ظہور مکہ معظمہ میں ہوگا...... ☆ مدینہ طیبہ سے چل کر مکہ معظمہ پہنچیں گے...... ☆ رکنِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت ہوگی...... ☆ ان کے دشمن دھنس کر ہلاک ہو جائیں گے...... ☆ اس کرامت کا شہرہ سن کر ملکِ شام کے اولیا و ابدال کی ایک جماعت اور ملکِ عراق سے کئی جماعتیں ان کی اعانت کے لئے آئیں گی...... ☆ ایک خبیث قریشی جس کے ننھیال بنو کلب ہوں گے، امامِ مہدی کے خلاف لشکر کشی کرے گا، مگر مغلوب ہوگا...... ☆ حضرت امامِ مہدی غالب آ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرائیں گے...... ☆ ان کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیل جائے گا...... ☆ سات سال خلافت کے بعد وصال فرمائیں گے...... ☆ مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں کذاب مفتری مرزا قادیانی کا حال دیکھیں۔ حدیث شریف نے امامِ مہدی کی جو صفات اور علامات بتائی ہیں، ان میں سے ایک بھی اس مردود میں نہیں پائی جاتی۔ نہ معلوم اس کی عقل دعویٰ کے وقت کہاں کھو گئی تھی؟...... سچ ہے نبی اکرم ﷺ کا خلاف کرنے والوں کی عقل زائل ہو جایا کرتی ہے۔

حدیث حضرت امامِ مہدی ﷺ کی ایک اور علامت بیان ہوئی کہ وہ روئے زمین پر سات برس تک سلطنت فرمائیں گے۔ آپ کی سلطنت کی برکت سے روئے زمین عدل وانصاف کا گہوارہ بن جائے گی۔ انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ حالانکہ آپ کی سلطنت سے پہلے پوری روئے زمین ظلم و جور سے بھری ہوگی، ظلم وستم عام ہوگا۔ (۸)

---

(۸) آپ کے عرصۂ حکومت کے بارے میں متعدد روایات منقول ہیں۔ مثلاً......

(i) حضرت ابوامامہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ کا عرصۂ حکومت ۱۰ سال ہوگا۔
يَمْلِکُ عَشَرَ سِنِيْنَ ...... معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث ۷۴۹۵...... مجمع الزوائد للہیثمی، جلد ۷ ص ۳۱۹

(ii) حضرت ابو سعید خدری ﷺ کی روایت میں سات سال یا نو سال کا ذکر ہے۔
فَيَمْلِکُ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا ...... مسند احمد، رقم الحدیث ۱۱۹۸۳...... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۴
آپ ہی کی ایک روایت میں سات، آٹھ یا نو سال کا ذکر بھی موجود ہے۔
يَعِيْشُ فِيْ ذَالِکَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ...... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۴۳۸

(iii) ابن مسعود ﷺ کی روایت میں سات یا نو سال کا ذکر ہے۔
فَيَمْلِکُ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا...... الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، جلد ۲ ص ۶۴...... معجم کبیر طبرانی، رقم الحدیث ۱۰۲۱۶

(iv) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت میں سات یا نو سال کا ذکر ہے۔
فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يَتَوَفّٰى وَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ...... ابوداؤد، رقم الحدیث ۴۲۸۲...... المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۱۵۳، ۹۴۵۹

(v) حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ایک روایت میں سات سال کا ذکر ہے...... مسند ابو یعلی، رقم الحدیث ۳۳۳۵
مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۳۱۵
آپ ہی سے سات، آٹھ یا نو سال کا بھی ذکر مروی ہے...... معجم اوسط طبرانی، رقم الحدیث ۵۴۰۶

نوٹ:۔ حضرت امام مہدی ﷺ کے زمانہ حکومت کے بارے میں ۱۰ سال سے زائد عرصہ کے بارے میں بھی روایات موجود ہیں۔ ان تمام روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ آپ کا کل زمانہ خلافت تو ۱۰ سال سے زائد عرصہ پر محیط ہوگا۔ البتہ آپ کے زمانہ خلافت میں چونکہ کثرت سے فتوحات ہوں گی...... اس لئے مختلف ممالک اور علاقوں کی فتح کے اعتبار سے احادیث میں ۸، ۹ اور ۱۰ سال کا ذکر ہے۔ یعنی آخری ۱۰ سالوں میں آپ کی حکومت بہت سے ممالک میں پھیل جائے گی۔ اس سے آئندہ سال مزید علاقے زیر تصرف آئیں گے، تو ان پر ۹ سال آپ کی حکومت رہے گی۔ اس سے اگلے سال مزید علاقوں پر آپ کی حکومت قائم ہو جائے گی تو ۸ سال آپ ان پر حکومت کریں گے۔ پھر اس سے آئندہ سال پوری دنیا پر آپ کی خلافت قائم ہو جائے گی۔ آپ ہی ساری روئے زمین کے مالک و حاکم ہوں گے اور یہ خلافت فی الارض کی شان و شوکت ۷ سال تک رہے گی۔

زمانۂ حکومت کی برکات: حضرت امامِ مہدی ؓ کی سلطنت کی برکتیں ساکنانِ ارض کی طرح ساکنانِ آسمان کو پہنچیں گی۔ آپ کی سلطنت ساکنانِ جہاں کے لئے ماویٰ وملجا ہوگی۔ حدیث شریف نے اس منظر کو یوں بیان فرمایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ قَالَ: ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَلَاءً یُّصِیْبُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ حَتّٰی لَایَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاءً یَلْجَاءُ اِلَیْہِ مِنَ الظُّلْمِ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَاءُ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ لَاتَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِھَا شَیْأً اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَّالْاَرْضُ مِنْ نَّبَاتِھَا شَیْأً اِلَّا اَخْرَجَتْہُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَاءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ.(۹)

حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بڑی آزمائش کا

---

(۹) مشکوٰۃ، ص ۴۷۱...... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۴۳۸

نوٹ:۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ سے اسی مضمون کی احادیثِ طیبہ متعدد الفاظ سے منقول ہیں۔ ملاحظہ ہوں......
مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۶۷۳...... مسند احمد، رقم الحدیث ۱۱۵۰۲، ۱۱۳۴۴...... مجمع الزاوئد، جلد ۷ ص ۳۱۴

☆ اسی مضمون کی ایک حدیث مبارکہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِی الْمَھْدِیُّ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَّ اِلَّا فَثَمَانٌ وَّ اِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْہِ نِعْمَۃً لَمْ یُنْعَمُوْا مِثْلَھَا یُرْسِلُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِدْرَارًا وَّ لَاتَدَّخِرُ الْاَرْضُ بِشَیْءٍ مِّنَ النَّبَاتِ وَ الْمَالُ کُدُوْسٌ یَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَامَھْدِیُّ اَعْطِنِیْ فَیَقُوْلُ خُذْہُ ...... معجم اوسط طبرانی، رقم الحدیث ۵۴۰۶...... مجمع الزوائد ہیثمی، جلد ۷ ص ۳۱۷

میری امت میں امام مہدی ہوں گے، جن کا زمانہ حکومت کم از کم سات سال ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگا۔ اس زمانے میں میری امت ایسی خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا، زمین کوئی چیز پوشیدہ نہ رکھے گی، مال کھلیان کی طرح پڑا ہوگا۔ ایک شخص آکر کہے گا، اے مہدی! مجھے کچھ دیں، تو آپ فرمائیں گے (جتنا چاہے) لے لو۔

☆ اسی مضمون کی ایک حدیث مبارکہ امام مجاہد نے موقوفاً روایت کی ہے ملاحظہ ہو:
معجم اوسط طبرانی، رقم الحدیث ۵۴۰۶...... مجمع الزوائد للہیثمی، جلد ۷ ص ۳۱۷

ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچے گی، حتٰی کہ آدمی جائے پناہ نہ پائے گا جہاں ظلم سے پناہ لے، تو اللہ تعالیٰ میری اولاد اور میرے گھر والوں میں سے ایک شخص بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے۔ آسمان اپنی تمام موسلا دھار بارش برسا دے گا۔ زمین اپنی کوئی سبزی نہ چھوڑے گی مگر وہ اگا دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی تمنا کریں گے (کہ کاش جو لوگ پہلے فوت ہوگئے، وہ بھی اس خوشحالی کو دیکھتے)۔ وہ اسی حالت میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس رہیں گے۔ (۱۰)

---

(۱۰) [illegible] حضرت امام مہدی کے زمانہ خلافت میں عامۃ الناس کو جو معاشی خوشحالی نصیب ہوگی، اسے بھی نبی اکرم ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْد . الْخُدْرِیِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُبَشِّرُکُمْ بِالْمَھْدِیِّ یُبْعَثُ فِیْ اُمَّتِیْ عَلٰی اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَ زِلْزَالٍ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّ ظُلْمًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَ سَاکِنُ الْاَرْضِ یُقَسِّمُ الْمَالَ صِحَاحًا، قَالَ لَہٗ رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسَّوِیَّۃِ بَیْنَ النَّاسِ وَ یَمْلَأُ اللّٰہُ قُلُوْبَ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ غِنًی وَّ یَسَعُھُمْ عَدْلُہٗ حَتّٰی یَاْمُرَ مُنَادِیًا فَیُنَادِیْ فَیَقُوْلُ مَنْ لَّہٗ فِی الْمَالِ حَاجَۃٌ؟ فَمَا یَقُوْمُ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ فَیَقُوْلُ لَہٗ اِئْتِ السَّدَّانَ یَعْنِی الْخَازِنَ فَقُلْ لَہٗ اِنَّ الْمَھْدِیَّ یَاْمُرُکَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مَالًا فَیَقُوْلُ لَہٗ احْثِ فَیَحْثِیْ حَتّٰی اِذَا جَعَلَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَ اَبْرَزَہٗ نَدِمَ فَیَقُوْلُ کُنْتُ اَجْشَعَ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ نَفْسًا اَوْ عَجَزَ عَنِّیْ مَا وَسِعَھُمْ ؟ قَالَ فَیَرُدُّہٗ فَلَا یَقْبَلُ مِنْہُ فَیُقَالُ لَہٗ اِنَّا لَا نَاْخُذُ شَیْئًا اَعْطَیْنَاہُ فَیَکُوْنُ کَذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ لَاخَیْرَ فِی الْعَیْشِ بَعْدَہٗ اَوْ قَالَ ثُمَّ لَاخَیْرَ فِی الْحَیَاۃِ بَعْدَہٗ .

مسند امام احمد، رقم الحدیث ۱۱۳۲۳،۱۱۵۰۲......مجمع الزوائد، جلد۷ ص۳۶۴......

حضرت ابوسعید خدری ﷛ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں امام مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں ... (بقیہ برصفحہ آئندہ)

اس حدیث پاک سے واضح ہوا کہ...... ☆حضرت امامِ مہدی سلطان عادل ہوں گے۔
☆......ان کے عدل سے آسمان کے فرشتے اور زمین کی مخلوق راضی ہوگی...... ☆......بوقتِ ضرورت پوری بارش ہوگی...... ☆......زمین کی نباتات کثرت سے ہوں گی...... ☆......اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا......عدل، امن، سکون، فراخی اور برکت کی بہار سے زمین جنت نظیر بن جائے گی...... ☆ یہ سب کچھ حضرت امامِ مہدی کی برکت سے ہوگا۔

جبکہ مرزا قادیانی کی نحوست اہلِ تاریخ سے مخفی نہیں، غلامی، قحط، وبا، طاعون، بدامنی اور نہ جانے کیا کیا مصیبتوں نے اس کا استقبال کیا۔ پھر بھی اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ تعجب ہے! ان بدبختوں پر جنہوں نے مرزا قادیانی کو مہدی تسلیم کرلیا! مقتدی اور مقتدا سب ہی جہنم کا ایندھن بنے۔

(بقیہ حاشیہ ۱۰)......جو میری امت میں لوگوں کے اختلاف اور زلزلوں کے وقت بھیجے جائیں گے۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وفساد سے بھری ہوئی تھی۔ اہلِ زمین واہل سماء ان سے راضی ہوں گے۔ وہ یکساں مال تقسیم فرمائیں گے۔ ایک شخص نے پوچھا، یکساں کیسے؟ فرمایا، لوگوں میں برابر برابر مال تقسیم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ میری امت کے دلوں کو بے نیازی سے بھر دے گا۔ ان کا انصاف سب کو عام ہوگا، یہاں تک کہ وہ منادی کو حکم دیں گے، وہ ندا کرے گا کہ کوئی ہے جسے مال کی حاجت ہو؟ پوری امت میں سے صرف ایک شخص آئے گا۔ آپ اسے فرمائیں گے کہ خازن کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ، مہدی تمہیں حکم دیتا ہے کہ مجھے مال دے۔ (جب یہ شخص خازن سے جا کر کہے گا تو) خازن اسے کہے گا کہ خود ہی لے لے۔ وہ (حسب تمنا) اپنا دامن بھر لے گا۔

جب خزانہ لے کر باہر نکلے گا تو اسے (اپنے کئے پر) ندامت ہوگی۔ وہ سوچے گا کہ امتِ محمدیہ میں سب سے بڑھ کر لالچی میں ہی ہوں؟ یا یوں سوچے گا کہ صرف میں ہی اس کا ضرورت مند ہوں، دوسرے تو نہیں؟ (ندامت کی وجہ سے) وہ مال واپس کرنا چاہے گا مگر اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ ہم دے کر واپس نہیں لیتے۔ سات، آٹھ یا نو سال ایسی ہی خوشحالی کے ہوں گے۔ پھر ان (کی وفات) کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں۔

سخاوت: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ جب سلطانِ عالم ہوں گے، ان کے جود و سخا سے خلائق متمتع ہو گی۔ حدیث شریف میں ان کی سخاوت کا حال بیان ہوا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ فِیْ قِصَّةِ الْمَهْدِیِّ قَالَ فَیَجِیْئُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَامَهْدِیُّ! اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَااسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ.(11)

---

(11) رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن، ج۲، ص۵۶ رقم الحدیث ۲۲۳۲ ...... مسند احمد ۱۱۱۷۹

نوٹ:۔ یہ مکمل حدیث مبارکہ یوں ہے ...... عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَیْدُ نِ الشَّاکُّ قَالَ قُلْنَا وَ مَاذَالِکَ؟ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْئُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ...... الخ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہوا کہ سرکار ﷺ کے بعد حادثات ہوں گے، تو ہم نے آپ ﷺ سے پوچھ لیا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، میری امت میں مہدی ہوں گے جو پانچ، سات یا نو سال تک حکومت کریں گے۔ (بیان مدت کے بارے میں زید راوی کو شک ہے) میں نے پوچھا اس عدد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا سال ہیں ایک شخص ان کے پاس آ کر کہے گا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے......

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں مندرجہ ذیل روایت بھی مروی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَةٌ یُعْطِی الْحَقَّ بِغَیْرِ عَدَدٍ.

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۳۷۶۴۰ ...... الحاوی للفتاوی، امام سیوطی، جلد۲، ص۶۴

حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک خلیفہ (امام مہدی) تشریف لائیں گے جو لوگوں کو بغیر حساب کے ان کا حق عطا کریں گے۔

☆ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَکُوْنُ عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ وَ ظُهُوْرٍ مِّنَ الْفِتَنِ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ الْمَهْدِیُّ یَکُوْنُ عَطَاءُهٗ هَنِیْئًا ...... الحاوی للفتاوی، جلد۲، ص۶۳

حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں، جب بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے، اس وقت ایک شخص ہوگا جسے مہدی کہا جائے گا۔ ان کی عطائیں بڑی خوش کن ہوں گی۔

☆ حضرت جابر سے بھی آپ کی سخاوت کے متعلق حدیث طیبہ منقول ہے۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ فِی النَّاسِ حَثْیًا لَایَعُدُّهٗ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَعُوْدَنَّ...... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۴۰۰ ...... مجمع الزوائد، جلد۷، ص۳۱۶

حضور ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک خلیفہ ہوں گے جو لبالب بھر بھر کے لوگوں میں، بے حساب مال تقسیم کریں گے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے غلبۂ اسلام کا دور ضرور لوٹے گا۔

☆ اسی طرح آپ کی سخاوت کے متعلق حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دیگر الفاظ بھی مروی ہیں۔ ملاحظہ ہوں:۔

الحاوی للفتاوی للسیوطی، جلد۲، ص۶۰، ۶۱، ۸۰ ...... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۴۰۰ ...... مجمع الزوائد، ہیثمی، جلد۷، ص۳۱۶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے امام مہدی کے قصہ میں روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس ایک شخص آئے گا وہ کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجئے، مجھے دیجئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ آپ اس کے کپڑے کے پلّو میں لپ بھر بھر کر ڈالیں گے، جس قدر وہ اٹھانے کے قابل ہوگا۔

فائدہ سبحان اللہ! امامِ مہدی، حضور انور ﷺ کے صورت میں جس طرح مشابہ ہوں گے۔ کشادہ پیشانی، اونچی بینی، اسی طرح سیرت و اخلاق میں بھی آپ کے نمونہ ہوں گے۔ سخاوت کا یہ عالم ہوگا کہ گھڑی بھر میں لوگوں کو اتنا دیں گے کہ وہ بمشکل سنبھال سکیں گے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی سخاوت، سبحان اللہ! مرزا قادیانی کو یہ کہاں نصیب؟ اس کا دعویٰ مہدیت سراسر باطل اور خلافِ حقیقت ہے۔

قوت و ثروت حضرت امامِ مہدی خلیفہ ہوں گے، وہ سلطنت، قوت، خزانہ اور سخاوت کے مالک ہوں گے۔ ان واضح علامات کی خبر صادق اور امین نبی حضور اکرم رسولِ محتشم ﷺ نے دی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يُقَسِّمُ الْمَالَ وَلَايَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُحْثِي الْمَالَ حِثْيًا وَلَايَعُدُّهٗ(۱۲)

---

(۱۲) رواہ مسلم عن ابی سعید و جابر بن عبد اللہ، ج ۲، ص ۳۹۵...... مسلم عن جابر رقم الحدیث ۲۹۱۳...... مسند ۱۴۳۳۶ ابن حبان رقم الحدیث ۶۶۸۲...... مستدرک للحاکم رقم الحدیث ۸۴۰۰

نوٹ:۔ حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ تابعی کہتے ہیں کہ ہم صحابیِ رسول ﷺ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے اہلِ شام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ایک وقت آئے گا کہ ان کے پاس نہ تو دینار لائے جا سکیں گے اور نہ ہی غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ پابندی کون لگائے گا؟ فرمایا رومی۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد سرکار کا یہ فرمان سنایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يُحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّ لَا يَعُدُّهٗ عَدًّا...... مستدرک حاکم رقم الحدیث ۸۶۶۹

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے آخری زمانہ میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو لپ بھر کے مال دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا...... روای (الجریری) کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے استاذ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچھا، کیا آپ کے خیال میں (حدیث میں مذکور خلیفہ) حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں؟ تو دونوں نے فرمایا نہیں (بلکہ یہ خلیفہ مہدی ہوں گے)۔

حضور سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ (۱۳) میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو تقسیم کرے گا مگر گن کر تقسیم نہیں کرے گا۔

حدیث پاک کے معانی بیان کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْحَثْوُ الَّذِیْ یَفْعَلُہٗ ھٰذَا الْخَلِیْفَۃُ یَکُوْنُ لِکَثْرَۃِ الْاَمْوَالِ وَالْغَنَائِمِ وَالْفُتُوْحَاتِ مَعَ سَخَاءِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ابْنُ مَالِکٍ اَلسِّرُّ فِیْہِ اَنَّ ذٰلِکَ الْخَلِیْفَۃَ یَظْھَرُ لَہٗ کُنُوْزُ الْاَرْضِ اَوْیَعْلَمُ الْکِیْمِیَاءَ اَوْیَکُوْنُ مِنْ کَرَامَتِہٖ اَنْ یَّنْقَلِبَ الْحَجَرُ ذَھَبًا کَمَا رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الْاَوْلِیَاءِ. (۱۴)

اس خلیفہ کا لپ بھر بھر کر دینا اس لئے ہوگا کہ اس زمانہ میں مالِ غنیمت اور فتوحات کی کثرت ہوگی اور وہ خلیفہ طبعاً سخی ہوگا۔ ابنِ مالک فرماتے ہیں: اس میں راز یہ ہے کہ اس خلیفہ پر زمین کے خزانے ظاہر ہو جائیں گے، یا وہ عمل کیمیا جانتا ہوگا، یا اس کی کرامت سے پتھر سونا بن جائیں گے۔ جیسا کہ بعض اولیاء اللہ سے مروی ہے۔

سبحان اللہ! امامِ مہدی کی خلافت کے دور میں زمین کے پوشیدہ خزانے ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ خلیفہ لوگوں کو گن کر مال نہیں دے گا، بلکہ بے حساب دے گا۔ دولت کی ریل پیل ہو گی۔ یہ اس خلیفہ کی سخاوت کا اثر ہوگا...... کہاں امامِ مہدی کی دولت وثروت اور ان کی سخاوت، کہاں کذاب مرزا غلام قادیانی کے دور کا قحط اور اس کی ہوس زر کی عادت ؎

ببیں تفاوت از کجا تا کجا

---

(۱۳) حضرت امام مہدی اس امت کے سب سے آخری امیر ہوں گے۔ آپ کے نزول کے متعلق حضرت ارطاۃ سے مروی ہے کہ......

ثُمَّ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ مَھْدِیٌّ حَسَنُ السِّیْرَۃِ یَغْزُوْ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ وَ ھُوَ اٰخِرُ اَمِیْرٍ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ یَخْرُجُ فِیْ زَمَانِہِ الدَّجَّالُ وَ یَنْزِلُ فِیْ زَمَانِہٖ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ...... الحاوی للفتاوی، جلد ۲، ص ۸۰

پھر حضور ﷺ کے اہل بیت میں سے حسنِ سیرت والے امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ جو قیصر روم کے شہر میں جہاد فرمائیں گے۔ وہ امتِ محمدی کے آخری امیر ہوں گے۔ پھر ان کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور ان کے زمانہ میں ہی حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا۔

(۱۴) مرقات بحوالہ حاشیہ مشکوۃ، ص ۴۶۹

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ قربِ قیامت حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے، اب وہ زندہ آسمان پر ہیں (۱۵)۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو جو آنی موت طاری ہوتی ہے اس کے بعد یہ قدسی حضرات حیاتِ ظاہریہ دنیویہ کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں، یہ آنی موت بھی ان پر طاری نہیں ہوئی۔ نیز یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ کا نام مریم ہے اور یہ نبی رسول ہیں۔ بعد نزول حضور نبی الانبیا حبیبِ کبریا ﷺ کی شریعت کو رائج فرمائیں گے۔

---

(۱۵) نبی اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے متعلق ارشاد فرمایا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ خِفَّةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ ثُمَّ قَالَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُنَادِيْ مِنَ السَّحَرِ فَيَقُوْلُ يَاأَيُّهَا النَّاسُ مَايَمْنَعُكُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلَى هٰذَا الْكَذَّابِ الْخَبِيْثِ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ فَيَنْطَلِقُوْنَ فَاِذَاهُمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَيُقَالُ لَهُ تَقَدَّمْ يَارُوْحَ اللهِ فَيَقُوْلُ لِيَتَقَدَّمْ اِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَاِذَا صَلَّوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوْا اِلَيْهِ فَحِيْنَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ...... مسند امام احمد، رقم الحدیث ۱۴۹۹۷...... مجمع الزوائد، امام ہیثمی جلد ۷ ص ۳۴۴

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب دین کمزور ہو جائے گا تو دجال نکلے گا، اور سرکارِ دوعالم ﷺ نے دجال کا ذکر تفصیل سے فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا (اس کے بعد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے، اور سحری کے وقت ندا دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے، خبیث (دجال) سے مقابلہ کرنے سے کونسی چیز روکتی ہے؟ لوگ کہیں گے یہ کوئی جناتی شخص ہے۔ جب آگے بڑھ کر دیکھیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے...... پھر نماز (فجر) کے لئے اقامت ہوگی، آپ سے عرض کی جائے گی، اے روح اللہ! (امامت کے لئے) آگے بڑھیئے۔ آپ فرمائیں گے تمہارا ہی امام تمہیں نماز پڑھائے۔ (حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے) جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لئے نکلیں گے جب وہ کذاب آپ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (آپ کے خوف سے) یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نزول کے وقت کیفیت کیا ہوگی؟ یہ بھی حضور ﷺ نے بیان فرما دیا۔ ارشاد فرمایا، دیکھنے والے کو معلوم ہوگا کہ آپ کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ...... وَقَدْ نَزَلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَاَنَّمَا يَقْطُرُ مِنْ شَعْرِهِ الْمَاءُ.

الحاوی للفتاوی، جلد ۲، ص ۸۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو انہیں دیکھ کر یوں معلوم ہوگا کہ آپ کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔

قتلِ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دجال کو قتل فرمائیں گے۔ حضور نبی اکرم خاتم الانبیاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

......فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ...... (۱۶)

پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ شکل وصورت میں عروہ بن مسعود ﷛ کی

---

(۱۶) رواہ مسلم، ج ۲، ص ۴۰۳

نوٹ:۔ حضرت امام مہدی کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی احادیثِ طیبہ میں بیان ہوئی کہ آپ کے زمانہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ ان کی امامت بھی حضرت امام مہدی فرمائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اقتداء حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز حضرت امام مہدی کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے...... فتح الباری، جلد ۶ ص ۴۹۳...... چند احادیث آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

☆ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْكُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.
بخاری، رقم الحدیث ۳۲۶۵...... صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۶۸۰۲...... مسلم، رقم الحدیث ۱۵۵

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، اس وقت (خوشی سے) تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں جلوہ افروز ہوں گے اور تمہارا امام، تمہیں میں سے ہوگا۔

☆ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَّا الَّذِیْ يُصَلِّیْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهٗ...... الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲ ص ۶۴

حضرت ابو سعید خدری ﷛ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا ہم میں سے ہی (میری اولاد میں سے) وہ شخص (امام مہدی) ہوگا، جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا فرمائیں گے۔

☆ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْتَفِتُ الْمَهْدِیُّ وَقَدْ نَزَلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَاَنَّمَا يَقْطُرُ مِنْ شَعْرِهِ الْمَآءُ فَيَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ تَقَدَّمْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ عِيْسَى اِنَّمَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ لَكَ فَيُصَلِّیْ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِیْ...... الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲ ص ۸۱

حضرت حذیفہ ﷛ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو (یوں معلوم ہوگا) گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ امام مہدی ان کی طرف متوجہ ہو کر کہیں گے، آگے بڑھیے، لوگوں کو نماز پڑھائیے، وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ میری اولاد میں سے ایک شخص (امام مہدی) کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔

☆ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالِ صَلِّ لَنَا ...... (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

طرح حسین وجمیل ہوں گے۔ وہ دجال کا تعاقب فرمائیں گے اور اسے ہلاک کردیں گے۔ پھر آپ زمین میں سات برس تک ٹھہریں گے۔ اس زمانہ میں کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہ ہوگی۔ ہر طرف امن وامان ہوگا۔

فائدہ اس حدیثِ پاک سے واضح ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے، اس کے

(بقیہ حاشیہ۱۲)......فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةُ اللهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ.

مسلم، رقم الحدیث ۱۵۶...... صحیح ابن حبان، ۶۸۱۹...... سنن کبریٰ للبیہقی رقم الحدیث ۱۰۳۶۱

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے جہاد کرتا رہے گا جو قیامت تک غالب رہے گا۔ آپ نے فرمایا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا تشریف لایئے، ہمیں نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں، بلکہ تمہارے بعض بعض پر امیر ہیں۔ (حضرت عیسیٰ کا یہ فرمان اس عظمت کے پیشِ نظر ہوگا) جو عظمت اللہ نے اس امت کو عطا فرمائی ہے۔

فائدہ یہ نماز فجر کی ہوگی۔ ☆ حضرت جابر سے ایسا ہی مروی ہے...... مسند، ۱۴۹۹۷...... مجمع الزوائد، جلد ۷، ص ۳۴۴

☆ حضرت ابوامامہ باہلی سے بھی یہی مروی ہے...... ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۰۷۷

☆ عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی مروی ہے...... مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۴۷۳...... معجم کبیر رقم الحدیث ۸۳۹۲

خلیفہ خداوندی آپ خلیفۂ خداوندی ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَ عَلٰى رَاْسِهٖ عِمَامَةٌ فَيَاْتِيْ مُنَادٍ يُنَادِيْ هٰذَا الْمَهْدِيُّ خَلِيْفَةُ اللهِ فَاتَّبِعُوْهُ...... مسند الشامیین، رقم الحدیث ۹۳۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، امام مہدی تشریف لائیں گے، اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا۔ ایک منادی یہ ندا دیتا آئے گا کہ یہ امام مہدی اللہ کے خلیفہ ہیں، ان کی اتباع کرو۔

آسمانی ندا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمُحَرَّمِ يُنَادِيْ مِنَ السَّمَآءِ اَلَا اِنَّ صَفْوَةَ اللهِ فُلَانٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَ اَطِيْعُوْا...... الحاوی للفتاوی، جلد ۲، ص ۷۶

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محرم کے مہینہ میں آسمان سے ندا دینے والا ندا دے گا۔ خبردار! فلاں (امام مہدی) اللہ کا چنا ہوا ہے۔ ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

منکرِ مہدی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَذَّبَ بِالدَّجَّالِ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ كَذَّبَ بِالْمَهْدِيِّ فَقَدْ كَفَرَ...... الحاوی للفتاوی، جلد ۲، ص ۷۳

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے دجال کا انکار کیا، اس نے کفر کیا اور جس نے امام مہدی کا انکار کیا اس نے بھی کفر کیا۔

بعد سات برس آپ زمین پر زندہ رہیں گے۔اس زمانے میں ہر طرف امن وسکون ہوگا،پھر آپ کا وصال ہوگا اور مدینہ منورہ میں روضۂ اطہر میں سرکار ابد قرار ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں زرا مدعی کذاب مسیح موعود مرزا قادیانی کے دور کا جائزہ لیں۔قتل وغارت،بدامنی،غیر ملکی تسلط،وبا،بیماری،قحط اور نہ جانے کیا کیا تھا۔

حضرت امام مہدی کی یہ تمام علامات (۱۷) احادیثِ طیبہ کے ذخیرہ سے ماخوذ ہیں، ان میں شک وشبہ نہیں،لیکن کذاب ومفتری مرزا غلام قادیانی نے ان سب کی تغلیط کی ہے اور بزعمِ خود مہدی موعود کہلایا۔اس خبیث ومردود کا دعویٰ باطل ہے۔

---

(۱۷) [illegible] حضرت امام مہدی کے متعلق احادیثِ طیبہ میں کثیر علامات موجود ہیں۔ان میں سے چند ایک یہ بھی ہیں۔

۱.....آپ کے ظہور سے پہلے ماہِ رمضان المبارک میں دو دفعہ چاند گرہن ہوگا۔ایک ہی مہینہ (رمضان) میں دو دفعہ چاند گرہن دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوگا۔

عَنْ شَرِيْكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قَبْلَ خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّتَيْنِ......

الحاوی للفتاوی،جلد۲ص۸۲

حضرت شریک فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے رمضان المبارک کے مہینہ میں دو مرتبہ چاند گرہن ہوگا۔

۲.....آپ کے ذریعے تابوت سکینہ ظاہر ہوگا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ عَلٰى يَدَى الْمَهْدِيِّ يَظْهَرُ تَابُوْتُ السَّكِيْنَةِ مِنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ حَتّٰى يُحْمَلَ فَيُوْضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْتَ مَقْدِسٍ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيْهِ الْيَهُوْدُ اَسْلَمَتْ اِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ...... الحاوی للفتاوی،جلد۲ص۸۳

حضرت سلمان بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ امام مہدی کے ذریعے بحیرہ طبریہ سے تابوتِ سکینہ ظاہر ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے آپ کے سامنے بیت المقدس میں رکھا جائے گا۔جب یہود اسے (تابوت کو) دیکھیں گے،تو چند لوگوں کے سوا تمام اسلام قبول کرلیں گے۔

۳.....آپ کے ظہور سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا،جس کی چمکتی ہوئی دم ہوگی۔

عَنْ كَعْبٍ ﷺ قَالَ يَطْلُعُ نَجْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ لَهُ ذَنَبٌ يُضِيْءُ...... الحاوی للفتاوی،جلد۲ص۸۲

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک چمکتی دم والا ستارہ طلوع ہوگا۔(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

دعا: اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے حبیبِ لبیب رسولِ معظم نبی الانبیا خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے صدقہ میں فتنہ مرزائیت، قادیانیت اور دیگر فرقِ باطلہ سے محفوظ رکھے۔ راہِ حق مسلکِ اہلِ سنت وجماعت پر قائم ودائم رکھے۔ اسی پر خاتمہ ہو اور اسی جماعتِ حقہ کے ساتھ حشر نصیب ہو۔ امین

(بقیہ حاشیہ ۱۷)

۴......آپ کے ظہور پر آسمانوں سے ندا دی جائے گی کہ حق آل محمد میں ہے۔ اس ندا پر لوگ ٹوٹ کر آپ سے محبت کرنے لگیں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ اِذَا نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنَّ الْحَقَّ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَعِنْدَ ذٰلِکَ يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ عَلٰی اَفْوَاهِ النَّاسِ وَ يُشْرَبُوْنَ حُبَّهٗ وَلَايَكُوْنُ لَهُمْ ذِكْرٌ غَيْرُهٗ...... الحاوی للفتاوی، جلد ۲ ص ۶۸

حضرت علی فرماتے ہیں جب آسمان سے ندا دینے والا ندا دے گا کہ حق آل محمد میں ہے، تو اس وقت لوگوں کی زبانوں پر امام مہدی کا ہی ذکر جاری ہو جائے گا۔ لوگ ان کی محبت میں یوں شرابور ہوں گے کہ آپ کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کریں گے۔

۵......خراساں کی جانب سے سیاہ پرچموں والا قافلہ آئے گا۔ ان میں آپ موجود ہوں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ اَقْبَلَتْ مِنْ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا وَ لَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ

ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۰۸۴...... مسند امام احمد، رقم الحدیث ۲۲۴۴۱...... الحاوی للفتاوی، جلد ۲ ص ۶۳

حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں والا قافلہ آتے دیکھو، تو اس میں ضرور شامل ہونا، اگرچہ تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، کیونکہ اس میں اللہ کے خلیفہ امام مہدی ہوں گے۔

۶......یکے بعد دیگرے دو فتنے ظاہر ہوں گے۔ (غالباً یہ وہی دو فتنے ہیں جن میں سے ایک کا ذکر کیفیتِ بیعت میں گزرا)۔ جن کے بعد آپ کی بیعت کی جائے گی۔ پھر جنگ ہوگی، اس کے بعد ایک اور فتنہ ہوگا، جس میں حرام کو حلال کر لیا جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ مُجَلِّدٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ بَعْدَهَا فِتْنَةٌ اَلْاُوْلٰی فِي الْاٰخِرَةِ كَثَمَرَةِ السَّوْطِ يَتْبَعُهَا ذُبَابُ السَّيْفِ ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِتْنَةٌ ، اسْتُحِلُّ فِيْهَا الْمَحَارِمُ كُلُّهَا ثُمَّ تَاْتِي الْخِلَافَةُ خَيْرَ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ هُوَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِهٖ.

الحاوی للفتاوی، جلد ۲ ص ۶۵...... مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۳۷۷۵۴

حضرت ابومجلد فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ ہوگا اس کے بعد ایک اور فتنہ ہوگا۔ پہلا دوسرے کے ساتھ یوں جڑا ہوگا جیسے کوڑے کا تسمہ (کوڑے کے ساتھ ملا ہوتا ہے)۔ جن کے بعد تلواروں کی دھاریں ہوں گی (جنگ ہوگی)۔ پھر اس کے بعد ایک اور فتنہ ہوگا جس میں اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا جائے گا۔ پھر سارے اہل زمین سے بہتر شخص کی بیعت کر لی جائے گی، حالانکہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوں گے...... وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ حِزْبِهٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ

ظفر علی خان

بنام

مرزا قادیانی

نبوت مجھے بخشی انگریز نے　یہ پودا اُسی کا ہے خود کاشتہ

پلومر کی بھٹی سلامت رہے　ہے جس کی صبوحی مرا ناشتہ

کنھیا بھی ہوں اور مہدی بھی ہوں　ہے دونوں کی عزت مری داشتہ

دکھائے نہ توحید آنکھیں مجھے　کہ تثلیث ہے پرچم افراشتہ

یہ ہے ٹیچی ٹیچی (۱) کی بروقت "پچ"

جو ہے میری تھیلی زرانباشتہ

☆☆☆☆☆☆

---

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا فرشتہ خاص جو تنت کے وقت آسمانِ قادیان سے اُتر کر اُن کی جیب روپے اور نوٹوں سے بھر دیا کرتا تھا......رنگون۔۵ ستمبر ۱۹۳۶ء، بحوالہ، چمنستان از ظفر علی خان، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۴ء، ص ۲۵